Title — KASHIF ISRAR HAQEEQI (C 245)

P. 13770

Creator — Munshi Balmukund Sahay.

Publisher — Matba Zubdatul Mazaie (Allahabad)

Date — 1892

Pages — 206.

Subjects —

اوم

KASHIF ISRAR HAKIKI

or

A key to true religion

by

Munshi Balmakund Sahai

کاشف اسرار حقیقی

مولفہ

منشی بالمکند سہای صاحب مختار ساکن حال محلہ رانی منڈی شہر الہ آباد

اسرار ایزدی کہ بہ زبان نشنید   آمد این نسخۂ عجیب پدید

مطبع ندۃ النظام الہ آباد میں باہتمام منشی اودھ بہاری لال منیجر کے چھاپا گیا

جلد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد عہ
مع محصول ڈاک ۱؍
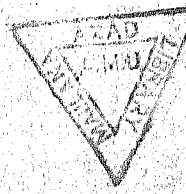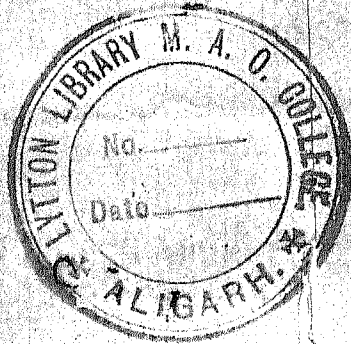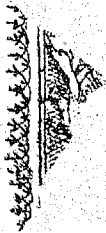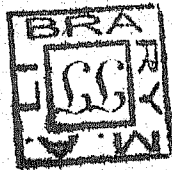
مطالعہ فرماویں غلطی و خطا براہ کرم گستری معاف فرماویں

ابیات

آفاق میں ہو خوب یہ دن رات مشہور — اخلاق سے ہو سب میں اسکا ...

ہر بات سے ایسی بات نکلے — شیرین سخنوں نے پہر نبات ...

مضمون ہوں اسکے حکمت آمیز — الفاظ لطیف ہوں فرحت انگیز

سطریں ہوں ایسی مثل تصویر — سب دام کریں دلوں کو تسخیر

دیکھے جو اسے وہ شیفتہ ہو — حاسد کا بھی دل فریفتہ ہو

احباب کو راہ نیک دکھلائے — دشمن کو طریق صلح بتلا...

مرغوب پسند عاقلاں ہو — استاد ادیب جاہلا...

ہر فرد بشر ہو شاد خوش تر — عالم میں سبھی یہ عا...

بیمار کو نسخہ شفا ہو — بیمار کے دل کی یہ د...

نسواں کے واسطے ہو زیور — طفلاں کے لیے ہو ...

واضح ہو کہ آخیر رسالہ ہذا میں کیفیت وغیرہ ہر اقسام واسطے ناظرین بخواہم تحریر کیے گئے ہیں ... لطف دو چند ہوگا

خاکپائے یال مکند سہائے محلہ ...

کاشف الاسرار الحقیقی
سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

ओ३म
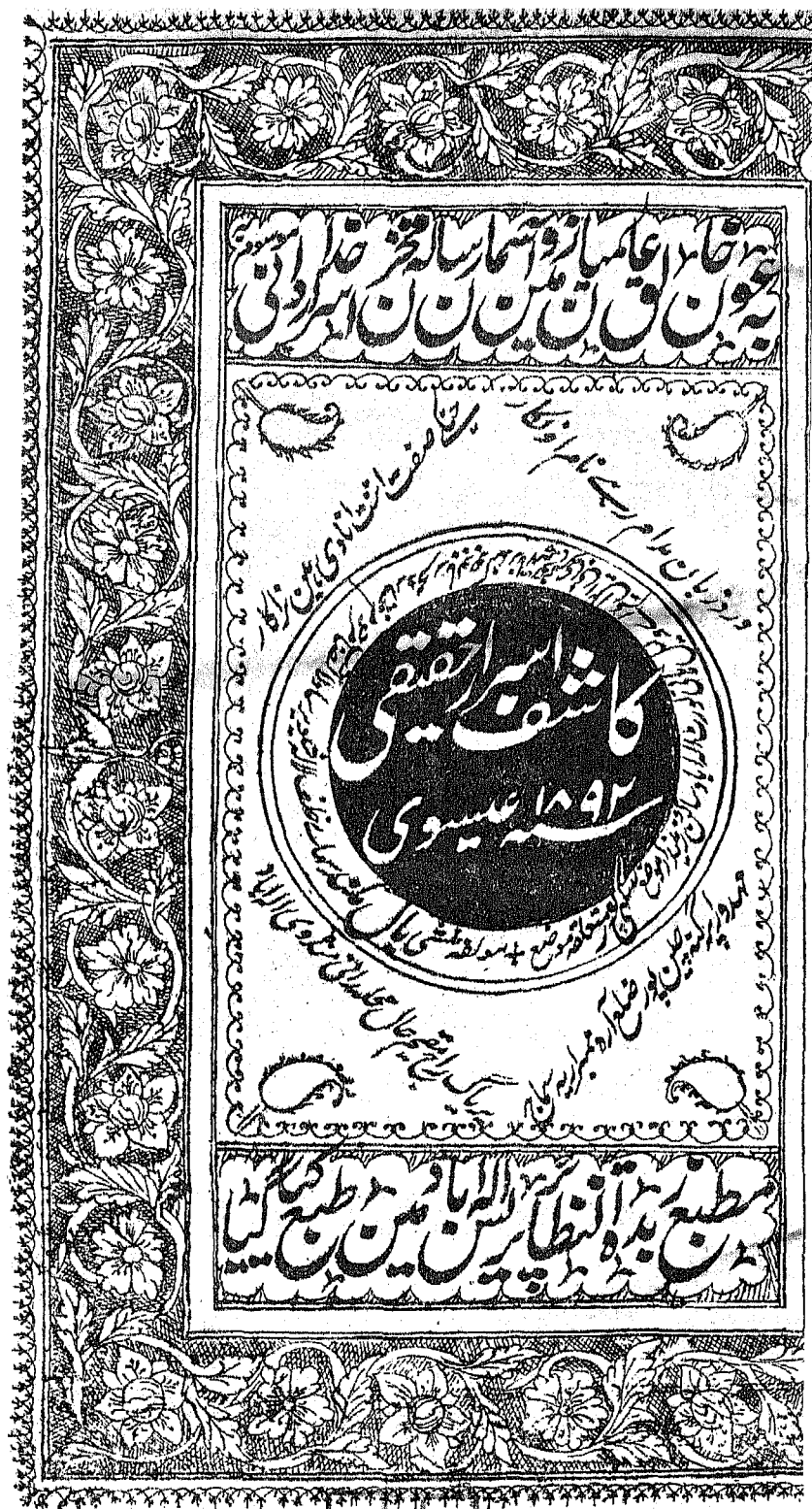
حمد صانع عالمیان

شکر ہر دم و ہر لحظہ اوس شاہنشاہ جہان پیشوا سرپ شکتمان کا کرنا واجب و لازم ہے کہ جسنے اپنے رعایا سے (اناوی جیون) ارواح قدیم کو موافق نتائج افعال نیک و بد بلا تعصب و بلا طرفداری اپنے سلطنت دنیا دی مین آباد کرکے اونھین کے آسایش و آرام فوائد و مرام کے لئے لاانتہا اقسام کے عجائب و غرائب اشیا کا ایجاد و اظہار فرما دیا ہے جس سے عوام مفاد ہر اقسام اوٹھا رہا ہے و خود ہر جگہہ قادر و قیوم ہو کر موافق اعمال سزا و جزا دیرہا ہے

کبت

اوم ہے گا وہو اوم ہے دہائی رہو ڈیڑہ اوم ہے کے چھپے مین
کہا تو پیوت اوم کھوا جھوٹ چیت چیت چلت ہاتہ سپنے مین
اوم شہر نت کرم کرو وہی آنند اوم ہے اپنے مین
جاگت سوت اوم کھو جتوا وم آنند نہین سپنے مین

زہے صنعت باغبان قضا و قدر کے حکمت ناصب سیارگان شمس و قمر کیا کیا نیرنگیان و چمتکاریان دیکہائین شان اوس رب العالمین کی کہ کہین ہیا شاہد گل و کہین نغمہ سرائے بلبل کہین فاختہ طوق اطاعت بگردن مصروف بکوکو و کہین قمری قلندر جامہ خاکستری زیب بدن زبان پر تسبیح حق سرہ و کہین بانگ مرغ صداے صحری مثل نقارہ اذان حق پرستان کو خواب غفلت سے بیدار و کہین شپیر دلفگار نابینائی روز سے ناچار و ہر برگ بار و ہر اشجار سے رنگ قدرت کاملہ کا ہویدا ہے و معاینہ چمنستان عالم گوناگون و اشیاء بوقلمون سے بو یکتائی پیدا ہے جسپر دل عابدان روشن ضمیران مفتون و شیدا ہے و دل اسیران دام سوداے دو جہان و گرفتاران سلسلہ زنجیر گیسوے معشوقان مبتلاے رنج و محن حیران و پریشان ہین کارساز برحق و خالق مطلق اپنے رحمت و کرامت سے سب کو راہ راست پر لاوے

ابیات

ہے اوسکا نام ناھی آدنکار ؟ ؟ — اتا وہی ہے انت و نرا کار
وہی ہے فاعل دنیا سراپا — اوسی سے کل ہستی ہے ہویدا
وہی دنیا کا اسثہت رکہنے والا — وہی ہیگا قیامت کرنے والا
ستوگم پرکاش اورون کا پرکاشک — یہ جلوہ سب اوسیکا ہیگا بلیشک
وہ پنچ تتون کے گن سے ہے نیرا — اسی کارن سے نرگن وہ کہایا
وہ ہے آکاشوت بیاپک ہر یک جا — اوسی کا یہ عجائب ہے تماشا
وہی عالم و کامل اور عادل — اوسی سے ہین گے چار وید نازل
وہی ہے شکتمان دنیا کا رہی — اوسی کے وید ہین فرمان جاری
اوسی سے ہے ہر یک کا نیک انجام — تعصب کا نہین جس مین ذرا نام

وہ بے شک ہے ہریک پر فرض تعمیل ... نجات ابدی بھی ہے اوس مین تکمیل
وہی ساکھی ہریک افعال انسان ... نہین اوس سے کسی کا فعل پنہان
نہین ہے اوسکو شاہد سے سروکار ... وہ خود شاہد ہے ہریک نیک و بدکار
نہین محتاج ہے پیر و پیمبر ... نہین کچھہ بھی ضرورت بشنوا اندر
وہی داتا سزا ہے و جزا کا ... وہی واقف ہے ہریک مدعا کا
ذرا تم غور کر لو دل مین غافل ... نہین اس مین ظرافت و نہ باطل

کبت

دین کو دانی جاکے اکھہ کھانی پاک باد ہوسکانی سیس لینو راہ باہین کی
ہرہو بکھانی بہید کا ہونہین جانی ہار مانی مٹ گیانی جاکے بڑہے ہنس گاہین کی
جاکے کرپا دیا لتا انیکن بہو مہیج جامی بیٹی بدنامی سیتے نمک حرامین کی
بہے جو انند چاہو نامی نیک نامی بہری کرو جی غلامی ایک اونکار سوامین کی

دیگر

اوم کے سنکٹہ مین دیرج پرگٹ ہوت اوم اوم کے جم کال ہوتے بانچو ہے
اوم ہے سے نام بلوک چار و چیتامن اور کنچنا دہن کا نچہوتی کا نچو ہے
اوم ہے آرام دیت اوم نج دہام دیت اوم منو کام دیت ٹھیک ہم جانچو ہے
جو انند چھیم چاہو اوم پریم نیم کھو اوم اوم اوم کہو اوم نام سانچو ہے

گذارشات تخیف و وجوہات تالیف

چونکہ زمانہ سلف سے اب تک بڑے بڑے لائق ذی علم و تجربہ کاران نے ہزار

کتب سنسکرت و بہاشا و نیز دیگر زبانون مین مطابق اپنے اپنے لیاقت علمی و عقلی
کے واسطے حصول واقفیت ہر خاص و عام تیار کر دیا ہے کوئی دقیقہ باقی نہین
ہے تاہم ہر شخص کو اپنے خیالات خام کے اظہار کا و امر ازادانہ اختیار حاصل ہے
اور علاوہ اسکے میرے چند احباب نے بذریعہ چند کتابونکے اپنے اپنے خیالات کا
اظہار فرمایا ہے جس مین علاوہ دیگر مراتب کے بڑی استدلال پے استقلال کے
ساتہہ (ایکتا بر ہمہ وجیوم) وحدانیت خدا و روح کا بتائید و ہدایات جدید بیان کیا ہے
اوسکے معائنہ سے دل بے طرح دریاے بے پایان و پر جوش امواج زتان وحدہ
لاشریک مین بتلاش دُر یکتا غوطہ زنان جویان ہوا اوسوقت عقل سلیم وزیر اعظم
حضرت سلطان دل نے یہ مشورہ دیا کہ ضرور ایک کشتی اپنے خیالات مشتمل مستندہ
حکایات کی تیار کرکے اس دار ناپیدا کنار مین اس خیال سے چہوڑ ہی جاوے
تاکہ بقول شخصے سہار یکو یک تنکا بھی کافی ہوتا ہے عبور ساحل مراد کے لئے
مددگار رہے اور اون خیالات وحدانیت خدا و روح کے تردید کیلئے بھی کافی طور
پر یادگار رہے حالانکہ تحقیقات کے نسبت یہ مسئلہ بجنسہ صادق آتا ہے ہندو سے
نہ فارسے پیا جی بنارسے مگر بوجہ خیالات خام حوصلہ نیک انجام پیدا ہوا جس سے
رسالہ ہذا کے ایجاد کا شیدا ہوا۔

ابیات

جواب اوسکا نہ کچھ لازم تھا مجھپر
ہوا تھا اس طرح دل اپنا رہبر
ولیکن عقل نے کی یہ ہدایت
کہ تجھ سے حیف ہے ای صاحب شعور

لگی ہے لغو گوئی سے سراسر
کہ تو اس گفتگو سے درگذر کر
ہدایت بلکہ سرتاپا شکایت
رہے جو لغو گوئی سن کے خاموش

ہے گرچہ مقتضائے تمیز ہوشی
مگر ہے صبر اتنا بھی نہ اچھا
اسی باعث کیا رد اوسکا تسوّد
کہ سنکر لغو گوئی دشمنون کی

کرے اس گفتگو سے تو خموشی
بڑہے جو حوصلہ اہل حسد کا
کہ ہووے اہل حق کو اوس سے تاسف
ضلالت پر نہ ہو آمادہ کوئی

اب صاحبان انصاف و محبان بے اعتساف سے امید ہے کہ احقاق حق و ابطال باطل سے درگذر نکر کے صدق دل و صفائی باطن سے رسالہ ہذا کو مطالعہ فرماوین و لطف دنیا و آخرت حاصل کرین لیکن اصحاب کینہ کیش و بداندیش تو ضرور ہے کلمات شکایت آیات سے یاد فرماوین کے کیونکہ بقول شخصے۔ نیش عقرب نہ از پے کینہ است * مقتضائے طبیعتش اینست اوس حالت مین بھی ایک گونہ باعث میرے فخر کا ہوگا کہ اول تو ضرور ہی اصحاب ناظرین کے پیش نظر ہونگا بعدہ نظر انداز کا مضایقہ ندارد لہذا تمام رسالہ ہذا کا کاشف اسرار حقیقی رکھکر پانچ قسم پر منقسم کیا گیا

قسم اول در بیان روایات پیدایش دنیا و وید آپدیش و حکایات ترقیات باشندہ آریا ورت دیش معروف بہ لقب مالک ہندوستان
قسم دوم در بیان سبب زوال و ادبار آریا ورت دیش
قسم سوم در بیان تردید وحدانیت خدا و روح (کھنڈن ایکتا برہمہ جیو)
قسم چہارم۔ در بیان آریا سماج و اصول آریا سماج۔
قسم پنجم۔ در بیان توصیف راج (سلطان وقت)

ओम

ओ ३ म सहनाववतु सहनौ भुनक्तु सहवीर्य्यं
करवावहै ॥ तेजस्विनावधीतमस्तु मा विद्विषा
वहै ओ ३ म शान्तिः शान्तिः शान्तिः ॥

ارتھ - ہے سرب شکتمان پرمیشور اپکے کرپا رکچھا و سہارے سے ہملوگ باخود ہا ایک دوسرے کی مدد کرین و ہملوگ باہم بڑی محبت کے ساتھ ملکر اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ چکرورتی راج وغیرہ کی آسایش کو آپکی کرپا سے حاصل کرین - اور ہے کرپا نیدہے اپکی سہارے سے ہملوگ دوسرے کے طاقت کو کوشش سے ترقی دیتے ہین - اور ہے پرکاش می پرماتما اپکے کرپا سے ہملوگون کے علوم کا آفتاب تمام دنیا مین منور ہووے - اور ہے پرم دیالو اپکی سہارے سے ہملوگون مین باخود ہا کبھی نفاق و دشمنی کا نام بھی نہ ہو بلکہ دوام اتفاق و محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ پیش آوین - اور ہے بھگوان آپ اپنے کرپا سے ہملوگونکو تین اقسام کی تکالیف کو - اول (ادھیاتمیک) جسمانی جو کہ عارضہ ہاے وغیرہ سے ہوتا ہے دوم (ادھی بھوتیک دنیاوی) جو کہ دوسرے اشخاص سے ہوتا ہے - سیوم (ادھی دیوک) جو کہ دل و نقص اجزا جسمانی و بداحتیاطی و بے استقلالی فراج سے ہوتا ہے دور کر دیجیے

قسم اول - دربیان روایات پیدایش دنیا و ویداپدیش و حکایات ترقیات ماضیہ آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان

ابیات

زبان پر ہے مدام حمد خداوند ہین سب جنکے نام نامی سمجھتا تند
وہی ہے برہمہ اور بھگوت وہی ہے وہی آنند ہے ست چت وہی ہے
خداوند جہان وہ بے نمط ہے اوسی کی ذات باری بے نقط ہے
نہ اوس کی ابتدا و انتہا ہے وہی جلوہ کنان ارض و سما ہے
قدیر و قادر و قیوم قائم امیر و آمر و آمرز دائم

کبت چھپے بطور پرارتھنا

مہاراج جگدیش پرمیشر تم سرشٹی کے کرتا سرب بیاپک سرب شکتمان اور سرب نیانتا
دین دیالو کرپالو ناتھ تم سب وہی لا ایک پرنت پال بھگونت تمہین سب کے سکھ داایک
موسم دین نہ ہین کو تم سمان نہین دیالو
آریاورت آب دو درست بھو سکھی کرہو پالو

دوہا

دیا کے اگار دان دیت نہ لگاو بار تیرے دربار رہا تکو محروم ہے
دی ہے اناکنی ہمارے بار بیر کاہے کل کو ستایو موسون کون مظلوم ہے
بیچنے لگا ہے گیہنے دین ہند ہو یا نہ تیری وا اوسی کی دوفی ہین مچی ہو دم ہے
بگڑی بنا دیجئے ڈگری آنند ہاتھ آریا ورت دیش تا تہہ تیرے محکوم ہے

اب ناظرین پر تمکین پر واضح ولایح ہو کہ شاہباز کلک کو صیدگاہ میدان صفحہ قرطاس مین براے شکار طائران جہالت وا و دیا اندھکار کے یون بلند پرواز کرتے ہین اور شیران مضامین تعاقب غزالان سطور مین یون ناز کرتے ہین کہ

اس آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان ہین (جہان لاانتہا اقسام کے اشیار از قسم جواہرات وغیرہ بیش بہا پیدا ہوتے ہین اور پارس منی پتھر تو برائے نام سنا جاتا ہے مگر دراصل آریاورت دیش ہی سچا پارس منی پتھر ہے جسکو فرمان روائے ملک غیر مثل آہن چھوتے ہی دولت بے مثال سے مالامال ہوگئے) جملہ دارمدار مذہب آریہ سماج کا ویدمقدس کے ہے جو بذریعہ الہام واسطے ہدایات اہل دنیا طرف سے رب العالمین کے نازل ہوا جس مین احکامات اوامر و نواہے و ہدایات افعال جسمانی و اعمال باطنی و اشتغال روحانی مندرج ہین جو اوس آفرینندہ دنیا کے علم مین ازلی و ابدی ہے بنابرین ہمیشہ پیدائش دنیا کے ساتھہ ہی اپنے رعایا ارواح قدیم کے فوائد و حصول مقاصد کے لئے بذریعہ الہام اپدیش کرتا ہے جسکے ذریعہ سے عوام علوم و فنون گوناگون و اشیار بوقلمون کے امتیاز و شناخت کا بلکہ خداشناسی کا بھی باعث ہوتا ہے ورنہ مثل جنگلی انسانون کے جاہل برادر ابوجہل ہوتے

स्वयम्भुर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वती

यः यजु॰ अ॰४० मं॰८

یہ یجروید کا منتر ہے۔ جو سوئمبھو سرب بیاپک شدھ سناتن نراکار پرمیشور ہے وہی سناتن جیوروپ پرجا کے کلیان ارتھہ جتھاوت ریت پوربک ویدد وارا ست ودیا کا پرکاش کرتا ہے۔

اس جگہہ یہ بھی تحریر کرنا خالی موقع سے نہوگا کہ فی الحقیقت یجروید مقدس دوسری کوئی کتاب الہامی حسب وجوہات ذیل نہین ہوسکتے

اول قدامت مین بمقابلہ وید مقدس دوسری کوئی کتاب نہین ہے۔

دوم۔ ہدایات و احکامات وید مقدس ایسے ہین کہ وہ کمالات و صفات

کسی دوسری کتاب مین نہین پائے جاتے۔

سوم۔ وید مقدس ایسی زبان مین ہے جو تمام عالم مین کسی خاص ملک کی زبان نہین ہے اور جملہ کتابین ایسی زبانون مین ہین جو بالضرور کسی خاص ملک کی زبان ہے۔

چہارم۔ وید معلے مین تعصب اور خودغرضی کا نام بھی نہین ہے اور جسقدر کتابین کلام ربانی مشہور و معروف ہین کوئی بھی تعصب اور خودغرضی سے خالی نہین ہین۔

پنجم۔ پرمیشور پرورندہ آفاق ذات و صفات مین تمام کائنات سے مشخص و ممتاز ہے نہ اوسکے ذات کے مانند کسی کی ذات و نہ اوسکی صفات کے مانند کسی کی صفات تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام حقانی یعنی ذات نہین ہے بلکہ صفات نامتناہی مین داخل ہے پس واجب ہے کہ کتاب آسمانی و صحیفہ یزدانی تمام انس و جان کے زبان سے مشخص و ممتاز ہووے اور جبکہ وحی سماوی کے لئے کوئی زبان مخصوص نہین ہے جیسا کہ وید مقدس کہ کسی اہل عالم کی زبان نہین ہے تو لاریب کلام ربانی و کتاب حقانی ہے کیونکہ اوسکی صفات اسکے مانند مشخص و ممتاز ہے۔

اب گلہائے مضامین پیدایش دنیا کو گلدستہ تحریر و تقریر مین آراستہ کرکے غنچہ محفل سامعین مین رنگ و بو خداداد دکھاتے ہین۔ واضح ہو کہ جیسے ایسر پرمیشور سرپرست شاہنشاہ جہان اور نیز اوسکے اعمال و افعال کا آغاز و انتہا نہین ہے ویسے ہی اوسکی رعایا (انادی جیو دن) ارواح قدیم اور اونکے اعمال و افعال کی بھی آغاز و انتہا نہین ہین۔ جسطرح رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات ہوتی ہے اور اس مین کچھ آغاز و انتہا نہین ہے اوسی طرح پر یہ سلطنت دنیا دی بھی اوس کی

مملکت قدیم ہے۔ پیدایش کے بعد قیامت اور قیامت کی بعد پیدایش برابر ہوتی رہتی ہے۔ اور (مہا پرلے) یوم قیامت مین بھی (پرمانو پرکرتی روپ) لاتیجزہ کہ جسکو سامان پیدایش دنیا کہتے ہین پرمیشور پرماتما کے (گیان) علم مین موجود رہتے ہین (پرمانون) لاتیجز حادث و فانی نہین لیکن اوسی سے دوبارہ پیدایش دنیا کا کار انجام کیا کرتا ہے۔ اور حسب قول اہل اسلام یہ کہنا کہ عدم سے وجود ہوتا ہے بالکل بعید از قیاس نزدیک اصحاب حق شناس کے ہے کیونکہ وجود ہی کا عدم ہوتا ہے اور جبکہ وجود ہی نہین تو عدم کسکا ہوگا۔ جیسے (پرتھوی) خاک سے گھڑا وغیرہ ہزار ہا اقسام کے اشیاء ایجاد کئے جاتے ہین جنمین پانی یا کسی اور چیز کا استعمال کیا جاتا ہے اوسکے شکست ہوجانے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ گھڑا وغیرہ یا وہ چیز جس نام سے موسوم ہوا وسکے وجود کا عدم ہوگیا مگر سامان و اجزا اشیاء جس سے وے چیزین ایجاد کی گئی تہین یعنی خاک اور آب و چاک ڈنڈو وغیرہ اونکا عدم نہین ہوا اگر اونکا بھی عدم ہوجاوے تو بعدہ کل اشیاء ناممکن الوجود ہوجاوین اور پرمیشور پرماتما کو خالق مخلوق ہونکی وجہ سے نمت کارن کہتے ہین اور (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا کو اپادان کارن اور اوس سے اشیاء موجودہ کو سادہارن کارن کہتے ہین۔ اور یہ کل اشیاء عجیب و غریب زمین سے لیکر آفتاب عالمتاب وغیرہ تک کو اپنے سلطنت دنیاوی مین اوس پرمیشور سرب شکتمان اور شاہنشاہ عالمیان نے واسطے آسایش و آرام فوائد ہر خاص و عام رعایا (انادی جیوون) ارواح قدیم کے لئے ایجاد و اظہار فرمایا ہے اور خود ہر جگہہ (اکاشوت و یاپک) قادر قیوم ہوکر (نیار درسٹ) منصفانہ بلا تعصب لاانتہا اقسام رعایا قدیم کو موافق نتایج اعمال نیک و بد رنج و راحت شوکت و حکومت دے رہا ہے۔ اور یہی وجہ اختلاف پیدایش کی بھی ہے کیونکہ بلا تسلیم مسئلہ تناسخ

دیگر وجوہات اختلاف پیدایش کیا ہو سکتے ہین کیونکہ اوس خالق مخلوق کے نزدیک سب برابر ہین۔ کیون ایک حالت خوشی مین مست و سرشار اور دوسرا حالت ناخوشی مین جان نثار۔ کوئی زور آور اور کوئی کمزور کوئی امیر اور کوئی فقیر۔ کوئی حاکم اور کوئی محکوم۔ کوئی مریض کوئی تندرست اور کوئی خوبرو کوئی بدرو۔ اگر بجواب اسکے موافق بقول صاحبان اسلام منکران نیکی و بدی مرضی رب العالمین اور قدرت احسن الخالقین تصور کیا جاوے تو سخت الزام ناانصافی و بداخلاقی کا بہ نسبت اوس عادل کریم و غفور الرحیم کے عاید ہوتا ہے کیونکہ بلا وجہ ایک کو خوش و اہل سلطنت اور دوسرے کو ناخوش و اہل مصیبت کرنا بعید از انصاف خالق اناہ ہے جسکو از حد جاہل و ناتجربہ کار بھی کبھی پسند نہین کرسکتا نہ کہ عالم و شاہ عادل۔ لہذا سب ارواح بوجہ اعمال ماضیہ قید تناسخ مین اوسوقت تک گرفتار رہتے ہین جب تک کہ افعال قبیحہ کو چھوڑکر بوجہ افعال حسنہ (موکش) نجات کے کمالات کو نہین پہونچتے۔ مولانا روم فرماتے ہین۔

ہمچون سبزہ بار بار روئیدہ ام ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

اب پیدایش دنیا کی نمایش کیجاتی ہے۔ یہ رگوید کا منتر ہے

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक

आसीत् ॥ सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै

देवाय हविषा विधेम ॥ ऋ० म०७ सा ३ मं०१

ارتھ۔ (ہرنیہ گربھہ) جو پرمیشور ہے وہی قبل پیدایش دنیا کے موجود تھا جو کہ کل دنیا کا مالک ہے اور وہی (پرتھوی) زمین سے لیکر (سوریہ) آفتاب وغیرہ تک کل دنیا کو پیدا کرکے (استھت) قایم رکھنے والا ہے۔

सुर्या चन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत ॥ दिवं
च पृथिवींचान्तरिक्ष मथोस्व: ऋ० मं० १० सु० ३

ارتھ - جیسے پرمیشور نے پہلے سورج - چندرمان - بجلی - پرتھوی - انترکش - وغیرہ کو بنایا تہا اوسی طرح سے اوس نے اب بھی بنایا ہے اور بعدہٗ ویساہی بنادے گا کیونکہ پرمیشور پرم آتما مستقل مزاج ہونے سے کبھی غلطی وغیرہ نہیں کرتا غلطی وغیرہ جو کہ مستقل مزاج نہیں ہیں اونسے ہوتی ہیں نہ کہ پرمیشور سے - تیتریہ اپنشد کا حوالہ دیا جاتا ہے

तस्माद्वाऐतस्मादात्मन आकाश: सम्भुत: आका
शाद्वायु: वायोरग्नि: अग्नेराप: अद्भ्य: पृथिवी ॥
पृथिव्या ओषधय: ओषधिभ्यो ऽन्नम् ॥ अन्नाद्रे
त: रेतस: पुरुष: सवाऐष पुरुषो ऽन्नरसमय:
तै० उ०

ارتھ - اوس پرمیشور نے (پرکرتی) مادی سامان پیدائش دنیا سے (اکاش) خلا - اکاش سے - (وایو) ہوا - بایو سے (اگنی) آتش اگنی سے (اپ) آب - اپ سے (پرتھوی) خاک - پرتھوی سے (اوشدہی) جمادات - اوشدہی سے (اننہ) غلہ جات - اننہ سے (ویریہ) آب منی - ویریہ سے (پورش) شریر یعنی جسم پیدا کیا ہے۔

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृति: प्रकृतेर्महान
महतो ऽहंकारो ऽहंकारात् पंचतन्मात्राण्युभयमि
न्द्रियं पंचतन्मात्रेभ्य: स्थुलभुतानिपुरुष इति पंच
विंशतिर्गण: ॥ सां० सु०

یہ سا تکہہ سوتر ہے - ارتہہ (ستوہ) شدہ (رج) مدیہ (تم) اچرہتا -
یہ تین ملکر ایک - (پرکرتی) مادی جسکو سامان پیدایش دُنیا کہتے ہین - اوس سے
مہہ تتوہ بدہی - اوس سے اہنکار - اوس سے پانچ تنماترا سوکہشم بہوت اور
دس اندریان اور گیارہوان من - پانچ تنماترا اون سے پرتہوی یادی پانچ بہوت
- یہ چوبیس ۲۴ اور پچیسوان پورش یعنی جیو اور پرمیشور ہے ان مین سے (پرکرتی) کارن
رہت اور مہہ تتو اہنکار - پانچ سوکہشم بہوت پرکرتی کا کارج اور اندریان من -
استہول بہوتون کا کارن ہے - پورش نہ کسیکا پرکرتی اُپادان کارن اور نہ کسیکا
کارج ہے - یہ (شریر) جسم تین طرح کا ہے (اول (استہول) کسیف - دوم
- (سوکہشم) لطیف - سوم (کارن) مادی - (استہول شریر) جسم کسیف وہ ہے
جو پنچ عناصر سے بنتا ہے جس مین چہہ طرح کے بیکار یعنی خاصیت ہوتے ہین
اول - پیدا ہونا - دوم بڑہنا - سوم - متحرک ہونا - چہارم - جوان ہونا - پنجم -
ضعیف ہونا - ششم - حادث فانی ہونا (سوکہشم شریر) جسم لطیف وہ ہی کہ جو عناصر لطیف سے
بنتا ہی اور یہی (جیو آتما) روح کے موافق نتایج اعمال نیک بد کے رنج و راحت کیلیے وسیلہ
اور ذریعہ ہی (کارن شریر) جسم مادی جسکو پرہہ پورہی کہتے ہین وہ ہی جسمین (جیو آتما) روح اور
اوسمین نہایت سوکہشم روپ مہہ سروپا یک کا جای قیام پرکاش ہی ستوگن - رجوگن تموگن سے
پنچ مہابہوت یعنی پنچ عناصر جنکو - پرتہوی - آپ - تیج - بایو - اکاش یعنی آب
آتش - خاک - باد - اور خلا کہتے ہین - پیدا ہوتے ہین اور اوس سے اجزا
جسم حسب ذیل پیدا ہوتے ہین پنچ گیان اندری یعنی حواس باطنی جنکو چکہشو
سروتر - گہران - رسنا - تچا - یعنی چشم - گوش - بینی - زبان - جلد کہتے
ہین پنچ کرم اندری یعنی حواس ظاہری جنکو باک - پانی - پاد - پایو - اوپستہہ
یعنی دست - پا - دہن - الہ بول - الہ براز کہتے ہین - اور پنچ پران یعنی پانچ

ہوائین جنکو - پران - اپان - سمان - ویان - اُوڈان - کہتے ہین -
اور یہی پران جسم مین قائم وسایر ہین - اور باعث زندگی کے ہین کیونکہ پرشن
اُپنشد مین لیکہا ہے

तानवरिष्ठः प्राणउवाचामामोहमापद्यथाऽह

मेवै तत्पञ्चधात्मानंविज्यैतद्वाणमवष्टभ्यविधा

रयामीति ॥ २ प० २

ارتھہ - پران ہے اس شریر مین سب سے اوتم ہے وہی اس پرانی
کو زندہ رکھتا ہے بغیر اسکے کسی کی زندگی نہین رہ سکتی - اور کان وغیرہ اندریون کے
بند ہونے اندہے بہرے وغیرہ حیات رہتے ہین - سوکھپتی دشا مین (جبکہ حالت
خواب غفلت مین کسی قسم کا خواب بھی نہین دیکھنے مین آتا بہت وقت آتا فاتا -
گذر جاتا ہے کچھہ بھی خبر نہین رہتی اوسکو سوکھپتی کہتے ہین) سب اندریان تمگن
روپی کراندہکار سمندر مین ڈوب جاتے ہین اسیوجہ سے جسم کا مالک (جیو آتما) روح
نہ کچھہ بولتا نہ سنتا اور نہ دیکھتا - اور نہ گرمی سردی یا کسی قسم کی تکالیف کو بھی
کچھہ خیال نہین کرتا ہے کیونکہ اوسوقت (من) دل بھی تمگن روپ اندہکار
مین رہتا ہے اوسوقت صرف پران ہی جاگا کرتے ہین پران چلتی ہوئی ہے
دوسرون کو اطمینان کرا دیتے ہین کہ یہ زندہ ہے اگر پران بھی تمگن مین غائب
ہو جاوین تو مرنے مین کیا شک ہو سکتا ہے - اسلئے پران ہی مقدم باعث
زندگی کے ہین - اور (من) دل - (بدہی) عقل - (چیت) خیال - (اہنکار)
غرور - کی وجہہ سے (جیو آتما) روح شریر ابہمانی کہلاتا ہے - اور ان پنچ مہابہوت
یعنی پنچ عناصر کے (گُن) خاصیت علیحدہ علیحدہ ہین - جیسے (اکاش) خلا - کا گن
(شبد) آواز - (بائیو) ہوا کا گن (اسپرس) لمس - (اگنی) آتش کا گن

(روپ) نظر۔ (اپ) پانی کا گن (رس) ذائقہ (پرتھوی) خاک کا گن (گندھ) بو ہے۔
ان میں سے (اکاش) خلا کے ستوگن سے (سروترا اندری) گوش۔ (بائیو)
ہوا کے ستوگن سے (تچا اندری) جلد۔ (اگنی) آتش کے ستوگن سے (نیترا اندری)
نظر۔ (اپ) آب کے ستوگن سے (رسنا اندری) زبان۔ (پرتھوی) خاک کے
ستوگن سے (گھران اندری) یعنی بنا ئین گئی ہین۔ اسی وجہ سے جو چیز جس
شے سے پیدا ہوئی ہے اوسکی شناخت وہی کرسکتی ہے نہ کہ دوسرے۔ جیسے ہوا کی
خاصیت لطیف سے (تچا) جلد بنائی گئی ہے لہذا ہوا کی شناخت جلد جسم سے ہوتی
ہے چشم و گوش وغیرہ سے نہیں ہوتی۔ اسی طرح دوسرون کی نسبت
خیال کرنا چاہیئے۔ اور ان مین علاوہ خاصیت خاص کے دوسری خاصیت
جو موجود ہین وہ دوسری عنصر کے اتصال سے ہے۔ جیسے (پرتھوی) خاک
کا خاص گن (گندھ) بو ہے مگر اوس مین نظر اور ذائقہ اور لمس بھی ہے۔ تو
یہ تینون خاصیت۔ آتش۔ آب۔ اور ہوا کے اتصال کے وجہ سے ہین۔
اسی طرح ہر دوسرون کو بھی جاننا چاہیئے۔ مگر اکاش۔ اور بائیو مین سوائے
خاصیت خاص کے نظر اور ذائقہ وغیرہ نہین ہے۔ اور انہین پنج عناصر
کی مجموعی ستوگن سے (انتہکرن) ہردی استھان بنتا ہے۔ یعدہ وہی
اپنی (کریاؤن) کوششات کے وجوہات سے۔ (من) دل (بدھی) عقل
(چت) خیال (اہنکار) غرور۔ چار قسم کے ہوتے ہین۔ اوسی طرح اکاش
کے رجوگن سے (باک اندری) دہن۔ بائیو کے رجوگن سے (پانی اندری)
دست۔ اگنی کے رجوگن سے (پاد اندری) پیر۔ اپ کے رجوگن سے
(گودا اندری) الہ براز۔ اور پرتھوی کے رجوگن سے (اپستھ اندری)
الہ بول۔ بنائے گئے ہین اور پنج عناصر کے مجموعی رجوگن سے پانچ ہوائین

بنائے گئے ہین - اور تموگن کے ساتھہ پنچ عناصر کے میلان سے کل سرشٹی تمام دنیا کی پیدائش ہوتی ہے - اور اس جسم مین پانچ واقعات متعلقہ اور بھی ہین جو پنچ کوش کے نام سے موسوم ہین - وہ یہ ہین -

अन्नमय: प्राणमयो मनोमयो विज्ञानमय आनन्द

मयश्चेति ॥

ارتھہ - اول - انےمے - پرانمے - منومے - وگیان مے - انند مے کوش - انےمے کوش وہ ہے جسکی ایجاد اور پرورش غذا سے ہووے - جیسے ان سے (ویریہ) آب منی ہوکر رحم مادر مین قائم ہوتا ہے بعدہ جسم پیدا ہوکر ان ہی سے پرورش ہوتی ہے - پرانمے کوش وہ ہے جو پانچ ہوایون سے قیام پذیر رہتا ہے اور اوسکے جانے سے جسم کسیف بالکل مردہ ہوجاتا ہے - منومے کوش وہ ہے جو ارادہ نیک و بد کرتا ہے - وگیان مے کوش وہ ہے جو (بدہی) عقل اور قواے باطنی کے ذریعہ سے کسی امر کا (نشچے) یقین کرتا ہے آنندمے کوش وہ ہے جو ہر ایک امر کا علم رکھتا ہے - ان تمام اجزاے جسمانی مین (جیواتما) روح مقدم ہے اور اوسکے تین (اوستھا) حالت ہوتی ہین - اول (جاگرت اوستھا) حالت بیداری - دوم (سوپن اوستھا) حالت خواب - سوم (سوشپتی اوستھا) حالت خواب غفلت - حالت بیداری وہ ہے جس مین بذریعہ حواسات ظاہری و باطنی کوائفات دنیا محسوس کرتا ہے - حالت خواب وہ ہے جس مین کوائفات بیداری کی وجہ سے اور نیز (جنم انتر) پیدائش ماضیہ کے خیالات کے وجہ سے کیفیت گوناگون کا تماشائی ہوتا ہے اور وہ خواب جو پیدائش ماضیہ کے خیالات سے ہوتا ہے اس جسم موجودہ مین نہایت تعجب و حیرت انگیز تصور کیا جاتا ہے کیونکہ وہ جسم موجودہ کے خیالات کے بالکل برخلاف ہوتا ہے مگر چونکہ

(جیوآتما) روح حادث اور فانی نہین ہے لہذا حالت خواب مین دوسری قالب تبدیل شدہ کے حالات کو بھی کبھی کبھی خیالات مین لاتا ہے۔ بتائید اسکے سوتر پانچ پرشن چار پرشن اپنشد کا تحریر کیا جاتا ہے۔

अत्रैषदेवः स्वप्ने महिमानमनुभवति ॥ यद्दृष्टंदृष्ट
मनु पश्यति श्रुतं श्रुतमेवार्थ मनुशृणोति देश दिग
न्तरैश्च प्रत्यनुभूतं पुनः पुनः प्रत्यनुभवति दृष्टंचा
दृष्टंच श्रुतंचाश्रुतं चानुभूतं चाननुभूतंच सच्चास
च्च सर्वं पश्यति सर्वः पश्यति ॥ य० उ० य० ४ सु० ५

ارتھ۔ جتنا کچھ وشی نیتر آدے اندری یا من سے دیکھا۔ سنا۔ یا انوبھو کیا جاتا ہے اوسکو سب کوئی خواب مین دیکھتا۔ سنتا۔ اور انوبھو کرتا ہے۔ خواب کا دیکھنے والا (جیوآتما) روح ہے۔ (گربھ) حمل مین چوتھے مہینہ سے لیکر (بالک) بچہ جنم انتر کے انوبھو کیے خواب کو ہی دیکھتا ہے۔ پیدا ہونے پر بھی پانچ برس تک اکثر جنم انتر کے ہی خواب کو دیکھتا ہے۔ بعدہ اکثر جسم موجودہ کے دیکھے سنے کو آلفات کو خواب مین دیکھتا ہے۔ چونکہ جنمانترون مین بھی اندریون ہی سے وشیون کا خیال کیا جاتا ہے اس سے اون کو آلفات کا ندیدہ و نشنیدہ ہونا نہین ہو سکتا تو بھی یہ درست نہین ہے کیونکہ جس گولک اندریون سے اون کو آلفات کا انوبھو کیا تھا وہ اندری گولک اوسوقت کے جسم کے ساتھ ہی نیست و نابود ہو گئے مگر من جسکے ذریعہ سے خواب دیکھا جاتا ہے وہی من جنمانترون سے قائم رہتا ہے اور چونکہ موجودہ اندریون سے اون کو آلفات کا دیکھنا وغیرہ نہین ہوا اسوجہ سے اون حالات کا ندیدہ نشنیدہ ہونا ہو سکتا ہے۔ (سوشپتی دشا) حالت خواب غفلت دشا ہے جس مین کوئی کیفیت کسی قسم کی محسوس نہین ہوتی اوسوقت (جیوآتما) روح

آرام مین از خود رفتہ ہوجاتا ہے-

सम्दा तेजसाभिभुतोभवति ।। स्पत्रैव देवः स्वप्नान्न

पश्यत्यथतदे स्मिन्छ्रीरऍतत्सुखंभवति ६ भ०

یہ پرشن اُپ نشد کا سوتر ہے - ارتہہ - (سوکھپتی) اور (سمادہی) مین (چیت سے اکاگرتا) استقلال مزاج برابر ہوتے ہین - فرق یہ ہے کہ سمادہی مین ستوگن - رجوگن - تموگن - کو دباتا ہے اور سوکھپتی مین تموگن زور آور ہوکر ستوگن رجوگن کو اچہادت کرلیتا ہے - دونون حالت مین جیو آتما برہم مین قایم رہتا ہے - سمادہی مین تو ستوگن کے پرکاش مین برہم پراپتی کے آنند کو خیال کرتا ہے اور سوکھپتی مین برہم کے پراپتی کے آنند کو تموگن کی وجہ سے خیال نہین کرتا - تو بھی پرمیشور پرم آتما کے تعلق سے بہ نسبت حالت بیداری اور خواب کے سوکھپتی مین آنند زیادہ ہوتا ہے-

اب کشتی قواعد پر فوائد وید مقدس کو دریاے پرجوش بے پایان عالمیان مین بڑے شان و شوکت سے آراستہ کرکے واسطے عبور منازل دور ساحل مراد و مقصود مسافران جہانیان کے تیز رفتاری اور باد بہاری دیکہاتے ہین-

از روے وید مقدس چار آشرم برہم چریہ - گرہست - بانپرست - سنیست حسب تشریح ذیل مقرر ہین - بپابندی اونہین قواعد و اصول متبرک کے (مہاراجہ) شاہنشاہ سے لیکر (پرجا) رعایا تک کاربند ہوتے تہے اور بڑے بڑے (ودوان) و علما رشی مہرشی منی وغیرہ (اُپدیشک) ہدایت کنندہ وید اقدس موجود تہے جنکا وید سے اعلے اور ست دہرم کا (اپدیش) ہدایت کرنا ہے لاوہے فرضی کام تہا اور پاٹ شالے - یگیہ شالے - اناتہالے وغیرہ پنچایتی وفرمارواے

وقت کے طرف سے بنائے جاتے تھے جس مین ہر اقسام علوم و فنون کے تعلیم ہوتی تھی اور ہر خاص و عام (وِدْوان) ذی علم ہوتے تھے اور (ودیاوان) تعلیم علوم ویکیہ وغیرہ ویدک کرم کا کرنا و کرانا باعث مغفرت دنیا و آخرت کار صواب لاجواب تصور کرتے تھے۔ اور یہی وجہ تھی کہ زمانہ سلف مین اصحاب متوطنان آریاورت و بیش از حد عالم و فاضل اور ریل پراکرم مین بھی از حد قابل تحسین و آفرین ہوتے تھے بلکہ کمالات خدا شناسی وغیرہ مین بھی از حد کامیاب تھے۔ نہ کہ موافق زمانہ حال تعلیم علوم امر محال بلکہ عمر طفولیت ہی مین بلا دیکھے بھالے قرض (جو کہ باعث زوال ہے) لیکر شادی کر دینا الامحال تصور فرماتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادہر کے ہوے نہ اودہر کے ہوے

واضح راے دانشمندان و خیر خواہان آریاورت و بیش ہو کہ موافق قواعد عام اول اولاد پانچ برس تک اپنے والدہ ماجدہ کے آغوش ناز و نعمت مین پرورش پاتے ہین بعدہ آٹھ برس تک اپنے والد ماجد کے محبت و پیار مین لطف اوٹھاتے ہین چونکہ زمانہ سلف مین والدین ذی تعلیم ہوتے تھے اسوجہ سے اولاد بھی بوجہ (اوتم سیکھیا) عمدہ نصیحت والدین کی عاقل و نیک عامل ہوتے تھے بعد ازان پاٹ شالا مین تعلیم علوم کے لئے (آچاریہ) معلم کی (جنکے لئے وید مقدس مین اجازت ہے کہ پورن وِدْوان یعنی ذی تعلیم و ستپرش ہونا چاہیئے) سپرد کیے جاتے تھے۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ والدین کا خاص کام ہے کہ اپنے اولاد کی زیبایش و آرایش تعلیم علوم و نیک اعمالی و راست افعالی کے کرین و کراوین سونا چاندی مونگا موتی سے زیبایش و آرایش کرنے سے جیو آتما یعنی روح کی خوبصورتی کبھی نہین ہو سکتی۔ اس سے

صرف شان و شوکت جسمانی و بد اعمالی اور اندیشہ سارق بلکہ خوف جان کا بھی رہتا ہے اور اکثر دیکھا بھی گیا ہے کہ اس آرایش زیورات کے وجہ سے صد ہا لڑکون کی جان بے ایمان بدمعاشان کے ہاتھ سے گئی ہین۔ اسبات کا ہمیشہ سب کو خیال ضرور رکھنا چاہیے

اب ڈالیان میوہ ہاے شیرین و گلہاے رنگین و سبزہ ہاے خوشترین برہمچریہ آشرم کو غنچہاے زرین مضامین و سطور مین آراستہ کرکے مجلس شائقین طالب علوم و اہل فہوم مین رنگ و نگاریان قدرت کاملہ کا دیکھاتے ہین۔

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत गृहीभुत्वा वनीभव

द्वनीभुत्वा प्रव्रजेत ॥ शत० कां० १४

ارتھ۔ منشون کو چاہیے کہ برہمچریہ آشرم پورا کرکے گرہست آشرم ہوکر بانپرست اور بانپرست ہوکر سنیاس آشرم کو لیوین۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्म

राजन्याभ्यां शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणा

य ॥ य० अ० २६ मं० २

یہ یجروید کا منتر ہے۔

ارتھ۔ جیسے مین سب منشون کے لیے اس کلیان ارتھ یعنی تمام دنیا اور مکتی یعنی نجات کے سکھ دینے والے رگوید ادی یعنی چار ون ویدن کے بانی کا اپدیش کرتا ہون اوسی طرح تم بھی کیا کرو۔ ہمنے برہمن چھتری و ویش و شودر و اپنے بہرتر و استریادی و اتی شودر کے لیے بھی ویدون کا پرکاش کیا ہے جس سے ہر طرح کے حصول علوم کرکے امور قبیحہ کو ترک کر باعث نیک اعمال ہوکر تکلیف دنیادی سے نجات پاکر پرم آنند کو پاوین

पुरुषो वाव यज्ञस्तस्य यानि चतुर्विं शतिर्व
र्षाणि तत्प्रातः सवनं चतुर्विंशत्यक्षरा गायत्री गा
यत्रं प्रातः सवनं तदस्य वसवोऽन्वायत्ताः प्राणा
वाव वसव ऐते हीदं सर्वं वासयन्ति ॥ छा० उ०

ارتھ۔ جو اس انسان کے شریر یعنی جسم مین جیوآتما یعنی روح ہے
وہ شُبہ گنون و شُبہ کرمون یعنی نیک اعمال و نیک کردار یوکت ہووے
اوسکو چاہیے کہ کم سے کم چوبیس[۲۴] برس تک جیت اندری یعنی لذات جسمانی
کو ترک کرکے وید ودیا وغیرہ واوتم سکھیا یعنی عمدہ نصائح کا عالم و عامل ہووے
اور کبھی بد چلنی کو راہ نہ دیوے (یہان جاننا چاہیے کہ برہمچریہ آشرم کے
تین درجہ مقرر کیے گئے ہین اول درجہ اڑتالیس[۴۸] برس دوم درجہ چوالیس[۴۴]
برس و سیوم درجہ چوبیس[۲۴] برس ہے وہر ایک درجہ کے فوائد علیحدہ علیحدہ
بیان کیے گئے ہین یہان بنظر اختصار رسالہ ہذا صرف سیوم درجہ برہمچریہ
آشرم کا بیان کیا جاتا ہے) اوسوقت اوسکے شریر یعنی جسم مین پران بلوان
ہوکر تمام علوم کا عالم و نیک اعمال و راست افعال کا باعث ہوتا ہے
اور یہ اوسوقت ہوسکتا ہے جبکہ والدین یا جسکے ماتحت پرورش پاتے
ہون یا آچاریہ یعنی معلم عمر طفولیت ہی سے اوسکو ست دھرم یعنی راست
طریقت کا اپدیش کیا کرین اور برہمچاری یعنی طالب علوم بھی ایسا نشچے
یعنی یقین رکھین کہ اگر مین عمر نابالغیت مین ٹھیک ٹھیک برہمچریہ جیت اندری
یعنی تارک لذات دنیاوی رہونگا تو قوت جسمانی سے فیضیاب و عوارض
و تکالیف روحانی سے نجات ہوکر مخزن دانش و معدن اسایش کا ہونگا

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्व पहारिषु। संयमे

यत्न मातिष्ठे द्विद्वान यन्तेवबाजिनाम्॥ मनु०

سری منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھہ۔ جیسے ودیاوان سارتھی یعنی شیاکوچوان گھوڑون کو اپنے (بس) یعنی اختیار مین رکھتا ہے اوسی طرح پر من یعنی دل وجیو آتما یعنی روح کو افعال ناجائز مین کشش کرنے والے حواس ظاہری وباطنی مشغولہ لذات جسمانی وحرکات شیطانی سے بہت طرح سے روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ

इन्द्रियाणां प्रसंगेन दोषमृच्छत्यसंशयम्। सन्नि

यम्यतु नान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति॥ मनु०॥

منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھہ۔ (جیو آتما) روح (اندریون) حواس ظاہری وباطنی کے (بس) واختیار مین ہوکر (نشچے) یقیناً بڑے بڑے افعال ناجائز کا مرتکب ہوتا ہے اور جسوقت (اندریون) حواسات ظاہری وباطنی کو اپنے قابو مین کر لیتا ہے اوسوقت درجہ کمالات کو پہونچتا ہے

अनेन क्रम योगेन संस्कृतात्मा द्विजः शनैः। गुरौ

वसनसञ्चिनुयाद ब्रह्माधिगमिकं तपः॥ मनु०

अ० २ श्लो० १६४

(منو) ارتھہ۔ اسی طرح سے برہمچاری لڑکا اور برہمچارنی کنیان آہستہ آہستہ ویدارتھہ گیان روپ اوتم تپ کو بڑہاتے جاوین

कन्यानं सम्प्रदानंच कुमाराणां च रक्षणम्। मनु०

(منو) ارتھہ فرمانروائے وقت کے طرف سے بھی ایسا انتظام ہونا چاہیے کہ کوئی اپنے اولاد ذکور یا اناث کو بعد پانچ یا آٹھہ برس کے اپنے گھر نہ رکھین پاٹ شالا مین ودیا دان کے لئے بھیجدیوین ورنہ قابل تدارک ہون

واضح ہو کہ برہمہ چاری کمار اور برہمہ چارنی کنیان (کنیان کے لئے کم سے کم پندرہ برس تک ایام طالب العلمی مقرر کیا گیا ہے) دونون کی پابندی قواعد مذکورہ بالا کے علاوہ ہونے ذیعلم و سلیم الطبع کے فوائد عظیم یہ حاصل ہوتے ہین کہ اس عرصہ ایام معینہ برہمچریہ آشرم تک باحتیاط تمام رہنے سے اولاد ذکور کے (ویریہ) آب منی نہایت پختہ ہو جاتی ہے اور کنیایون کے (گربہاشی) بچہ دانی مین بھی کوئی نقص و فتور کسی قسم کا باقی نہین رہتا چنانچہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

त्रिणि वर्षाण्यु दीक्षेत कुमार्यृतु मती सती॥ ऊर्द्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देतसदृशम्पतिम्॥ मनु० अ० ९ श्लो० ९०

کنیا (رجو سلا) حیض ہونے کے بعد تین برس تک پتی کا کھوج کر کے اپنے مانند پتی کو پراپت ہووے۔ جبکہ ماہواری حالت حیض ہوتا ہے تو تین برسون مین چھتیس ۳۶ مرتبہ حالت حیض ہونے کے بعد شادی کرنا عمدہ ہے عام طور پر بارہ برس کی عمر سے حالت حیض کا آغاز ہوتا ہے لہذا پندرہ برس ایام معہودہ برہمچریہ آشرم تک چھتیس ۳۶ مرتبہ ہو جاتا ہے پہر بعیش و کامرانی گذرتی ہے۔ طریقہ تعلیم یہ ہے۔ اول والدین یا (اچاریہ) معلم پاننی منی کرت سکھیا کے موافق تلفظ حروف بتلادین یعنی حروفون کے تلفظ مقامات کو ٹھیک ٹھیک ذہن نشین کرا دین جیسے (پ) اسکا تلفظ لبون سے ہوتا ہے اسی طرح پر کل حروف کو ٹھیک طور پر بتلا وے۔ بعدہ اشٹادھیائی مہا بہاشیہ تین برس مین (ست یدیش) خواہندہ ترقی علوم معلم سمجھی پڑہا سکتے ہین۔ اور جسقدر محنت و جانفشانی تحصیل (ویاکرن) گرامر سنسکرت

مین ہوتی ہے اوسقدر دوسری کتابون کی تحصیل مین نہین ہوتی - مہرشی لوگون کی کتب مصنفہ مین یہ نہایت عمدگی ہے کہ تھوڑے الفاظ مین فوائد بہت مضامین کی بآسانی حاصل ہوتے ہین اور اسیوجہ سے ایسے (ودوانون) ذیعلماء کی کتب مصنفہ کے تعلیم سے جو (ودّیا) علم تین برس مین حاصل ہو سکتے ہین وہ (ودّیا) علم دوسرے لوگون کے کتب مصنفہ کی تعلیم سے دس برس مین بھی ممکن نہین ہے کیونکہ دوسرے لوگون کی کتب مصنفہ کے مضامین نہایت پیچیدہ اور الفاظ نہایت سخت ہوتے ہین جس کے تحصیل مین ایام زیادہ صرف ہوتا ہے اور فوائد بہت کم ہوتے ہین جیسے (پہاڑ) کوہ کا کھودنا جس سے فائدہ کم ہوتا ہے اور وقت زیادہ صرف ہوتا ہی اور دریاے سمندر کے ایک ہی غوطہ مین دُر بیش بہا دستیاب ہوجاوے ایسے فوائد بڑے بڑے (ودّوان) ذیعلماء کے کتب مصنفہ کے درس تدریس سے ہوتے ہین کیونکہ الفاظ آسان اور مضامین بے پایان نمایان ہوتے ہین - بعد ازان چھ یا آٹھ مہینہ مین نگھنٹو اور نیروکت کو ختم کرے ان بعد پنگلا چاریہ چھند و گرنتھ - یہ بھی چار مہینہ مین پڑھ سکتے ہین - اور چھ شاشتر دس اپنشد - دو برس مین حاصل کرے - اور چھ برس مین چار وید مع چار و برہمن گرنتھ کے ختم کر سکتے ہین - اور (آیور وید وکت) چرک - سشرت وغیرہ ویدک شاشتر کو معہ اوسکے کریا اور بیوہار وغیرہ کے چار برس مین ختم کرے - اور دہنور وید جو کہ (راج سنبندہی) متعلق امور سلطنت کے ہے اور اوس کی دو قسم ہین اول متعلق خود اور دوم متعلق رعایا متعلق خود مین فسران لشکریان کی (ششتر اشستر ودّیا) علوم اسلحہ اور ہر یک اقسام کے [illegible] کا) جسکو اسوقت قواعد پریڈ کرنا یا لینا کہتے ہین کرنا یا کرانا عمدہ

طور سے حاصل کرے - اور متعلق رعایا جو کچھ تدبیرات اور کوششات
پرورش اور ترقیات رعایا کے ہین اون کو حاصل کرکے عادلانہ بلاتعصب اور
طرفداری مثل اولاد تصور کرکے رعایا کو خوش اور شاد رکھے اور اصحاب
نیک کرداروں اور خیرخواہون کی دلجوئی اور خاطرداری پرورش اور پرداخت
اور بدکردارون اور بدخواہون کی بے قدری لعنتی وغیرہ کیا کرین یعنی موافق
کردار منصفانہ سزا جزا دیا کرین - اس راج ودّیا کو چار برس مین حاصل کرین
اور (گندھرپ وید) راگ ودّیا جسمین سُر - راگ - راگنی - سمے - تال -
گرام - تان - سام وید کا گان اور تار دستگھتا وغیرہ ہین اور (ارتھ وید)
جسکو شلپ ودّیا یعنی انجنیری کہتے ہین ان سب کو دو برس مین ختم کرے
- اور جوتش شاشتر سورج سدہانت وغیرہ جن مین بیج گنت - انک - بھوگول
- کہگول - اور بھوگربھ ودّیا ہین دو برس مین واقف ہوجاوے اور (ہستکریا)
دستکاری اور ہنر کلا وغیرہ حاصل کرے اور (ودّیارتھی) طالب العلوم اور
(اچاریہ) معلم ایسی کوشش محنت کرین یا کراوین کہ جسمین چھ بتیس ۲۱ برس مین تمام
علوم فنون کے عالم اور کامل ہوجاوین تاکہ حیات مستعار تک عیش و آرام
کے ساتھ گذر کرین اور جو کچھ پڑہین یا پڑہاوین معہ ارتھ گیان یعنی معہ معنی اور
مطلب کے پڑہین اور پڑہاوین ورنہ مصرعہ - چارپایہ بر او کتابے چند - کیونکہ
یہ رگوید کا منتر ہے

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे
निषेदुः यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदु
स्त इमे समासते ॥ ऋ० मं० १ सु० १६४ मं० ३९

ارتھ - جس ویاپک ابناشی پرمیشور مین سب دیوتا اور پرتھوی

سے لیکر سورج وغیرہ سب لوک (استہت) قائم ہین جس مین سب ویدونکا خاص کام ہے اوس برہم پرماتما کو جو نہین جانتا وہ رگوید وغیرہ سے کچھہ فائدہ نہین اوٹھا سکتا ہے لیکن جو ویدون کو پڑھکر وِدوان یوگی ہوکر اوس برہم کو جانتا ہے وہی پرمیشور مین (استہت) قائم ہوکر (موکش) نجات کو حاصل کرتا ہے اسواسطے جو کچھہ پڑھنا پڑھانا ہو معہ (ارتھہ گیان) یعنی مطلب اور معنی کے ساتھہ ہونا چاہیئے۔ اور ودّیا دان ہر یک اقسام دان مین اوتم دان ہے۔

सर्वेषा मेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते। वार्यन्न

गौ महीवास स्तिलकं चन सर्पिषाम् ॥ मनु०॥

ارتھہ ۔ دنیا مین جسقدر (دان) خیرات از قسم غلہ و پانی زمین اور پارچہ جات وسونا تل گھی وغیرہ ہین ان سب دان مین ودّیا دان نہایت اوتم دان ہے۔ اسلیئے جہان تک ممکن ہو ودّیا دان کرنا اور کرانا چاہیئے اور مخفی نرہے کہ آغاز برہمچریہ آشرم ہی سے موافق (اُپدیش) ہدایت والدین یا (اچاریہ) معلم کے روزمرہ بلاناغہ گاتیری منتر معہ ارتھہ کے جاپ اور یوگ ابھیاس (پرانایام) اور اگن ہوتر ویدک کرم کرنا و کراتا چاہیئے جس سے روز بروز ترقی (ودّیا) علم ۔ (بدھی) عقل ۔ (استھتی من)۔ استقلال دل ہوتا جاوے ۔ یہ گاتری منتر ہے

ओ३म भूर्भवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यं भर्गोदेव

स्यधीमहि धियोयोनः प्रचोदयात ॥ यजु० अ०

३६ मं० ३ ॥

ارتھہ ۔ (اوم) جو اکار ۔ اوکار ۔ مکار ۔ تین حروف ملکرایک وہم

شنید ہے وہ پرمیشور پرم آتما کے سب نامون مین افضل اور اعلی درجہ کا نام ہی اور جیسے پتا پوتر کا سنیندہ ہوتا ہی ویسا ہی اس نام سے پرمیشور کا سنیندہ ہی اور اس ایک نام سے پرمیشور کے کل نامونکا بودہ ہوتا ہے جیسے (اکار) سے بیراٹ - جو سب جگت یعنی تمام عالم کا (پرکاشک) مظہر ہے (اگنی) جو گیان سروپ اور سرب بیاپک ہو رہا ہے - (وِیشوہ آد) جس مین تمام دنیا (بیاپہہ) قیام پذیر ہے - یہہ مطلب حرف اکار سے جاننا چاہیئے - اور (اوکار) سے (ہیرنیہ گربہہ) جس کی (گربہہ) اندر پرتھوی سے لیکر آفتاب تیجو تک کل قائم ہین (بایو) جو غایت درجہ قوت والا اور تمام عالم کا کشش کرنے والا ہے (تیجسوہ آد) جو پرکاش سروپ اور سب جگت کا پرکاشک ہے یہ مطلب حرف اوکار سے جاننا چاہیئے - اور (مکار) سے ایشور جو کل دنیا کا پیدا کرنیوالا اور سب طرح کا طاقت رکھنے والا اور کل عالم کا مالک اور عادل ہے - (اوشتہ) جو حادث اور فانی نہین ہے - (پراگ آد) جو گیان سروپ اور ہمہ دان ہمہ صفت موصوف ہے - یہ معنی حرف مکار سے خیال کرنا چاہیئے - یہ مختصر ادہم کا ارتھ لکھا گیا ہے - اب تینون مہابیاہرتیون کا مختصراً ارتھ تحریر کیا جاتا ہے - اول (بہو) جو تمام عالم کے زندگی کا سبب اور پران سے بھی پیارا ہے اسلیئے پرمیشور کا نام بہو ہے - (بہوہ) جو کوشش کرتے ہوے خواستگار موکش کے ہین اونکو اور عبادت کرنے والے نیک اعمال والونکو کل تکالیف سے جدا کرکے مدام آسائیش و آرام مین رکہتا ہے اسوجہ سے پرمیشور کا نام بہوہ ہے - (سوہ) جو تمام دنیا مین ویاپک ہوکر تمام اہل عالم کو اپنے اصول مین رکہتا ہے اور تمام جہان کا قیام گاہ اور مخزن آسائیش ہے اس سبب پرمیشور کا نام سوہ ہے -

اب گائتری منتر کا ارتھ معارض بیان میں لایا جاتا ہے

(سوبلبھو) جو تمام دنیا کا پیدا کرنیوالا اور (ایشورج) دولت ثروت کا دنیوالا ہے۔ اور (دیوسیہ) جو تمام (جیون) ارواح کا مظہر اور تمام عیش و آرام کا دینیوالا ہے (وریئیم) جو نہایت قابل قبول (بہرگو) جو شدہ وگیان سروپ ہے (تت) اوسکو (وہی بھی) ہم لوگ بڑی محبت وعبادت سے یقین کرکے اپنے روح مین قایم اور داخل کرین کیونکہ (یہ) وہ جو حسب توصیف بالا پرمیشور ہے (نہہ) ہمارے (دھی) بدھیون کو (پرچودیات) کرپا کرکے تمام برائیون سے علیحدہ رکھے اور نیک اعمالون مین رجوع کرے۔ اسلئے لازم ہے کہ ست چیت آنند سروپ پرمیشور کے ہمیشہ استھتی۔ اپاستنا۔ پرارتھنا کیا کرین تاکہ وہ دھرم ارتھ کام موکش جو جسم انسانی مثل درخت کے چار میوے نہایت لذیذ و مفید ہین حاصل ہووین۔

اب یوگ ابھیاس (پراتایام) کا منتر تحریر کیا جاتا ہے۔

ओं भु: ओंभुव: ओंस्व: ओंम: ओंजन: ओंतप:

ओंसत्यम ॥ तैति० प्रया० १० अनु० १७ ॥

ارتھ (اوم) (بھو۔ بھوہ۔ سوہ) انکا ارتھ گائتری منتر مین لکھدیا گیا ہے۔ (مہا) سب سے بڑا اور سب کا (پوجنیہ) قابل پرستش ہونے سے پرمیشور کو مہہ کہتے ہین (جنہ) سب جگت کا (اتپادک) خالق مخلوق ہونے سے پرمیشور کو جنہ کہتے ہین (تپہ) دشٹون پر سنتاپ کاری یعنی بدکردارون کیلئے سزا دہندہ ہونے سے پرمیشور کو تپہ کہتے ہین (ستیم) ابناشی یعنی حدوث وفنا سے مبرا ہونے کی وجہ سے پرمیشور کو ست کہتے ہین۔ زیادہ جہانتک

ہو سکے کثرت مہارت یوگ ابھیاس (پرانا یام) کی کرنی چاہیئے مگر تین مرتبہ
سے کم تو کسی حالت مین نہین کرنی چاہیئے۔ یک جا سے تنہائی پاک و صاف
مین موافق قواعد آسن لگاکر پہلے حسب تفصیل ذیل منتر سے تین مرتبہ پانی لیکر
اچمن کرے اگر بالاتفاق وقت پانی دستیاب نہو سکے تو کچھ چندان ضرورت
نہین ہے کیونکہ یہ صرف گلے کے کف وغیرہ کے دور کرنے کے واسطے ہی

ओं शन्नो देवीरभीष्टय आपोभवन्तुपीतये। शंयो
रभिस्रवन्तुनः॥ यजु० अ० ३६ मं० १२

ارتھ سب جگت کا پرکاشک سب کو انند کا دینے والا سرو
ویاپک ایشور حسب مراد و مقاصد آنند کے لیئے پورن آنند پراپت ہونے
کے لئے ہمکو کلیان کاری ہووے اور وہی پرمیشور ہمپر سکھ اور آنند کی بارش
کرے اسی طرح یہ اس پرس اندری منتر مارجن منتر کیس چوٹی بال بندھن
منتر اگھمرشن منتر ہین جس کا مطلب یہ ہے کہ یوگ ابھیاس (پرانا یام)
کرتے وقت کسی قسم کی السی اور تساہلی نہ ہو اور سر کے بال ادھر ادھر
اودھر نہ ہو جاوین جس مین تبدیل خیالات وغیرہ ممکن ہے۔ پورے پورے
طور پر شائقین ملاحظہ اور عمل کیا چاہین تو پنچ مہایگیہ سندھیا وپاشن ودھی ستیارتھ
پرکاش کتاب مولفہ سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی کو معائنہ فرماوین جسکو سری
سوامی جی مہاراج نے بغرض فوائد ہر خاص و عام روزمرہ پوجہ پاٹھہ ویدک کرم
کے لئے وید مقدس سے منتخب کرکے علحدہ کتاب تیار کر دیا ہے اور نہایت
آسانی یہ ہے کہ اول وید منتر بعدہ سنسکرت ارتھہ ازان بعد بھاشا ہندی مین
ارتھہ تحریر فرما دیا ہے جس سے باسانی ہر شخص پڑہ اور سمجھ سکتا ہے۔ اب
(پرانا یام) یوگ ابھیاس کے فوائد اور ترکیب تحریر کی جاتی ہے۔

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षये ज्ञानदीप्तिराविवेक

ख्यातेः॥

یہ یوگ شاستر کا سوتر ہے - ارتھہ - یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کے کرنے سے روز بروز من یعنی دل کی بیکاری یعنی کسافت کا ناش یعنی نیست و نابود ہوتا جاتا ہے اور گیان یعنی علم کی ترقی ہوتی جاتی ہے بتائید اسکے منو مھاراج فرماتے ہین -

दह्यन्ते ध्मायमानानां धातूनां हि यथा मलाः। तथेन्द्रि

याणां दह्यन्ते दोषाः प्राणस्य निग्रहात॥ म०

ارتھہ - جیسے دہات یعنی لوہا وغیرہ آگ مین تپانے سے مل آدی یعنی کسافت وغیرہ جلکر خالص دہات یعنی لوہا وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اوسطرح پر یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کرنے سے من آدی یعنی دل وغیرہ کے بیکاری یعنی کسافت کا ناش یعنی نیست و نابود ہوکر جیو آتما یعنی روح تربل یعنی کسافت سے صاف ہو جاتا ہے - ترکیب پرانایام یہ ہے -

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य॥

یہ یوگ سوتر ہے - ارتھہ - جیسے قے ہونے مین جلد غذا و پانی باہر نکل جاتا ہے اوسی طرح پر پران یعنی ہوا کے اندرونی کو بقوت تمام باہر نکال کر باہر ہی جہان تک ممکن ہو روک دیوے اور جب باہر نکالنا چاہے تب مول اندری کو اوپر کھینچے رہے اس طرح پر پران یعنی ہوا باہر زیادہ ٹھہر سکتا ہے - یہ پہلا پرانایام ہے اور جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لیکر پھر بھی جہان تک ممکن ہو اندر ہی روکے رہے یہ دوسرا ہے اس طرح پر جہان تک قوت و خواہش ہو کرتا جاوے مگر تین مرتبہ سے کم نکرے زیادہ

جہان تک ہو سکے مہاورہ و عادت کرے اور تیسرا یہ ہے کہ اگر باہر ہے
تو باہر ہی روک دیوے اور چوتھا یہ ہے کہ اگر اندر ہو تو اندر ہی روک دیوے
یعنی جہان سے تہان روک دیجاوے۔ اسطرح پر کرنے سے من یعنی
دل و اندریان یعنی حواس ظاہری و باطنی بھی اپنے اختیار مین ہو جاتے ہین
و قوت زیادہ ہو کر بدہی یعنی عقل نہایت تیز و باریک بین ہو جاتی ہے جس
سے نہایت مشکل و باریک باتون کو بھی جلد سمجھ لیتے ہین و قوام جسمانی و
روحانی بڑہنے سے جیت اندری یعنی ضابطہ حواس ظاہری و باطنی
ہو کر چند عرصہ مین عالم و فاضل کل شاستر وغیرہ کا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح پر
استریان یعنی زنان بھی یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کو کرین۔ کیونکہ اس سے
جیو آتما یعنی روح و من یعنی دل پوتر یعنی پاک و استھر یعنی مستقل ہو جاتا ہے۔

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति ॥ विद्या
तपोभ्यां भुतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुद्ध्यति ॥ मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین سار تہہ۔ جل سے شریر یعنی جسم کی بیرونی
اجزا و نیک کرداری سے من یعنی دل و ودیا یعنی علم و تپ یعنی عبادت (تکالیف
ہر اقسام کی اوٹھانی پر بھی دہرم یعنی نیک ہی کے عادی ہونے) سے
جیو آتما یعنی روح گیان یعنی علم پرتھوی (خاک) سے لیکر پرمیشور (پروردگار)
تک اشیاء کے امتیاز سے بدہی یعنی عقل پوتر یعنی پاک ہو جاتے ہے اور
انسان یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کے کثرت مہارت سے درجہ کمالات کو
پہونچتا ہے اور چار سو برس تک جسم موجودہ کو بہ قوت یوگ ابھیاس یعنی
پرانایام کے قائم رکھ سکتا ہے اور یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کے زیادہ
ایام کثرت مہارت سے اول بذریعہ دہارنا و دہیان کے اتم گیان یعنی روح

شناسی بعدہ بذریعہ سمادہہ اوستھا کے برہمہ گیان یعنی خداشناسی
ہوتی ہے وہی حالت پرمیشور پراپتی جسکو موکش یعنی نجات کھتے ہین ہوتی
ہے اوسوقت دنیا کو محض لغو و تماشا خیال کرتا ہے و خالق برحق کو سمادہست
اوستھا یعنی حالت مراقبہ استغراق ہوکر ہر جگھہ و ہر شئے مین دیکھتا ہے۔
بقول شخصے۔ کان راکہ خبر شد خبرش باز نیاید۔ واضح ہوکہ واسطے حصول
اشیاء موجودہ دنیاوی کی ہزار ہا اقسام کی محنت و مشقت کرنی پڑتی ہے
تو بھی میسر و نصیب نہین ہوتی نہ کہ پرمیشور پراپتی یعنی خداشناسی کے لئے
جو کہ بالکل عدم وجود و لاپتہ لا امکان ہے آسان طریقہ ہوسکتا ہے کبھی نہین
نہایت مشکل و دشوار گذار ہے۔ بقول۔

پیداست در ہمیشہ پیدا آئی | لیک در چشم من نمی آئی
ایکہ در ہیچ جا نداری جا | بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی

اب سامان و فوائد ہون تحریر کئے جاتے ہین

ओंभूरग्नये प्राणाय स्वाहा। भुवर्वायवेऽपानायस्वा

हा। स्वरादित्यायव्यानायस्वाहा। भूर्भुवः स्वरग्निवा

यवादित्येभ्यः प्राणापानव्यानेभ्यः स्वाहा॥

(اوم بھور بھوہ پرانہ وغیرہ) سب نام پرمیشور کے ہین اسکا ارتھ پہلے
کہہ چکے ہین۔ سواہا۔ کا ارتھ یہہ ہے کہ جیسا گیان جیو آتما مین ہو ویسا ہی
زبان سے بولی جاوین برخلاف نہین۔ جیسے پرمیشور نے انسان ہی کی
آسایش و آرام کے واسطے کل اشیاء دنیا کو پیدا کیا ہے اوسی طرح پر
انسان کو بھی ہون وغیرہ سے دنیا کا اوپکار کرنا چاہیئے یہہ ظاہر مین سمجھش
ہے کہ تندرستی اہل عالم و نیز پیدایش غلہ جات وغیرہ اشیاء کے لئے

دو چیز مقدم ہین۔ اول آب۔ دوم ہوا۔ ان دونون کے عمدہ ہونے سے
عمدگی و خراب ہونے سے خرابی واقع ہوتی ہے۔ بنابران ہوا کی صفائی
کی دو خاص تدبیرین ہین اول اندہی کا چلنا دوم ہوا مین خوشبودار اشیار
کا ملانا اور آندہی کے لئے خاص وجہ آگ ہے یعنی آفتاب کے گرمی سے
شعاعین ہوا کے ذرونکو منتشر کرکے ایک جگہہ کی ہوا کو ہلکی کرکے دوسری
جگہہ کے ہوا مین شامل کردیتے ہین اور اون کی جگہہ دوسری ہوائین آتی
ہین اور ایک جگہہ کی ہوائین دوسرے جگہہ کی ہواؤن سے ٹکر کہانیکی وجہ
سے بڑے زور شور سے چلنے لگتی ہے اور آگ کا خاصہ طبعی یہ ہے کہ ہر شے
پر اپنا پورا اثر کرکے اون کے ذرون کو پریشان کردیتی ہے اور اسی کے
خاصیت سے رفتار ہوا کی ہوتی ہے اور وہ ٹکرون کے لگنے سے آندہیان
آنے لگتی ہین۔ اشیار خوشبودار وغیرہ جو کہ ہون آگ مین ڈالے جاتے ہین
اونکے بیان فوائد مین طوالت لہذا اسی قدر پر کفایت۔ گھی۔ کیسر۔ کستوری
اگر۔ تگر۔ سوگندہ بالا۔ چھڑ چھڑیلا۔ روزمرہ کے لئے گھی کم سے کم دونون
وقت مین آدہ پاؤ اور اسی کے موافق دیگر اشیا ضرور ہونا چاہئے مگر
کسی تقریب وغیرہ مین کم سے کم ڈہائی سیر پختہ سے گھی کم نہونا چاہئے
اور بمقدار اسیکے دیگر اشیا بے ہونا چاہئے۔ وید منتر مذکورہ بالا و نیز
گائتری وغیرہ سے ہون تا چاہئے کیونکہ اصل بیج ان سب اوتم افعال کے
وید ہین لہذا اصل بیج کو کبھی چھوڑنا نہ چاہئے کیونکہ اصل کے نہ رہنے سے
نقل بھی نہین ہو سکتا ہے۔ واضح ہو کہ جو اشیار آگ مین جلائے جاتے
ہین اونکے ذرے جدا جدا ہلکے ہوکر ہوا مین ملجاتے ہین اور یہ مسلمہ ہے
کہ ہلکی چیز اوپر کو جاتی ہین اور بھاری نیچے کو گرتی ہین جیسے تیل ہمیشہ

پانی کے اوپر بوجہ ہلکا ہونے کے رہتا ہے اوسی طرح پر اشیاء آگ مین جلانے سے نیست و نابود نہین ہوتی بلکہ تبدیل صورت ہوکر ہوا مین ملجاتے ہین اور جو آگ مین جلکر دہوان ہوکر اوڑتا ہے وہ تو ضرور ہی ہوا مین ملتا ہی اب وہ صاف ہوا مین جہان جہان ہوا یون مین ملتی جاویگی وہان کی نجس خراب بدبودار ہوا بھی خوشبودار ہوتی جاویگی اور پہر اوس سے جو بادل یعنی ابر ہوگا اوس سے صاف اور عمدہ پانی کی بارش ہوگی اور اوس صاف اور عمدہ پانی سے غلہ صاف و نباتات وغیرہ عمدہ پیدا ہونگے غرضکہ کل اشیائے متحرک وغیر متحرک کو فوائد عوام حاصل ہون گی زمانہ سابق مین یہی وجہ تھی کہ کل اشیاء عمدہ و پر فوائد ہوتے تھے کبھی قحط وغیرہ کا نام بھی نہین سنا جاتا تہا اور انسان و حیوان کل نہایت فہیم و شہہ زور آور صاحب اقبال تندرست ہوتے تھے۔ یہ تو مشہور ہر خاص و عام ہے کہ زمانہ سلف مین راجہ سے لیکر پرجا یعنی رعایا تک خانہ بخانہ جگ یعنی ہون ہوا کرتا تھا یہان تک کہ فقیر فقرا بھی جگ یعنی ہون جنگل مین بھی کرتے تھے جسکے فوائد مذکورہ بالا ہوتے تھے۔ یہ کسقدر قابل افسوس بات ہے کہ اس ویدک کرم کو یہان تک فروگذاشت کردیا کہ مردہ جلانے مین بھی کہ جہان سخت بدبو کی بہرمار ہوتی ہے کسی قسم کی خوشبودار چیز نہین ڈالتے برائے نام ذرا سے گھی و تہوڑا سا چندن کی لکڑی کسے مردہ کے مغز کا مالش بگہارتے ہین جسکا نام کپال کریا رکھا گیا ہے نہایت افسوس تو یہ ہے کہ بڑے بڑے امیر کبیر راجہ مہاراجہ و سیٹھ ساہوکار بھی اس امر کا کچھ خیال نہین فرماتے تکبر کے فقیر ہو رہے ہین حالانکہ مردہ جلانے کے وقت ضرور ہی اشیائے خوشبودار و گھی وغیرہ مطابق احکام وید مقدس کے ڈالنا چاہیئے ان

سب دینی و دنیاوی امور کی پوری ترکیب سنسکار ودہی مولفہ سری سوامی دیانند سرستی مین مندرج ہین شائقین ملاحظہ فرماسکتے ہین۔ اگر اُسسے بھی کُل کارروائی موافق وید مقدس عمل مین لائے جاوین تو ست جُگ کے فوائد کل بجنسہ حاصل ہوسکتے ہین مگر کس سے کہین۔

اب پرمیشور کی استتی پرارتھنا اوپاشنا لکھی جاتی ہے

استتی کرنے سے پرمیشور مین پریم یعنی محبت کا ہونا۔ اوسکے گن کرم و سوبھاؤ سے اپنا بھی گن کرم سوبھاؤ کا درست کرنا۔ پرارتھنا سے (غرور کا نہونا) اُتشاہ (شوق) اور سہاے (مدد) کا ملنا۔ اور اُوپاشنا سے پرمیشور پرماتما سے میل وساکچھات کا ہونا۔ (خداشناسی و اوسکے پرتو کا نمودار ہونا) ہوتا ہے اس سے یہ تینون کام ضرور ہی کرنا چاہیے۔

सपर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपा
पविद्धम कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भुर्याथा तथ्य
तोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः ॥१॥ यजु० अ०४० मं०८

یہ یجروید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ اول استتی پرمیشور کی۔ وہ پرماتما سب مین بیاپک بلوان اور شیگھرکاری جو شدہ سب کا انتریامی سرب اوپر براجمان سناتن و سویم سید ہ پرمیشور اپنے جیو سناتن انادی پرجا کو اپنے سناتنی ودّیا سے جتھاوت ارتھون کا وید کے ذریعہ سے بودھ یعنی منکشف کرتا ہے۔ یہ سگن استتی کہلاتی ہے یعنی جس گن کی سمہت پرمیشور کی استتی کیجاوے وہ سگن کہلاتی ہے۔ اور جس جس راگ دویشاد

گن سے علیحدہ قائم کر کے پرمیشور کی استتی کیجاوے وہ نرگن استتی کہلاتی ہے جیسے وہ کبھی شریر (جسم) مین آتا یا جنم نہین لیتا جس مین چھدر نہین ہوتا و ناڑسی وغیرہ کے بندہن مین بھی نہین آتا اور کبھی مہتیا چرن (بدافعالی) نہین کرتا اور جس مین کلیش وُدکھ اگیان (بے علمی) کبھی نہین ہوتا۔ اس سے اپنے گن کرم سوبہاو بھی درست کرنا چاہیئے۔ اب پرارتھنا یہ ہے۔

यामेधां देवगणाः पितरश्चोपासते । तयामाम द्य

मेधया ऽग्ने मेधा विनं कुरु स्वाहा ॥ यजु० अ० ३२ ए० १३

ارتھ۔ ہے اگنی یعنی پرکاش سروپ پرمیشور آپ اپنے کرپا سے جس بدہی کی اُوپاشنا ودّان گیانی اور جوگی لوگ کرتے ہین اوسی بدہی یوکت ہمکو ایسی برتمان سمے (حالت موجودہ) مین بدہی مان کیجئے آپ پرکاشمان ہین مجھہ مین بھی پرکاش استھاپن کیجئے۔ آپ انَنت پراکرم یُوکت ہین کرپا کرکے مجھکو بھی پُورن پراکرم والا کیجئے۔

अयां समीपे नियतो नैत्यिकं विधिमास्थितः ॥ सावित्री

माप्यधीयीत गत्वारण्यं समाहितः ॥ मनु०

ارتھ۔ جنگل یا جاے تخلیہ مین یا جل کے نزدیک بیٹھہ کر حواس ظاہری و باطنی کو ایک طرف کر کے نیتہ کرم کو کرتا ہوا ساوتری یعنی گائتری منتر معہ ارتھہ کے جاپ کرے اور موافق اوسکے ارتھہ کے اپنے چال چلن کو بھی درست کرے مگر یہ عمر طفولیت ہی سے کرے اور اگن ہوتر وودّوان ست پرشوں کا سنگ ہمیشہ کیا کرے۔ سندہیا اور اگن ہوتر وغیرہ سیایم پراتہہ (صبح و شام) دونون وقت کرے۔ واضح ہو کہ سندہیہ کے معنی ملنے کے ہین یعنی رات و دن کے یکجا ہونے کو سندہیہ کہتے ہین اور یہ صبح و شام

ہوتا ہے اور ایک گھنٹہ سے کم نکرے اور جیسے جوگی لوگ سماوھیت ہوکر پربیشور پرماتما کا دھیان اُوپاشنا پرارتھنا کرتے ہین اوسی طرح پر حسب مذکورہ بالا روزمرہ بلا ناغہ کیا کرے

اور بعد طلوع آفتاب و قبل غروب آفتاب اگن ہوتر کرنیکا وقت ہے ایک کسی دہات یا مٹی کے اوپر کے طرف بارہ ۱۲ یا سولہ ۱۶ انگشت مربع اوسیقدر گہرا و نیچے کیطرف تین ۳ یا چار ۴ انگشت مربع بنا کر اوس مین چندن یا پلاس وغیرہ عمدہ لکڑیون کی لکڑی رکھے اوسکے بیچ مین آتش ڈالکر روشن کرے بعدہ روغن زرد وامبہ کے پتے سے یا کسی چمچ دہات یا لکڑی کا بنا ہوا ہو اوس سے وید منترون کے ذریعہ اگن مین ڈالتا جاوے اور آخر منترون مین شوا ہا شبد اوچارن کرے اور گھی کو اچھی طرح آگ مین تپا کر بہ چھان کر رکھے بعدہ ہون کرنا شروع کرے۔

اب پچھیہ آشرم ختم کرکے گرہست آشرم کا بیان کیا جاتا ہے

مژدہ ہو کہ اودہر سے نوجوانان نیک خصال راست افعال رنگ توانا ہے و روغن رعنائے لگائے تاج علوم و جامہ فنون سے آراستہ نشہ جوش عالم شباب مین سرشار و لذات دنیاوی کے خواستگار بصد شان و شوکت سیر و تماشائے گلستان عالی منزلت کرتے ہوئے اور ادہر سے معشوقان حور تمثال مہوشان حسن جمال میوہ ہائے درختان چمنستان جوانی سی مالامال نشہ جوش لذات جسمانی مین مخمور و خواہشات روحانی مین معمور زیورات علوم و پوشاکات فنون سے پیراستہ بصد ناز و انداز جوہر دلیری دجبین

دلفریبی و یکہاتی ہوئین گرہست آشرم مین وارد ہوکر اپنے والدین و متعلقین
کو دیدار چہار چشمی و رفتار نیک چلنی و گفتار خوش بیانی سے شاد کرتے ہین
یعنی بعد اختتام ایام برہمچرج آشرم کے لڑکے و لڑکیان باچارت آچاریہ
یعنی معلم اپنے والدین کے گہر آکر باہم پرشنتا و پرنکہیا وقت یا یعنی رضامندی
و امتحان علمیت کے ساتھ شوہر یوکت شادی کر کے ہر ایک طرح کی آنند
یعنی عیش و عشرت دین و دنیاوی حاصل کرین۔

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम ॥ तथैवाश्र

मिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम ॥२॥

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ॥ तथा गृह

स्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आत्मा ॥२॥ मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھ۔ جیسے ندی و بڑے بڑے دریا
اوس وقت تک بہتے یعنی روان رہتے ہین جب تک دریائے عظیم الشان
سمندر کو نہین پاتے اوسی طرح پر گرہست ہی کے امید پر کل آشرم یعنی
فرقہ قیام پذیر رہتے ہین بغیر اس آشرم یعنی فرقہ کے کسی آشرم یعنی فرقہ کا کچہ
کام نہین چلسکتا اور برہمچاری و بانپرست و سنیاس تینون آشرمون
یعنی جماعت کو گرہست ہی سے غلہ و غذا بطور خیرات کے دیکر ہمیشہ پرورش
و پرداخت کرتا ہے اسیوجہ سے گرہست آشرم سب سے نہایت اوتم
یعنی عمدہ آشرم یعنی فرقہ ہے۔ جسقدر امور دنیاوی ہین کل متعلق ایسے
آشرم یعنی فرقے کے ہین کیونکہ اگر گرہست آشرم یعنی جماعت نہووے تو
پیدایش انسان کی نہونے سے کوئی آشرم یعنی فرقہ کہان سے ہوسکتا ہے
بنا برین موکش یعنی نجات و آسایش دنیاوی کی خواہشات کرتا ہو کوشش

کریکے گرہست آشرم کو ضرور قبول کرین مگر اوسیوقت گرہست آشرم مین آسایش و آرام ہو سکتا ہے جبکہ استری و پرش یعنی عورت و مرد دونون ہر ایک امور مین واقف کار و ذیعلم و اہل ہنر و باہم رضامند ہون اور حقیقت مین کل نتائج و فوائد برہمچریہ آشرم و شوئمبر لوکت بیواہ (شادی برضامندی فریقین) کے گرہست آشرم ہی کے عیش و آرام و نیک انجام کے لئے ہین۔

ब्रह्मचर्येण कन्या युवानां विन्दते पतिम ॥ अ० वे० कं०

९१ प्र० २४ अ० ३ मं० १८

یہ اتھربن وید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ جسطرح سے لڑکے برہمچریہ آشرم سے تمام علوم عمدہ لیاقت حاصل کرکے اپنے پسند و موافق مزاج کے سندر یعنی خوبصورت و ذیعلم عورتون کے ساتھہ شادی کرتے ہین اوسی طرح سے لڑکیان بھی برہمچریہ آشرم کرکے تمام وید آدی ست شاستروں کو پڑھ کر عالم شباب مین موافق مزاج اپنے خوشی سے ذیعلم و پورن جوبا او ستھا پرش کے ساتھہ شادی کرین۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ॥ यस्मिन्नेव

कुले नित्यं कल्याणं वै ध्रुवम ॥ मनु०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتھ۔ جس خاندان مین عورت سے مرد و مرد سے عورت یعنی زوجہ سے شوہر و شوہر سے زوجہ خوش رہتے ہین اوس خاندان مین ہمہ نعمت دولت و اقبال موجود رہتے ہین و جس خاندان مین شوہر زوجہ سے باہم نفاق و تکرار رہتا ہے وہان مفلسی و بداقبالی وغیرہ کے تشریف آوری کا جلوہ ہوتا ہے۔

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया ॥ सुसंस्कृतोप

स्करया व्यये चामुक्त हस्तया ॥ म०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ ارتہہ۔ استری یعنی عورت کو چاہئے کہ ہمیشہ خوشی و ہوشیاری کے ساتھہ امور خانہ داری کو انجام دیوے وصفائی مکان و سامان و اشیاء خانہ داری کو عمدہ طور سے رکھین و طعام وغیرہ اس ڈھنگ کے ساتھہ مثل فائدہ بخش ادویہ کے تیار کرادین کہ جس سے کسی قسم کا عارضہ وغیرہ جیو آتما یعنی روح کو نہ ہو سکے و حساب جمع خرچ وغیرہ صحیح طور پر اپنے شوہر یا دیگر اہل خاندان جس سے متعلق ہو سمجھا دیا کرین اور ملازمان سے بھی کار متعلقہ ٹھیک طور پر لیا کرین جس سے امور خانہ داری و دیگر مراتب مین کسی قسم کا نقص و فتور واقع نہ ہووے۔ و فریقین باہم رضامندی و خوشی کے ساتھہ اپنا اپنا کار متعلقہ دینی و دنیوی کو انجام دیوین۔ اورگربہہ استھاپن بھی موافق طریقہ سنسکار بدہی مولفہ سری سوامی دیانند جی سرسوتی کے کرین مختصراً بیان بھی تحریر کیا جاتا ہے کہ آغاز رجہ سلا دہرم یعنی روز حیض سے سولہ یوم رت کال یعنی وقت جماع عمدہ ہے منجملہ اوسکے چاریوم حالت حیض تک قطعی ممانعت ہے و نیز ایکادشی و تیرودشی کو تیاگ کرکے صرف دس یوم گربہہ استھاپن کے لیئے اُتم ہے اوس مین مرد کی ویریہ یعنی آب منی زیادہ ہونے سے لڑکا و عورت کا رج زیادہ ہونے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے و دونون کے مساوی ہونے سے نپنسک یعنی نامرد و دونون کے کم ہونے سے کچھہ نہین پیدا ہو سکتا۔ و زمانہ سلف مین موافق طریقہ مقررہ مذکورہ بالا کے عمل درآمد ہونے سے کیسے کیسے شورویر بل پراکرم والے و صاحب اقبال و تعلیم و اہل ہمت و جرات پیدا ہوتی تھی کہ جنکی حکایات کتب مستند سنسکرت و بھاشا مین موجود ہین زمانہ حال مین جو کہ اودّیا یعنی بے علمی کے (اندہکار) تاریکی مین مدہوش حالت خواب غفلت مین سو رہے ہین اور

جن کی آنکھین اب بھی باوجود روشنی علوم کی نہین کھلتین لڑکیون کا پڑھنا پڑہانا
سخت معیوب سمجھتے ہین بلکہ گمان سراپا بہتان بدچلنی کا دہرتے ہین حالانکہ
وِدّوان یعنی اہل علم ہونے کا نتیجہ بدچلنی ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ وید مقدس و
نیز ست شاسترون مین بجز ہدایت تعلیم نسوان کی ممانعت کا نام بھی نہین پایا
جاتا مگر جہالت و بیرحمی کا کیا جواب ہوسکتا ہے۔ ذرا بھی پردہ جہالت وہٹہ
دہرمی چشم مبارک سے ہٹادین تو البتہ ملاحظہ فرمادین کہ پرمیشور دیاھی پیتا
مالک کونین اشیاء موجودارین مثلاً آفتاب ماہتاب آب وہوا و غلہ جات
و دیگر اشیاء لاانتہا کو ہر انس وجان کے فوائد و حصول مقاصد کے لئے بلا
تخصیص و ترجیح ایجاد و اظہار فرمایا ہے اور ہر انس وجان کے لئے کل اشیاء
کے نتائج و فوائد یکسان رکھے گئے ہین تو نتیجہ علوم اہل اناث کے لئے متغایر وید
کیسے ہوسکتا ہے بلکہ ہر فرقہ ہاے اہل عالم مین اہل علم سے رغبت و جاہلون
سے نفرت کے لئے سخت تاکید ہے۔

زجاہل گریزندہ چون تیر باش نہ آمیختہ چون شکر شیر باش

بلکہ پرتھوی سے لیکر پرمیشور تک کے جتنا رتہہ گیان (خاک سے لیکر پروردگار
تک صادق العلمی) کا دار مدار اوپر علم ہی کے رکھا گیا ہے جیسے۔

چو شمع از پے علم باید گداخت کہ بے علم نتوان خدا را شناخت

پس فرماے تو کیا بیچارے لڑکیان ایسے قابل عتاب ہین کہ خطاب جاہل
سے موسوم کیجاوین اور فواید خداداد سی ناکامیاب ہوکر نعمت عظمی سعادت
عقبی سے محروم رہین جاوین یہ ہرگز نہین کسقدر قابل شرم اور افسوس ہے کہ
کہ فریق اول عاقل و فریق ثانی جاہل جو ہر دم وہر لحظہ کے کشیر و مددگار و جیم
کل امور خانہ داری کا بار خصوصاً بچون کی پرورش کا کل دار مدار ہیں لوجہ جہالت

باہم رنج و تکرار کا جلوہ رہتا ہے۔ افسوس صد افسوس خود از حد قصور دار
و نام عورتون کا ناقص العقل و نابکار رکھتے ہین زمانہ سلف مین عورات
بھی اس ملک کی نہایت عالم و فاضل بوجہ پابندی قواعد مذکورہ بالا کے
ہوتی تھین جن کی شہادت و تائید مین کتب معتبرہ و حکایات مشتہرہ موجود ہین
جیسے کالکاپوران و گارگی پوران و لیلاوتی و نیز ودیا دہری جس کی شادی
عداوتاً ایک جاہل کالیداس سے کرائی گئی تھی گو کہ کالیداس کو بھی اوسنے
سنسکرت مین نامی اور لائق کر دیا تھا جن کی کتابین موجود ہین جنکی مصنفانہ
سے اون کی علمیت و فضیلت کا اظہار ہوتا ہے علاوہ لیاقت علمی کے اہل
جرات و فن سپاہ گری مین بھی اہل ہمت ہوتی تھین اور وہی جوش اب تک
کسی قدر عورات خاندان اقوام چھتریا مین چلا آتا ہے دیکھو مہارانی کیکئی جی زوجہ
اولی سری مہاراجہ دسرتھ جی ہمیشہ ہمراہ مہاراجہ صاحب جنگ جدال و قتال مین
موجود رہتی تھین و جلوہ بہادری و جوانمردی دیکھلایا کرتی تھین و نیز قصہ رانی
جسونت سنگہ صاحب خویش مہاراجہ اودیپور و مہارانی پدماوتی وغیرہ مندرجہ
تواریخ و زبان زد ہر مورخ ہے اور چند روز گذرے ہین کہ رانی صاحبہ جہانسی
نے ایام بغاوت مین بمقابلہ گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسا کچھ جوش جوانمردی
و بہادری کا دکھلایا تھا جو عورات ملک غیر کی نسبت آج تک تحریری یا تقریری
سماعت پذیر نہین ہوا بخیال طول باقی فضول تصور کیا گیا۔
اب ناظرین الابصار و نازک خیالان عالی وقار و قدردان متاع بازار
معانی و خریداران جواہرات دوکان سخن دانی کو رنگت سامان شوکت بانب پر سنگھا دکھلاتے ہین

एव ग्रहाश्रमे स्थित्वा विधिवन्स्नातको द्विजः। वनेव
सेत्तु नियतो यथाव द्विजितेन्द्रियः॥

ارتھہ - برہمچریہ آشرم کو پوراکرکے گرہست آشرم کا کرنیوالا یعنی برہمن چھتری ویش گرہست آشرم مین قیام کرکے روح الیقین حواس ظاہری و باطنی کو ضبط کرکے کل عیش و آرام دنیاوی کا تارک ہوکر اپنے زوجہ کو ساتھ لیکر یا زوجہ کو سپرد اپنے اولاد کرکے معہ سامان اگن ہوتر مضبوط دل ہوکر جنگل مین قیام کرے وہ یوگ ابھیاس یعنی پرانایام کے ذریعہ سے پرمیشور پراپتی کا خواستگار رہے جنگلی اشیاء از قسم پھل و ساگ و مول و قند وغیرہ سے پنچ مہایگون کو کرے اور اوسی سے اپنی جسم پرورش کرے نیز مہاتما وددوان آیندروند کی سنتوسٹتا یعنی تشفی کرکے وہریک کا دوست ہوکر کسی سے کچھ نہ لیوے و آسایش جسمانی کا کچھ بھی خیال نہ کرے واگر زوجہ ساتھ ہو تو بھی کچھ خواہش نفسانی نکرے اور زیر درخت مقیم رہے۔ یہان واضح ہو کہ گرہست آشرم ختم ہونے تک جس کے لیئے پچاس برس مقرر ہے لڑکا بھی برہمچریہ آشرم ختم کرکے گرہست آشرم مین آسکتا ہے۔

तपःश्रद्धोय ह्युपवसन्त्यरण्यशान्ताविद्वांसो भैक्षचर्यां
चरन्तः सूर्यद्वारेणते विरजाः प्रयान्ति यत्रामृत स
पुरुषो ह्यव्ययात्मा मुण्डक० खं० २ मं० ११

یہ منڈوک اپنشد کا منتر ہے۔ ارتھہ۔ سانت وددوان لوگ یعنی اصحاب سلیم الطبع تپ یعنی عبادت کے لیئے دہرم انوسٹھان یعنی نیکو پابند اور راست کی خواہش کرتے ہوئے خیرات پر قناعت کیئے ہوے جنگل مین رہتے ہین وہ پاک وصاف ہوکر اوس پرمیشور پرماتما یعنی رب العالمین کو پاکر پرم انند کو پراپت ہوتے ہین۔ بخیال طول اسیقدر معقول۔

اب عالمان نیکو کیش و عاقلان دور اندیش سیر گلستان طلسمات

کونین و تماشائے چمنستان ظلمات دارین سے سیر ہو کر شادان و فرحان باشتیاق تمام بنا بر حصول گل مرام موکش یعنی نجات ابدی بوستان شاہجہان کے ہر تحفہ جات دار فانی و ہر لذات جسمانی سے مونہ موڑ و دل توڑ باغبان جاودانی سے لو لگائے سر جھکائے راہ یعنی طریقہ سنیاس آشرم کو قبول کرتے ہین

वनेषुच विहृत्यैव तृतीयंभागमायुषः॥

चतुर्थमायुषोभागं त्यक्त्वासंगान परिव्रजेत
मनु०॥

بانپرست آشرم کو پچاس برس سے پچہتر برس تک پورا کر کے سنیاس آشرم کو لیوین۔ و اگر برہمچریہ ہی سے خواہشات روحانی و لذات جسمانی کے تارک ہون و حواس ظاہری و باطنی پر پورا پورا قبضہ اختیار کئے ہون تو اوسوقت سے یا جسوقت ایسا ہوا اوسوقت سے ایکدم سنیاس آشرم کو قبول کر سکتے ہین۔

यदहर विविरजेत्तदहरेव प्रव्रजेद्वनाद्वा गृहाद्वा

ब्रह्मचर्यादेव प्रव्रजेत ॥

یہ برہمن گرنتہ کا قول ہے۔ ارتھ۔ جس روز گیان پیدا ہو گہر یا جنگل سے سنیاس آشرم کو دہارن کرے پہلے سلسلہ وار اسوجہ سے بیان کیا گیا ہے کہ جو لوگ خواہشات دنیاوی و لذات جسمانی و روحانی مین پہنسے ہوے ہین و جن کا فراج بھی استقلال پر نہین ہے ورنہ جو اصحاب پورن ودوان و خواہشات ظاہری و باطنی کے ضابط ہین یا جو خواہش پر اُپکار یا بہبودی ملک کے رکہتے ہین وہ ہر وقت سنیاس آشرم کو دہارن کر سکتے ہین اب سنیاسی مہاتماؤن کی دہرم تحریر کئے جاتے ہین۔

दृष्टिपूतं न्यसेत्पादं वस्त्रपूतं जलं पिबेत् ॥ सत्य
पूतां वदेद्वाचं मनःपूतं समाचरेत ॥ मनु०अ०६

یہ منو مہاراج فرماتے ہین - ارتھ - سنیاسی کو چاہیئے کہ ہر وقت راہ پیمائی نظر زمین پر رکہین ادہر ادہر نہ دیکہین و ہمیشہ پانی صاف کپڑے سے چہان کر استعمال کرین و مدام راست بازی سے کام و صداقت سے غیبت و تکذیب سے نفرت و رنج عداوت سے گریز و غصہ سے پرہیز اور ہر وقت بحث مباحثہ کوئی سخت کلامی سے بھی پیش اوے تو بھی ملائمیت سے اپدیش کرین و ہمیشہ ترقی دہرم و ودیا (علم) و بہبودی خلائق کے لیے تمام دنیا مین سفر صورت سفر اختیار کرکے اوپدیش (واعظ) کیا کرین و کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دین و لذات جسمانی و روحانی کا ضابطہ و خواہشات دنیاوی کا تارک ہو کر موکش (نجات) کے لئے بذریعہ یوگ ابہیاس (پرانایام) اپنے تپ (عبادت) کے ترقی مین مصروف رہین - اور ڈنڈ کمنڈل پاس گیروا بستر (پارچہ) جو گیا بہیس و مونچہ و ڈاڑہی کے بال صاف رکہین یہی شناخت کے اوصاف ہین مگر یہ یقین رکہنا چاہیئے کہ اس جو گیا بہیس ہی سے سنیاس آشرم کا فرض ادا نہین ہو سکتا بلکہ موکش یعنی نجات کے لئے بذریعہ یوگ ابہیاس یعنی پرانایام کی تدبیر کرتا ہوا اہل عالم کی اعانت و مدد بذریعہ ست اوپدیش و ترقی علوم کی کرین و ہمیشہ پابندی دس اقسام دہرم حسب تفصیل ذیل کے کرتے رہین - اول (دہرتی) مستقل مزاج رہنا - دوم (کہما) ثنا و صفت و نندا و شکایت کو ہم وزن و نفع و نقصان توقیر و منزلت وغیرہ کا کچھہ خیال نہ کرے بلکہ تکلیفات کو بھی بآسانی برداشت کرین - سیوم (دم) ضابطہ حواس ظاہری و باطنی یعنی دل کو ہمیشہ افعال بد سے روک کر افعال نیک کے طرف مخاطب کرین کبھی خواہش ہی افعال بد کی نکرین - چہارم (استئی) بغیر حکم یا فریب یا کاذب الاعتقادی سے کسی کا کوئی چیز نہ لیوین ایسی کو چوری تیاگ کہتے ہین - پنجم (شوچ) پاک و صاف رہین

یہ دو قسم ہے اول اندرونی دوم بیرونی۔ صفائی اندرونی تحصیل علوم ست
آچرن وغیرہ سے وصفائی بیرونی بذریعہ پانی ومٹی کے اشنان وغیرہ کرنے سے
ہوتی ہے۔ ششم۔ (اندریہ نیگرہ) ہمیشہ حواسات ظاہری وباطنی کو افعال و
اعمال بد سے روک کر نیک کے طرف رجوع کرین۔ ہفتم۔ (دہیہ) اشیاء منشی
ودیگر اشیاء مخطور العقل صحبت ناہنجار تساہلی وغیرہ کو ترک کرکے عمدہ اشیاء
کا استعمال وصحبت علما ولوگ ابہیاش سے ترقی عقل کی کرتا رہے۔ ہشتم۔ (ودیا)
زمین سے لیکر پرمیشور تک علم صحیح اور اوس سے عوام کے ساتھہ اوپکار کرنا
اور ست یعنی راستی جیسا روح مین ویسا ہی دل مین ویسا ہی کلام مین جیسا کلام
ویسا ہی افعال مین ہوتا اور اسکے برخلاف آودیا کہلاتی ہے۔ نہم۔ (ست)
جو اشیاء جیسے ہین اون کو ویسا ہی ماننا وبولنا وویسا ہی کرنا۔ جیسے
پتھر کو پتھر جاننا وآگ کو آگ جاننا۔ دہم۔ (اکرودہ) غصہ وغیرہ افعال بد کو ترک
کرکے مستقل مزاج ہوکر نیک افعال ہونا یہی دہرم کے دس اقسام ہین ایسے
ویدک کرم کے موافق خود بھی پابند ہون اور دوسرون کو بھی بذریعہ اوپدیش
کے پابند کراوین واحقاق حق وابطال باطل کے طرف رجوع کرین۔ سنیاس
آشرم کا استحقاق صرف برہمن کو ہے کیونکہ جو تمام اقوام مین پورن ویدودیا کا
اور نیک اعمال وافعال کا باعث ہو اور پرآپکار والا ہو وتمام اہل عالم سے
بلا تعصب محبت رکھنے والا ہو اوسی کا نام برہمن ہوتا ہے۔ برہمچریہ آشرم
واسطے تحصیل علوم ہر اقسام وعمدہ نصیحت وقوت جسمانی روحانی کے لئے
ہے۔ گرہست آشرم واسطے حصول عمدہ افعال دینی ودنیاوی کے ہے
وانپرست آشرم واسطے اوتم بچار ودہیان وترقی عبادت کے لئے
ہے وسنیاس آشرم۔ وید وغیرہ ست شاسترون کے پرچار وپابندی افعال

نیک و انحراف افعال بد کے دست اوپدیش و ہر اشخاص کے رفع شکوکات کے لیئے ہے

आचारः परमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त्त एवच॥ तस्मा

दस्मिन्सदा युक्तो नित्यं स्यादात्मावान द्विजः

ارتھ۔ فائدہ کہتے سننے و سنانے و پڑہنے و پڑہانے کا یہی ہے کہ جو وید و شاستروں مین دہرم کا اپدیش کیا گیا ہے اوسیکے مطابق استعمال کرنا و ہمیشہ اوسی کے موافق پابند رہنا۔ کیونکہ

आचाराद्विच्युतो विप्रो नवेदफलमश्नुते॥ आचारेण

तु संयुक्तः संपूर्ण फलभाग्भवेत ॥ मनु०

ارتھ۔ جو دہرم آچرن سے علیحدہ ہین وہ حسب ہدایات وید دہرم سے جو فوائد و نتایج آسایش و آرام حاصل ہوتے ہین اوس کو نہین پاسکتے اور جو تحصیل علوم کرکے دہرم آچرن کرتے ہین تمام آسایش دینی و دنیاوی کو حاصل کرتے ہین۔

योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद्द्विजः॥ मसा

धुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेद निन्दकः ॥मनु०

ارتھ۔ جو وید اور موافق وید کے شاستروں کا اپمان کرتا ہے اوس وید نندک ناستک کو جماعت قومی و نیز ملک سے باہر کر دینا چاہیے۔ کیونکہ

श्रुतिः स्मृतिः सदाचारः स्वस्यच प्रिय मात्मनः॥ एत-

च्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ मनु०

ارتھ۔ وید و شاستر ہاے موافق وید و ابتداء پیدایش سے

ست پرشون کا چال چلن سداچار وآتما کا پریہ صادق البیانی وغیرہ یہ چار اقسام شناخت دہرم کے ہین اور انہین سے دہرم ادہرم کا شناخت ویقین ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ بلا تعصب منصفانہ راست کا اقبال و دروغ کا تارک ہونا دہرم کہلاتا ہی و برخلاف اسکے دروغ کا اقبال و راست سے انکار۔ تعصبانہ ناانصافانہ ادہرم کہلاتا ہے۔ اور جس کام کی خواہش یا ارتکاب مین خوف و شرم و شبہہ معلوم نہووے اوسکو دہرم یعنی نیک و جس کام کی خواہش یا ارتکاب مین خوف و شرم و شبہہ معلوم ہووے اوسکو ادہرم یعنی بد تصور کرنا چاہیے اور یہ ہر شخص کو بوقت خواہش یا ارتکاب ہر افعال کے معلوم ہوتا رہتا ہے۔ اس سے بھی ہر وقت انسان نیک و بد کی تمیز و شناخت کر سکتا ہے مگر ٹھیک ٹھیک علم و عمل و رآمد بغیر وید و دّیا کے کسی طرح پہ نہین کر سکتا ہے۔

अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ॥ धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ मनु०

منو مہاراج فرماتے ہین۔ جو انسان طمع زر و جواہرات وغیرہ و زنا کاری مین نہین پہنستے اونہین کو دہرم کا علم ہوتا ہے اور جو دہرم کے علم کی خواہش کرین اون کو چاہیے کہ بذریعہ وید و دّیا کے دہرم کا نشچے یعنی یقین کرین کیونکہ دہرم ادہرم کا نشچے یعنی یقین بغیر وید و دّیا کے ٹھیک ٹھیک نہین ہو سکتا اسلئے سنیاسی مہاتماون کو چاہیے کہ ست اپدیش و بحث مباحثہ وید وغیرہ ست شاسترون کی تعلیم و ویدک دہرم کی ترقی بکوشش تمام کرکے کل اہل عالم کے ترقیات کے باعث ہون۔ باقی بخیال طول اسیقدر معقول

اب جوہریان شیرین مقال و صرافان دیرینہ سال قدر دان جواہر بیش بہا و جوہر شناس و ریکتا گدی جواہر نگار و مسند طلا کار دوکان علوم و فنون پہ بصد شوکت و شان بیٹھے ہوے تھیلیان جواہرات ہیرا موتی مونگا برن ببیک (امتیاز قومی) کے کھولے ہوے رنگت آب تاب بے مبالغہ ولاجواب دیکھاتے ہین۔ یعنی۔ ازروے وید شریعت و دیگر کتب مستندہ سنسکرت سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ مخلوق دو قسم کی ہے قسم اول متحرک دوسری قسم دوم غیر متحرک۔ قسم اول متحرک مین تین قسم ہین اول جلچر (مخلوق آبی) دوم تھلچر (مخلوق خاکی) سوم نبھچر (مخلوق ہوائی) اس آبی و خاکی و ہوائی مین انسان و حیوان چارپایہ و پرند وغیرہ کل شامل ہین و قسم دوم غیر متحرک مین اشجار وغیرہ شامل ہین بنا برین شاہجہان خداوند کریم خالق کون مکان قادر و قیوم بموجب اعمال نیک و بد اپنے رعایا قدیم ارواح (انادی جیون) کے سزاو جزا دیتا رہتا ہے جسکے شہادت و دلالت کے لئے وجوہات اختلاف خلقت موجود ہے اور ہر شخص منصف مزاج کو باسانی ذرا غور کرنے سے بخوبی ظاہر و ماہر ہوسکتا ہے کیونکہ اپنے سے درجہ اعلے کے طرف خیال کرنے سے ایک سے ایک اہل حشمت و اہل دولت و اہل لیاقت و اپنے سے ادنے درجہ کے طرف خیال کرنے سے ایک سے ایک تباہ حالت و اہل صعوبت و اہل مصیبت پائے جاتے ہین اسی طرح پر حیوانات وغیرہ مین بھی خیال کر لینا چاہئے مگر چونکہ کل مخلوق مین انسان ہی بوجہ علمی و عقلی لیاقت کے زیادہ قدر اور وقعت رکھتا ہے لہذا اشرف المخلوقات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اب ا ئین ازروے اصول وید کتاب شریعت و نیز دیگر کتب معتبرہ سنسکرت موافق نتائج اعمال و افعال کے

چار اشرم (فرقہ) قرار دئے گئے ہین جو برہمن چہتری ویش وشودر کے نام سے زبان زد ہر خاص و عام ہین اور پیدایش کل مخلوق بموجب طریقہ مقررہ رب العالمین بلاتخصیص وترجیح کسی قسم کے یکسان ومساوی ہین البتہ بوجہ اختلاف آب وہوا ممالک واطراف کے رنگت جسمانی ودیگر امورات خاندانی مین اختلاف ہے وہو سکتا ہے مگر طریقہ پیدایش روحانی واجزاء آسایش جسمانی مین کسی قسم کا تفرقہ نہین ہو سکتا - اور نہ ہے

ब्राह्मणोस्य मुखमासीद्: वाहु राजन्य: क्रित:

ऊरू तदस्य: यद्वैश्य: पद्भ्यां शूद्रो अजायत:॥

अ० ३१ मं० ११

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتہہ - سرشٹی (دنیا) مین جو منش (انسان) مکہہ (دہن) کے مانند اوتم گن کرم سوبہاؤ والا ہو اوسکو برہمن کہنا چاہئے اب دیکہنا چاہئے کہ مکہہ (دہن) کے مانند اوتم گن کرم سوبہاؤ والا کیون کہا گیا تو وجہ یہ ہے کہ کل جسم مین ہر یک عضو علیحدہ علیحدہ معہ گن وکرم کے بنائے گئے ہین ایک عضو کو دوسرے عضو کے گن وکرم سے کچھہ واسطہ وسروکار نہین ہے جیسے آنکہہ کان کا کام نہین دیسکتی ونہ کان آنکہہ کا اسی طرح پر کل اجزاء جسمانی کو سمجہنا چاہئے اور یہ کل اجزاء جسمانی بہ تعداد انیس ۱۹ ہین جیسے پانچ گیان اندری (حواسات باطنی) وپانچ کرم اندری (حواسات ظاہری) وپانچ پران (پانچ ہوائین) ومن (دل) بودہی (عقل) اہنکار (غرور) چیت (خیال) ان سب کی پرورش وپرداخت کا وسیلہ والہ مکہہ اندری (دہن) بوجہ اہل غذا ہونیکے ہے کیونکہ بغیر غذا کے یہ کل محض بیکار ہین چونکہ مکہہ اندری (دہن) بلاتعصب اہل غذا ہو کر کل اجزاء جسمانی کو فائدہ وآسایش پہونچاتا ہے

بنابرین او تم گن و کرم وسو بہاؤ والا کہلایا گیا بلکہ گوشائین تلسی داس جی نے بھی فرمایا ہے

सुखी भ्रामुखसम चाहो ऐया न पान सब एक॥ पो
षे पाले सकल अंग तुलसी पमविवेक॥

(باہو) معنی بل پراکرم کے ہین۔ جو منش (انسان) بل پراکرم (طاقت جسمانی) زیادہ رکہتا ہو جس کی خواہش استر ششتر (اسلحہ) و نیز جنگ کی و نبرد آزمائی کے طرف زیادہ ہو اوسکو چہتری کہنا چاہیئے۔
(ارو) نام کٹی یعنی کمر کا ہے جس کے ذریعہ سے طاقت چلنے پہرنے و نشست برخاست کی ہوتی ہے یعنی جو منش (انسان) کمر کے طاقت سے دیش دیشانتر (ملک بملک) کاروبار تجارت کے لئے آمدرفت رکھتا ہو یا اسکی خواہش رکہتا ہو اوسکو ویش کہنا چاہیئے۔
(پد) نام پانے کا ہے جو کہ کل جسم مین زیر عضو ہے تو جو منش (انسان) بالکل اوگّدان مورکھ (جاہل مطلق) ہو اوسکو شودر کہنا چاہیئے اب بتائید اسکے منو مہاراج فرماتے ہین

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चेति शूद्रताम्॥ क्षत्रि
याज्जातमेवंतु विद्याद्वैश्यात्तथैवच॥ मनु॰

ارتھ۔ شودر خاندان مین پیدا ہوکر وہ وان مرتکب افعال برہمن و چہتری و ویش کا ہو اوس کو برہمن چہتری و ویش کہنا چاہیئے اوسی طرح پر برہمن چہتری و ویش خاندان مین پیدا ہوکر اوگّدوان مورکہہ (جاہل مطلق) مرتکب افعال شودر ہو تو اوسکو شودر کہنا چاہیئے۔ غرضکہ گن و کرم مرد خواہ عورت ہو جسکا جس برن (قوم) کے لائق ہو اوسکو اوسی برن (قوم) مین شمار کرنا چاہئے

چنانچہ گوسائین تلسی داس جی نے بھی لکھا ہے۔

कर्म प्रधान बिस्व कर राखा ॥ जो जस करै सो

तस फल चाखा ॥

اب دیکھنا چاہیے کہ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ کتاب الہامی وید مقدس ہے اوس مین وست شاسترون مین منو مہاراج وغیرہ کے و نیز ادنے سے ادنے درجہ کتاب بھاشا تلسی کرت رامائن مین بالکل دار مدار شناخت و لحاظ قومیت اوپر افعال و اعمال کے کہا گیا ہے۔ ایسے راست معنی و مطلب کو ترک کرکے برخلاف یہ معنی و مطلب قائم کیا گیا ہے کہ برہما جی مہاراج کے مکہہ (دہن) سے برہمن و باہو (بازو) سے چہتری و کٹے (کمر) سے ویش و پدر (پاے) سے شودر پیدا ہوے ہین۔ اور دیگر اجزاے جسم کو نہ معلوم کیون حضرات نے ترک فرما دیا۔ انسان بوجہ صفات ظاہری و باطنی و اہل علمی کے فخر و اعزاز کا باعث ہوتا ہے نہ کہ بوجہ ذات اور دیگر اقوام کے نسبت کچھ بھی تحریر نہین کیا گیا بلکہ جانوران کے نسبت پوران مین تحریر ہے کہ برہما جی مہاراج کے دس کنیان تہین اون سے پیدایش انسان جانوران وغیرہ عمل مین آئی بہت سے لغو ولاطائل حکایات تحریر کی گئی ہین جو محض حماقت و جہالت پر دلالت کرتے ہین بنظر طول باقی فضول تصور کیا گیا۔ چونکہ پرمیشور پر ماتما (اکال) (لاوجود) ہے ورنہ اونہین بہمہ صفت موصوف کے اجزاے جسم سے پیدایش تحریر فرماتے۔ غور کا مقام ہے کہ پرمیشور سرب شکتمان (رب العالمین) نے کل اجزاے جسم یعنی چشم گوش بینی وغیرہ کے کام جدا جدا بغیر ایک دوسرے کے مدد کے تیار کیا ہے اور یہ ہرگز ممکن نہین ہے کہ ایک کا کام دوسرے سے لیا جاوے یعنی چشم گوش و گوش چشم کا کام ہرگز نہین دے سکتے

اوسی طرح پر پیدایش مخلوق کے لئے علیحدہ ایک خاص شئے ہر فرقہ انس جان
مین مقرر فرمایا گیا ہے کہ موافق اوس کے پیدایش مخلوق کی ہوتی ہے اور
اوسکا تبدیل تغیر کرنے والا آج تک نہ کوئی ہوا و نہ ہو گا یہ خاص کام اوسی معبود
پرورندہ آفاق کا ہے۔ ایک آنکھہ کے خراب ہو جانے سے آج تک کوئی آنکھہ
بنانے والا نہین ہوا نہ کہ کل جسم یک دوسرے طریقہ و دوسرے راستہ
سے پیدا کئے گئے یہ بالکل لغو و مصنوعی و جہالت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے
زمانہ سلف مین بہ پابندی قواعد و ضوابط وید مقدس کیسے کیسے ودوان
(ذیعلم) مخزن مصدر علوم و فنون کے ہو گئے ہین جن کی ہر ایک اہل ولایت
حاسد چاہد و جن کی تعریف و توصیف احاطہ تحریر تقریر سے باہر بلکہ اون کی
نامی گرامی کتب معتبرہ سے ظاہر جیسے علاوہ وید مقدس براہمن بہاگ وست
چھند نیرو کت و نگہنٹو و چھہ شاستر یعنی (تیاسے)۔ سانکھہ ممانسا۔ لشیسکہ۔ یوگ
درشن۔ ویدانت۔ دیاکرن ۔ دستلس اپنشد۔ وویدک شاستر یعنی
جرک سوسرت وغیرہ و دہرم شاستر منو مہاراج و ویاس شاریرک وراج نیتی
شکرا چاریہ وراج نیتی برہسپتی و دیگر ہزارہا کتب سنسکرت وغیرہ موجود ہین جس سے
علاوہ لیاقت علمی ہر اقسام کے آتم گیان و برہم گیان (روح شناس و خدا
شناس) ہونے کا پورا پورا اثبات ہوتا ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ کل علوم
و فنون تہذیب و اخلاق ایسے اریاورت ولیش سے اول مصر ازان بعد یونان
و بعدہ رومی اور اون سے تمام یوروپ ولیش مین پہیلے ہین۔ گویا مصدر و
مخزن کل علوم و فنون کا اریاورت دیش ہے جو کہ اب نہایت ہی حالت مصیبت
مین گرفتار ہے پرمیشور سرب شکتمان اپنے کرپا و دیا لتا سے اپنے حالت اصلی
پر پہونچا وے۔ زیادہ تر قابل افسوس یہ ہوتا ہے کہ اکثر اصحاب بقول شخصے

کوٹ پتلون بوٹ پہنے ہیٹ ایک سر پر پہرے واک کرتے ایڈنگ مین پارک جاتا ہی ہم بے ساختہ زبان ناشایستہ عنوان سے فرما دیتے ہین کہ اس ملک والے جہاز وغیرہ تو درکنار سواے تیر تلوار اور کسی ہتھیار کا نام بھی نہین جانتے تھے۔ افسوس صد افسوس۔ براہ مہربانی تواریخ سنسکرت موجودہ کو مطالعہ فرماوین تو چشمہ کی ضرورت نہ ہو کر روشن ضمیر ہو جاوین ورنہ بقول شخصے۔ جا کو من بہاوے سو کا وے۔ اے اصحاب دانشمند و انصاف پسند ذرا ادہر بھی دل شگفتہ و شاد کو متوجہ فرمایئے مشت نمونہ یہ از خروارے کا معاملہ ہے۔ مختصر طور پر کچھ کیفیت اصحاب عالمان و اصحاب گذشتگان نامی گرامی کے نسبت معارض بیان مین لایا جاتا ہے۔ اصحاب اہل خاندان سری مہاراجہ رگھو وغیرہ جن کے مقابلہ مین کوئی تاب جنگ جوئی و نبرد آزمائی نہین لا سکتا تہا جس خاندان فیض بنیان مین اظہر من الشمس سری مہاراجہ رام چندر جی تھے اور جن کی حکایات بل پراکرم و انتظامات امور سلطنت بالمیک رامائن وغیرہ مین قابل ملاحظہ ہین بعد فتحیابی جنگ راون کی پوشپک بان جس کو اسوقت (بیلون) کہتے ہین جو کہ حسب ہدایت کوبیر جی نے بہیجدیا تہا سوار ہو کر معہ ہمراہیان و سری جانکی جی مہارانی کے اپنے راج وہانی اجودھیا جی کو تشریف لائے تھے جہان چھوٹے سوتیلے بھائی سری بھرتہ جی مہاراج بوجہ مفارقت سری رام چندر جی مہاراج بڑے بھائی کے سلطنت کو خاک سمجھکر بیقراری کے ساتھ ایام گذاری فرماتے تھے اونہین ہمہ صفت موصوف کے لشکر مین علاوہ دیگر سرداران نامی گرامی کے دو شخص موسوم نیل و نل تھے جو سلپ ودّیا (علم انجنیری) مین صاحب کمال تھے جنہون نے سنگ ہاے کو بذریعہ مصالحجات عمدہ کے پانی پر جما کر

ایک مضبوط پل معروف سیت بندھ رامیشور تیار کیا تھا جو اب تک کسیقدر موجود
ہے و سری کرشن جی مہاراج وارجن مہاراج وغیرہ جو کہ راج نشانگیان باہوری سلطنت
دیان و ودیا (امور اسلحہ) مین وحدہ لاشریک کا دم بھرتے تھے و حکایات سری
بکرماجیت مہاراج بیرون از حد بیان جسکا سمت اب تک چلتا ہے و ایام
سلطنت سری مہاراج بھوج ایک بڑھئی نے ایک گھوڑا لکڑی کا تیار کرکے
نذر کیا تھا جو ایک گھڑی مین ستائیس کوس زمین و آکاش مین چلتا تھا و بہت
سے مندر و مکانات جنگلون اور پہاڑون مین اب تک موجود ہین جسکا بنانا
قدرت انسانی سے بالکل بعید معلوم ہوتے ہین جیساکہ ایک مندر معروف
مندر لیسری بھوانی متعلقہ موضع رام گڈھ پرگنہ چین پور ضلع آرہ سلسلہ پہاڑ بندھیاچل
مین واقع ہے جہان ماہ چیت رام نومی مین مجمع میلہ کثیر مردمان کا قابل دید ہوتا
ہے و ایک گھڑی مقام راج ریاست مہاراجہ جے پور مین بگڑی ہوئی پڑی
ہے جسکے پرزہ سنگ مرمر کی کثیر آہنی زنجیرون پر منسلک ہین جسکے
واسطے سری مہاراجہ بہادر نے بڑے نامی گھڑی ساز ممالک غیر سے ہزارہا
روپیہ صرف کرکے بلالیے مگر کچھ کام نہ آئے مجبور واپس تشریف لے گئے
مقام بنارس گوپال مندر مین ایک عکس بار چکر بنا ہوا ہے جس سے
آفتاب وغیرہ کل سیارہ آسمانی کے حالات بخوبی معلوم ہوسکتے ہین - توپ
بندوق وغیرہ زبان غیر ہین سنسکرت بھاشا مین توپ کا نام (شتگھنی) و بندوق
کا نام (بھوسنڈی) و تلوار کو (کردار) کہتے ہین و بہت سے بان (گولی)
جیسے (اگن یاستر) جسکے چھوٹنے سے آگ کی بارش ہونے لگے (ورنا ستر)
جسکے وجہ سے بارش آب ہونے لگے (نیدرا ستر) جس کی وجہ سے
حالت بیہوشی طاری ہووے و نیز دیگر بہت سے (بان) ہتھیار کتب مستندہ

سنسکرت مین پائے جاتے ہین جسکا تحریر کرنا اصحاب کو حالت عجائبات
و کارخانہ طلسمات مین ڈالنا ہے (اگن یان نوکا) جسکو اسوقت مین اگن بوٹ
جہاز کہتے ہین جسکا محصول لینا قانون دہرم شاستر مین مندرج ہو یہہ بہی
آریاورت سے ملک غیر مین آمدرفت و مال تجارت وغیرہ کے لیجانے کا
باعث تہا۔ زمانہ سلف مین برہمن چہتری و ویش (بنست) بلحاظ قومی
اپنا اپنا کام کرتے تہے (پیچ ٹہل) کام خدمتگذاری جیسے کہانا پکانا و شہلانا
وغیرہ کرانا متعلق شودر برن کے تہا و تینون برن ایک ساتہہ بڑے
محبت و پیار سے شریک طعام رہتے تہے وکسی کو کسی سے کچھہ نفرت
و عداوت کچھہ بہی نہین تہی اوسوقت چکرورتی راج کل سرزمین پر آریاورت
ویش ہی کا تہا و دیگر تمام ممالک مین مانڈلیک راج یعنی چہوٹے چہوٹے راج باجگذار
ایسی ملک کے خراج گذار رہتے تہے جسکو سری بیاس جی مہاراج نے بہارت شانت
شوکش پرب مین مفصل معہ صورت وغیرہ کے تحریر فرمایا ہے۔ اشلوک

मेरो र्हरे र्देवर्षेर्हे मनेन तत. ःपैपोव समागम्य भा-

रतं वर्लमासदतः ॥१॥ सद्दृष्टवा विविधानॅद् ृानन्वी

नह्वााणि वेवितान ॥ २॥

سری بیاس جی مہاراج معہ اپنے فرزند دلبند شوکاچاریہ وغیرہ دیگر شاگردان
کے پاتال لوک جسکو اسوقت (امریکہ) کہتے ہین قیام پذیر رہتے تہے بجواب سوال
اپنے فرزند کے تشفی و اطمینان کے لئے یہ فرمایا کہ تو اس سوال کو متہلاپور
جاکر مہاراجہ جنک جی سے کرنا تو وہ جواب باصواب تمکو دینگے۔ چونکہ وش
سوال کا جواب ایک مرتبہ سری بیاس جی مہاراج دیچکے تہے لہذا دوبارہ
جواب دینا مناسب نہ سمجہا۔ لہذا شوکاچاریہ حسب ہدایت اپنے والد ماجد

سے کے متھلاپور کے طرف پہلے ہمالیہ سے ایشان واوتر وایب کون مین
جو دیش آباد ہین۔ اوس کو ہری برش دیش جسکو اسوقت یورپ دیش کہتے ہین
(بہوری نیترو سفید جسم والے آدمی مثل بندران) دہون و گندہار جسکو اسوقت بہو
و قندہار کہتے ہین دیکھتے ہوے ملک چین مین آئے وہان ہمالیہ سے اوتر
کرکے متھلاپور کو تشریف لائے۔ وسری کرشن جی مہاراج وسری ارجن
مہاراج (اسوتورتھی) اگن یان نوکا پر سوار ہوکر پاتال لوک معروف امریکہ جاکر
اوڈیالک رشی کو مہاراجہ جدہشٹر جی کے راج سویہ جگ مین لائے تہے۔ مہاراجہ
دہرتیراشٹر کی شادی گندہار جسکو قندہار کہتے ہین وہان کے راجہ کے دختر
(مدری) سے ہوئی تھی اور پانڈو کے مہاراجہ ایران کے دختر سے شادی ہوئی
تھی۔ وارجن مہاراج کی شادی (الوپی) راج کنیان مہاراجہ امریکہ سے ہوئی تھی
۔ وراج سویہ جگ کے نوید کے لئے ارجن مہاراج وبہیم وسہدیو وغیرہ چار و طرف
ہر ممالک مین گئے تہے وحسب اجازت جنگ مہابھارت مین مہاراجہ بہگدت
سلطان چین و مہاراجہ ببر وباہن سلطان امریکہ و مہاراجہ بڈالاکش مہاراجہ
یورپ دیش و مہاراجہ شل سلطان ایران وغیرہ تشریف لائے تہے وجب
مہاراجہ رہوکن کا چکرورتی راج تہا اوسوقت راون بھی اون کے ماتحت تہا
جسکو سری مہاراجہ رام چندر جی نے بوجہ بدکرداری قتل کر کے اوسکے بہائی بہبیکہن
کو گدی نشین کیا تہا۔ ابتدائے سرشٹ (پیدائیش دنیا) سے جنگ مہابھارت
تک اسی آریاورت دیش ہی کا چکرورتی راج تہا و تمام علوم وفنون و ہر اقسام
کے کاریگریون نیسے آریاورت دیش پورت (پورا) ہوا تہا۔ یہ بھی ہر طرح کتب
موجودہ سے ثابت ہے کہ مخزن علوم وفنون کا آریاورت دیش تہا اور
اسی دیش سے بہت سے علوم وفنون مصر والے حاصل کئے اون سے

یونان والے و یونانیون سے رومی والون سے رفتہ رفتہ تمام یورپ ویش مین پہیلی ہین۔ شان خداوند کریم کارساز مطلق کا ہے کہ وہ بھی ایک وقت تہا کہ افتاب اقبال و علوم و فنون کا اسی اریاوت ویش مین روشن تہا اور اوسی کے شعاع سے ہر ایک ملک منور ہوتے تہے اب وہی ریاوت ویش ہے کہ از حد حالت مصیبت و حالت جہالت مین گرفتار ہے سچ ہے ہر کمال را زوال۔ اب بتائید اسکے مختصراً مضامین مندرجہ تواریخ مرقومہ اہل مورخ ملک غیر کے بطور شہادت پیش کرتا ہون۔

مولوی الطاف حسین صاحب فرماتے ہین کہ علم طب قدیم کتاب چیرک و سسشرت ہے جسکا ترجمہ زبان عربی مین کیا گیا ہے اوسی وقت سے علم طب کے طرف زیادہ توجہ عرب والون کی ہوئی بلکہ اون کا اقرار یہ ہے کہ ہملوگون نے علم طب کے بابت و فن عمارت و پارچہ ہاے ریشم و سنہرے و روپہلے زربفت وغیرہ بہت کچہ فائدہ ملک ہندوستان سے اوٹھایا۔ رسالہ مخزن العلوم نمبر ا جلد ۲۔

تواریخ ہندوستان مولفہ انیریبل الفسٹن صاحب بہادر گورنر مقام بمبئی فرماتے ہین کہ علم کیمیا و فن جراحی مین باشندگان ملک ہندوستان اول درجہ کی لیاقت رکہتے ہین۔

ڈاکٹر مسٹر ہل صاحب بہادر سرجن جنرل و کمشنر حفظان صحت مدارس اپنے لکچر مین فرماتے ہین کہ ملک ہندوستان کے حکما علم طبابت و تشخیص امراض مین بدرجہ غایت لیاقت اوسوقت مین رکہتے تہے کہ جس زمانہ مین اہل انگلستان سخت وحشی تہے و کسی قسم کا ہنر و علم نہین رکہتے تہے

مسٹر ولیم ولسن صاحب و پیرسن صاحب فرماتے ہین کہ ہندوستان مین

علم راگ یعنی علم موسیقی نہایت عمدہ طور پر مستعمل ہے۔
کمرنل الکاٹ صاحب مقام الہ آباد اپنے لکچر مین فرمائی تھی کہ اب تک
دو علوم بجز ملک ہندوستان کے اور کسی ملک مین مستعمل نہین ہے گو کہ بہت
سے علوم اس ملک سے دوسرے ملک مین ترقی پذیر ہوئے مگر راگ و ودیا
وجوگ ابہیاس یہ دونون علوم اگر ہین تو ملک ہندوستان مین ہین۔
نیائے شاستر جسکا ترجمہ عربی مین فلاطون نے کیا تھا جو کہ اب مشہور
معروف منطق ہے اوسکے مولف گوتم آچاریہ تھے جسکو کسی شاعر نے لکھا ہی
آن فلاطون کہ جملہ یا دش بود — گوتم حکیم ہند اوستادش بود
حکیم سقراط جیو آتما کا گیان (علم روح شناسی) اسی آریاورت دیش سے
حاصل کرکے ملک یونان مین رواج دیا تھا۔ تاریخ ویدک مصنفہ مسٹر واٹر صاحب
صفحہ ۵۳ و ۴۹ قابل ملاحظہ ہے۔
آریہ لوگ علم عمارت (انجنیری) و جہاز و سوزن کاری و پارچہ وغیرہ کے
کام مین کامل لیاقت و مہارت رکھتے تھے سائنس آف دی لینگویج صفحہ ۲۲۳
ملاحظہ طلب ہے۔
کتب سنسکرت۔ الٰہیات۔ نجوم۔ ہندسہ۔ جغرافیہ۔ صرف
نحو۔ منطق وغیرہ موجود ہین۔ دیکھو بہو گول ہستا ملک صفحہ ۴۴۔
محمود شاہ بھی بعد فتح ہندوستان و معاینہ شان و شوکت عمارات کے
اپنے دار الخلافت مین سنگ مرمر وغیرہ کی مسجد بنانے کا حکم دیا۔ تاریخ ...
صفحہ ۱۴ ۱۸۵۲ء کلکتہ
میکس مولر صاحب فرماتے ہین کہ فیروز شاہ کے وقت مین ایک کتاب تھی
جس مین مویشی وغیرہ کے امراض و علاج کا تذکرہ تھا موصوف الیہ نے عربی ترجمہ

ترجمہ کرایا تھا۔ دیکھو سائنس آف دی لینگویج صفحہ ۱۶۸۔
نوشیروان[۱۲] بادشاہ ایک کتاب سنسکرت موجودہ معروف پنچتنتر کا عربی مین ترجمہ کراکر عادل نام رکھایا تھا اوس کا نام کلیلہ دمنہ ہے جسکا شیخ ابوالفضل نے ترجمہ کر کے عیار دانش نام رکھا۔ دیباچہ انوار سہیلی لائق ملاحظہ ہے۔
مسٹر ولیم[۱۳] جونس جج سپریم کورٹ فرماتے ہین کہ یہ منو سمرتی کسیوقت مین ملک یونان و مصر مین رائج تھی و اوسپر عمل درآمد ہوتا تھا۔ مانو دھرم سار مولفہ راجہ شیو[۱۴] پرشاد ستارہ ہند الہ آباد ۱۸۷۰ صفحہ ۱۱ ملاحظہ فرمائے۔
سری منو مہاراج۔ مصری و ایرانی و یونانی و رومی کے قانون کی سبب ہوئے منو مہاراج کے قوانین کا اثر ملک یورپ کے قوانین سیاست مین پایا جاتا ہے۔ دیکھو رسالہ انگریزی بائیبل ان انڈیا
علم[۱۵] نجوم یعنی جوتش سورج سیدہانت مولفہ سری لیشنٹ جی مہاراج مستخرجہ وید اب تک موجود ہے و علم ہندسہ کے نسبت پل سی فادی صاحب ملک عربستان کے ایک مشہور سیاح ڈاکٹر تھے فرماتے ہین کہ بجز اصحاب آریا اور پہلے اس علم کو کوئی نہین جانتا تھا۔ دیکھو رسالہ مفید الحیات صفحہ ۱۔
میکس[۱۶] مولر صاحب کی تقریر ہے کہ خلیفۃ المنصور عباس کے دربار مین ایک ہندوستانی نجومی نقشہ حرکات سیارون کا معہ اون کے حرکات کے لایا تھا خلیفہ موصوف سے محمد بن ابراہیم اہل رازی نے اوسکا ترجمہ کرا کر سند ہند نام رکھا۔ سائنس آف دی لینگویج صفحہ ۱۶۵ و جامع القصیص الہند مطبوعہ فرانس ۱۸۲۸ع قابل درس ہے۔
ڈاکٹر[۱۷] تھیبو صاحب پرنسپل سنسکرت کالج بنارس جو کہ بڑے عالم ہین

بعد تحقیقات بسیار ثابت فرماتے ہین کہ آریاورت کے ویدک زمانہ مین بڑے بڑے عالم اقلیدس کے تھے

(۱۸) آریاورت کے لوگ حضرت عیسے سے ۳۰۰ سال پیشتر علم ہیئت مین بہت کچھہ ترقی کر چکے تھے برہمنون کے علم ہیئت کی شہرت مغربی حصہ مین پہیلی و قریب سنہ ۸۰۰ع مین اوسکی کتابین عربی مین ترجمہ کی گئین و آویسطرح پر یورپ دیش مین پہونچین ۔ دیکھو تاریخ ہندوستان مولفہ ڈبلیو ہنٹر صاحب صفحہ ۸۵

(۱۹) میکس مولر صاحب فرماتے ہین کہ تمام ملکون کے گیرامر سے آریاورت کا ویاکرن (گیرامر) نہایت ہی عمدہ ہے ۔ سائنس آف ڈی لینگویج صفحہ ۱۲۶

یہ بخوبی ثابت ہوا ہے کہ فارسی یونانی لیٹن جرمنی سنسکرت سے نکلین ہین ۔ دیکھو کتاب سائنس آف ڈی سٹیڈی آف انگلش صفحہ [illegible]

(۲۰) گولڈ سٹکر صاحب متوطن ملک فرانس اپنے کتاب بائیبل ان انڈیا مین تحریر فرماتے ہین کہ مخزن علوم و فنون و کل بہلائیون کا آریاورت دیش ہی و کل ودّیا ایسی آریاورت دیش ہی سے پہیلے ہین ۔ بعد ازان پرمیشور پرماتما سے منت و سماجت کرتے ہین کہ ہے پرمیشور جیسی ترقیات علوم و فنون وغیرہ کی زمانہ سابق آریاورت دیش مین تھی ویسی ہی ہمارے ملک مین ہووے

(۲۱) دارا شکوہ بادشاہ نے اپنشد ہون کی ترجمہ مین تحریر فرمایا ہے کہ ہمنے عربی و فارسی وغیرہ علوم کامل طور پر حاصل کیا مگر شکوکات رفع نہ ہوئی لیکن جب علم سنسکرت حاصل کیا اوسوقت کل شکوکات رفع ہو کر نہایت ہی شادمانی حاصل ہوئی ۔ اور اپنے کو آریا کہتا تہا اور یہ کہتا تہا کہ مین آریون کے اولاد سے ہون کیونکہ اوسکے پرداد اکا نام اریار بمینا تہا (سائنس آف ڈی

لینگویج صفحہ ۲۸۰ -

۲۳ - سب مورخون کا اسبات پر اتفاق ہے کہ تمام علوم پہلے ہند سے اہل یونان و مصر اور رومن سے اہل یورپ نے حاصل کئے تاریخ نادر العصر صفحہ ۲۷۶ -

قسم دوم در بیان سبب زوال وادبار آریاورت دیش معروف بہ تعصبانہ ملک ہندوستان -

اب شہسوار خامہ بے زبان کو میدان صفحہ قرطاس احوال پر ملال دیش آریاورت مین بنابر رہنمائے اسیران دام حسرت و صعوبت و گرفتاران مجلس محنت و مصیبت کے یون سبک رفتار کرتے ہین و عاقلان و عالمان مضامین تعاقب گمراہان و نافہمان مین یون اظہار کرتے ہین کہ یہ آریاورت دیش ہر طرح سے بوجہ علوم و فنون کے مثل آفتاب لاجواب درخشان و قابل تحسین و آفرین کے تہا و دیگر تمام مملکت اسی سرشتہ آریاورت دیش کے شعاع علوم و فنون سے ہر ایک امور مین منور و فیضیاب ہوتے رہے و محکوم فرمانبردار رہے جیسے -

अथ किमेतैर्वा परेऽन्ये महाधनुर्धराश्चक्रवर्त्तिनः
केचित् सुद्युम्न भूरिद्युम्नेन्द्र द्युम्न कुवलयाश्वयौवना
श्ववध्र्यश्वाश्वपति शशबिन्दु हरिश्चन्द्रोऽम्ब
रीषोननक्तु सर्याति ययात्य नरण्योक्ष सेनादयः अथ
मरुत्तभरत प्रभृतयो राजानः॥ मैत्र्युप नि०

میتری اپ نشد (ا ر تھہ سوردیومن - بھوری دیومن اندر دیومن
کوبلیاسوہ - یوبناسوہ - اسوہ پتے - ششے بندو - ہریشچندر - امبرش

سریاتے - ایاتے - اکہہ سین - مروت - بہرت - وغیرہ تمام دنیا
مین مشہور چکرورتی مہاراجون کے نام مندرج ہین اوسی طرح پر سوایمبھو وغیرہ
چکرورتی مہاراجون کے نام کتب مستندہ و معتبرہ منوسمرتی جو آغاز دنیا کے
چندہی روز بعد سری مہاراجہ منوجی نے بنایا تھا جسکو اب لاکھون برس گذر گئے و
نیز مہابھارتھ وغیرہ مین مندرج ہین - الغرض آغاز دنیا سے مہابھارت
جنگ جسکو قریب پانچہزار برس کے گذرے ہونگے چکرورتی مہاراجہ ایسے
آریا خاندان مین گذرے ہین جو اب اون کی اولاد کی بد قسمتی و نحوست
ایام کے وجہ سے سلطنت غارت ہوکر فرمانروا ے ملک غیر کے پا انداز
ہو رہے ہین - واضح ہو کہ چند سال پہلے ہی سے باہم تخم عداوت و نفسانیت
وغیرہ برائیون کی نشو نما ہونے لگی تھی جو بعدہٗ عظیم الشان درخت ہو کر جنگ
مہابھارت کا باعث ہوا جن مین بڑے بڑے راجہ مہاراجہ چھتری ورشی
و منی و ودوان (ذیعلما) ملک الموت کے غذا ہوئے اور یہ قاعدہ عام ہے کہ
جب باہم دو شخصون کے تکرار ہوتی ہے اوسیوقت ضرورت تیسرے پنچ کی
ہوتی ہے اور جب بھائی بھائی کا جانی دشمن تو طرفین کے نیست و نابود ہونے
مین کیا سخن - اصلیت مین اس آریاورت دیش کو جنگ مہابھارت سے
از حد بلکہ سخت گزند پہونچا یا جس سے یہ کہنا واجب آیا الاماں - الاماں الاماں
- کیونکہ اس جنگ سراپا ناموس و ننگ مین بڑے نامی گرامی چھتری و ودوان
(ذیعلما) رشی منی جان بحق تسلیم ہوگئے کوئی بھی ست اپدیشک - (ہادی) وید
و ودیا باقی نرہ گئے وبا وخود ہا بوجہ نفسانیت از حد دشمنی و نفاق اور حسد کینہ
کا شہرہ آفاق ہوا اور جو زبردست اہل حشمت جاہ و جلال ہوا وہ کچھ حصہ ملک کا
قابض دخیل ہو کر مہاراجہ اہل کمال ہوگیا اسی طرح پر تمام آریاورت دیش مین

ٹکرے ٹکرے ملک پائمال ہو کر بار خود باہا جنگ و جدال کے اشکال ہو گئے
جب اپنے ہی ملک کی یہ حالت ہو گئی تو انتظام و اہتمام ممالک غیر کے
خود بخود جاتی رہی۔ اور خاندان برہمنان جاہل او دوان ہونے لگے تو
چہتری و ویش و شودر کے جاہل ہونے مین کیا تامل۔ اور وید وغیرہ ست
شاستروں کا اصول و تحصیل قطعی مسدود ہونے لگا اور اصحاب برہمنان خود غرض
طبعان صفات بابرکات سے مونہ موڑ بیراے نام کسی قدر سنسکرت جو تش
یا ہمی چہتری وغیرہ کو تحصیل علوم سے ممانعت و خود موقع و مصلحت وقت پا کر
اُپدیش کرنے لگے کہ اصحاب برہمن ہی تمہارے پوجا (پرستش) کے قابل
اور انھین موصوف تا صفت کے خدمت سے عظمت حاصل ورنہ جہنم واصل
ہو گے۔ جو عالم و فاضل وید وغیرہ ودیا و خدا شناس رشی مہرشی منی وغیرہ
کے نام برہمن ست شاستروں مین مندرج ہین اوس کو اپنے ایسے جاہل
مشغول لذات جسمانی پر قائم کر لئے اور دیگر اقوام کو اپنے حکم کی تعمیل کی تاکید کرنے
لگے نتیجہ یہ ہوا کہ اصحاب ہر اقوام ناخواندہ تاریکی جہالت مین مجبور و ناچار و کل
امور دینی و دنیاوی مین حکم حضرات خود غرض کے انتظار۔ پہر کیا تہا جیسا
چاہا پابند حکم کر لیا اور اوسوقت بجز سنسکرت کے دوسرے علم کا خواب و خیال
و بغیر علم کے عقل کا ہونا بالکل امر محال لہذا حضرت دشمن عیش آریاورت
دیش نے اپنا پورا پورا تحکم و تسلط کر کے اس عیش و نشاط کے ساتھ گذر
کرنے لگے کہ راجہ مہاراجہ کی اون کے مقابلہ مین کیا حقیقت بلکہ وہی حاکم
و اہل سلطنت محکوم۔ اور جو برن بیوستہا۔ (امتیاز قومی) صفات بابرکات پہ تہی
اوسکو پیدائش و ذات پر قائم کر لیا اور علے سے اونے تک خانہ بخانہ اپنے
سبز قدم کی پوجا (پرستش) کرانے لگے اور یہ خیال نکیا کہ گوتم و بہاردواج

وبالمیک وغیرہ رشی منی بوجہ صفات وکمالات کے عالی منزلت ہوئے تھے
یا تمہارے ایسے بوجہ جہالت کے۔ اب دیکھئے سری منو مہاراج فرماتے ہین

स्वाध्यायनजपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः महायज्ञै
श्च यज्ञैश्च ब्राह्मोयं क्रियते तनुः ॥ मनु०

ارتھ۔ پڑہنے پڑہانے۔ بیچار کرنے کرانے۔ انیک طرح کے ہون کے
انوسٹہان۔ تمام ویدون کو شبد ارتھ سنبندھ اوچارن پڑہنے پڑہانے
اور ودہی پوربک دہرم سے سنتان اوتپتی کرنے اور برہمہ یگیہ۔ دیو یگیہ
۔ پتر یگیہ۔ بالیشوہ یگیہ۔ اور اتتہی یگیہ وغیرہ۔ اور ودوانون کا ساتہہ
۔ ستسکار۔ ستہباشن۔ پراوپکار وغیرہ ست کرم اور تمام سلپ ودیا۔
وغیرہ پڑہ کر دوشٹ آچار چہوڑ کر سرشٹ آچار کے کرنے سے یہ شریر برہمن
کا کیا جاتا ہے۔ پہر بہگوت گیتا کا قول ہے۔

अध्यायन मध्ययनं यजनंयाजनं तथा ॥ दानं प्रतिग्रह
श्चैव ब्राह्मणानाम कल्पयत ॥ भ०ग०

ارتھ۔ برہمن کے پڑہنا۔ پڑہانا۔ یگیہ کرنا۔ کرانا۔ دان
دینا اور لینا۔ یہ چہہ کرم ہین۔ پہر گیتا مین لکہا ہے

शमोदमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जव मेवच ॥ ज्ञानंवि
ज्ञान मास्तिक्यं ब्रह्म कर्म स्वभावजम ॥ भ०ग०

ارتھ۔ (من) دل مین برے کامون کی خواہش نکرنے اور اسکو
ادہرم مین کبہی رجوع نہ ہونے دینا۔ گوش اور چشم وغیرہ اجزا جسمانی کو ادہرم
آچرن سے روک کر دہرم مین چلانا۔ ہمیشہ برہمچاری جیتاندری ہو کر دہرم
انوسٹہان کرنا۔ ان سب صفات بابرکات سے برہمن کہا جاتا ہے۔

धर्मचर्य्यया जघन्यो वर्णः पूर्वंपूर्वं वर्णमापद्यतेजा

तिपरिवृत्तौ ॥१॥ अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णोजघन्यंज

घन्यं वर्णमापद्यते जाति परिवृत्तौ ॥२॥

یہ آپستمب کے سوتر ہین - ارتھ - نکریسٹ برن اپنے سے اوتم
اوتم برن کو دہرم آچرن سے پراپت ہوتے ہین اور اوسکو اوسی برن مین
شمار کرنا چاہیے جو جس برن کے لائق ہووے - اوسی طرح اوتم برن والے
منش اپنے سے نیچے نیچے والے برن کو ادہرم سے پراپت ہوتے ہین
اور اوسی برن مین شمار کیا جاوے جو جسکے لائق ہو - اس سے یہ تصور کیا گیا
ہے کہ اس طرح ہونے سے سب برن والے اپنے اپنے گن کرم او ر
سوبہاؤ یوکت ہو کر ہمیشہ اپنے خاندان کے گن کرم اور سوبہاؤ کو قائم رکھینگے
اور اگر قائم نہ رکھینگی تو فخر قومی جاتی رہیگی -

اب راجہ کا دہرم دیکھنا چاہیئے - وہ یہ ہے -

त्रीणि राजाना विदथे पुरूणि परि विश्वानि भूषथः स

दांसि ॥ ऋ० मं० ३ सू० ३८ मं० ६

یہ رگوید کا منتر ہے - ارتھ - پرمیشور کا اوپدیش ہے کہ راجہ اور پرجا
دونون باتفاق رائے سکھہ پراپتی اور وگیان وردہی راجہ اور پرجا کے سنبندہ
روپ بیوہار مین تین (سبہا) مجلس یعنی ودیا ریہ سبہا - دہرم آریہ سبہا -
راج آریہ سبہا - قائم کرکے ہر اقسام کے تمام پرجا (منشیادی پرانیون) -
انسانون کو (ودیا) علوم - (سوتنترتا) خود مختاری - دہرم - (سوشکہیا) عمدہ
نصیحت ہدایت اور دولت وغیرہ سے شاداں اور فرحاں
رکھین -

ब्राह्मं प्राप्तेन संस्कारं क्षत्रियेण यथाविधि ॥
सर्वस्यास्य यथान्यायं कर्त्तव्यं परि रक्षणम्। मनु०

یہ منو مہاراج فرماتے ہین جیسا پرم وِدوان برہمن ہوتا ہے ویسا ہی وِدوان سوشکہیت ہوکر راجہ کو یوگ ہے کہ سب راج کے رکہا۔ نیائی سے جہتاوت کرین یعنی بلا تعصب منصفانہ ٹھیک ٹھیک سلطنت کی حفاظت کرین

तं सभाच्च समितिश्च सेनाच्च ॥ अथर्व० का० १५ अनु० २ वां० ९ मं० २

सभ्य सभां मे पाहि येच्च सभ्याः सभासदः ॥ अ० का० १९ अनु० ७ वा० ५५ मं० ६

یہ اتہرب وید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ اوس راج دہرم کے تینون سبہا (سنگرام وغیرہ) لڑائی وغیرہ کے بیوستہا اور معہ لشکریان کے باانتظام و بحفاظت تمام (پرجا) رعایا کی پرورش کرے۔ سبہاسد اور راجہ کو چاہیئے کہ راجہ ہر ایک سبہاسدون کو ہدایت کرے کہ ہے سبہا کے یوگیہ سبہاسد تو میرے سبہا کی دہرم یوکت بیوستہا کا پالن کر اور جو سبہا کے یوگیہ سبہاسد ہین وہ بہی سبہا کے بیوستہا کا پالن کیا کرین۔ یہ مختصر طور پر راجہ کا دہرم لکہا گیا۔ ایسا ہی بجنسہ انتظام پارلیمنٹ گورنمنٹ انگلشیہ کا ہے ایسے انتظام کے وجہ سے باہم خاندان فرمانروائے وقت مین کبہی کسی قسم کا نزاع باقی نہین رہتا اور روز بروز ترقی سلطنت کا باعث ہوتا ہے۔

اب واضح ہو کہ جب تک راجہ مہاراجہ۔ رشی منی۔ آریہ لوگ برہمچریہ آشرم سے وِدّیا حاصل کرکے (سویمبر) برضامندی باہم فریقین شادی کرتے

تھے تب تک اس آریاورت دیش کے ہر اقسام کی ترقی ہوتی تھی۔ مگر
جلسے یہ برہم چریہ آشرم سے تحصیل علوم کا نہ ہونا اور عمر طفولیت مین باختیار
والدین شادی کا ہونا اختیار کیا گیا و نیز دیگر امورات متعلق دین و دنیا مندرجہ
وید مقدس سے انحراف کیا گیا۔ اوسیوقت سے اس آریاورت دیش کی
حالت بدیر ضلالت ہوتی چلی آئی ہے بقول شخصے۔ ہاتھہ کنگن کو آرسی کیا ہے
۔ دیکھیے خداوند نعمت اہل ولایت انگلشیہ پیش نظر موجود ہین کہ اول اولاد کو
برہم آشرم کا پورا پابند کر لیتے ہین دوم شادی بھی (سوامیر) باہم رضامندی
فریقین سے ہوتی ہے جسکے وجہ سے آسایش دنیا اور آخرت دونون حاصل
ہین سخت افسوس یہ ہے کہ وید مقدس و ست شاسترون مین باوجود ہدایت
و اجازت کل امور دینی و دنیاوی کے عمل درآمد نہین ہوتا اور جہان کچھہ
ہدایت وغیرہ کا نشان بھی نہین پایا جاتا وہان بوجہ علم اور عقل کے عملدرآمد
ہوتا ہے زیادہ کہان تک تحریر کرون بقول شخصے حضرات اصحاب برہمن
آپ آپ سے گئے اور ججمان ہی کہو گئے۔ برہمنان زمانہ حال کے نسبت
کسی نے سچ کہا ہے۔ برہمن کل کے مورکھہ نر۔ پیر بورچی بھشتی خر۔

परम स्वतंत्र न सिर पर कोई
आवत मनहि करो तुम सोई

واضح ہو کہ پیشوا کاران آریاورت دیش حضرات برہمنان نے خود
اختیار ہو کر جیسا چاہا اصول قائم کرکے پوری پابندی کرائی اور دیگر اصحاب
بھی جو ودوان ہوتے تو وہ بھی بوجہ خوشامد و رداب ناجایز کے حضرات کے
ہون مین ہان ملاتے گئے جیسے ہری مت بہاگوت وغیرہ کہ جنہون مین جو کہ
مولفہ بوپدیو برادر حیدیو مصنف گیت گوبند ہے سو تردیل کار اس تہ بر خلاف ست

شاسترون کے تحریر کئے گئے ہین جس کو سبی (وڈوان اور دہیوان) عاقل اور عالم کو نہ ماننا چاہیے وہ یہ ہین ۔

इन्द्रा गच्छेति० गौरावस्कन्दिन्न हल्यायै जारे
ति० तद्यान्येवास्य चरणानि तैरेवैनमेतत्प्रमु
मोद यिषति ॥ श्श० कां० ३ अ० ३ ब्रा० १ कं० १८
रेतः सोमः । श० कां० ३ अ० ३ ब्रा० ५ कं० १
रात्रिरादित्यस्यादित्योदये ऽन्तर्धीयते ॥ निरु०
अ० १२ खं० ११ ॥ सूर्य्यरश्मिश्चन्द्रमा गन्धर्वइत्य
पिनिगमो भवति सोपि गौरुच्यते । नि० अ० २ खं०
६ ॥ जारआभगः । जारइव भगमादित्योत्र जार उच्य
ते रात्रेर्जरयिता । नि० अ० ३ । ऐश एवेन्द्रो यऐश्वत
पतिः । श० क० १ अ० ६ । ब्रा० ३ क० १८

اب مہاراجہ اندر و اہلیاجی زوجہ گوتما چاریہ کی حکایت جو کہ بالکل دروغ اور برخلاف اصلی روایت شاسترون کے ہے اون کی معنی و مطلب سری مت بہاگوت پوران مین مندرج ہین ملاحظہ فرمایئے اور یہہ اول یہ کہ دیون کے راجہ اندر دیولوک مین رہتے تھے وہ سری گوتم رشی کی استری اہلیاجی کے ساتھ زنا (جارکرم) کیا کرتے تھے ایک روز اون دونون کو سری گوتم رشی نے بچشم خود معائنہ کیا اوسوقت اسطرح سے (سراپ) بددعا دیا کہ ہے اندر تو ہزار (بہگ) والا ہوجا ۔ اور اہلیا اپنے عورت کو (سراپ) بددعا دیا کہ تو (پاشان) پتھر ہوجا ۔ مگر جب اون لوگون نے سری گوتم رشی سے بہت کچھ آرزو منت کئے کہ اس بددعا سے ہم لوگون کی نجات کیسے اور کب ہوگی

اوسوقت سری گوتم رشی نے مہاراجہ اندر سے فرمایا کہ تمہارے بجاے
ہزار بہگ کے ہزار چشم ہوجاوینگی، اور اہلیاجی اپنے عورت کو کہا کہ جسوقت
سری رام چندر جی مہاراج اوتار لیکر تیرے اوپر اپنا قدم مبارک رکھینگے
اوسی وقت تو اپنی اصلی صورت کو پاویگی - اب مختصراً نیرو کت اور ست پتھ گرنتھ
وغیرہ مین جو معنی و مطلب اوسکے بیان کیے گئے ہین تحریر کیئے جاتے ہین
معاینہ فرماکر خود ہی ناظرین اہل انصاف بہ نسبت راست او دروغ کی
داد دیوینگے وہ یہ ہین - اول سورج کا نام اندرا ور رات کا نام اہلیا اور چندرمان
کو گوتم کہتے ہین اور رات و چندرمان کا بیوہار استری - پورش کے طرح پر
تمثیلاً لکھا گیا ہے کہ چندرمان اپنے استری راتری سے تمام اہل عالم کو
آسایش و آرام کراتا ہے اور اوس راتری یعنی رات کا جار (آدتیہ) سورج ہے
یعنی جسکے منوّر اور طلوع ہونے سے (راتیری) شب غائب ہوجاتی ہے
اسوجہ سے راتیری کا (جار) یعنی دشمن سورج ہی (راتری) شب کی صورت
موجودہ (سرنگار) بناوٹ کا بگاڑنے والا ہوتا ہے واضح ہو کہ یہ استری پورش
کا تمثیل دیا گیا ہے کہ جیسے استری پورش یعنی عورت مرد باہم ملکر رہتے ہین
ویساہی چندرمان اور راتری بھی ساتھ ساتھ رہتے ہین - چندرمان کا نام
گوتم اسوجہ سے ہے کہ وہ بہت ہی تیز رفتار والا ہے اور راتری یعنی شب کو
اہلیا اسلیے کہتے ہین کہ اوس مین روز یعنی دن (سلے) غائب ہوجاتا ہے
اور (سورج) آفتاب (راتری) شب کو (نیورت) دور کردیتا ہے اسوجہ سے آفتاب
شب کا (جار) دشمن کہا جاتا ہے - دوم - راجہ اندر اور برتراسُر کی حکایت
ہے اسکو بھی پوران والون نے بالکل دروغ بے فروغ کے ساتھ بیان کیا
ہے وہ یہ ہے کہ توسٹا کے فرزند ارجمند برتراسر نے دیوتاون کے راجہ

راجہ اندر مہاراج کو مثل لقمہ طعام نگل لیا تب تمام دیوتا بڑے مخوف ہو کر نزدیک سری بشنو مہاراج کے گئے اور سری بشنو مہاراج نے اوسکے قتل کی تدبیر یہ فرمائی کہ مین دریا سے سمندر کے (پہین) کف مین مل جاون گا تم لوگ اوس کف کو اوٹھا کر اوسکو مارنا وہ فوت ہو جاوے گا۔

اب اوس کی راست معنی و مطلب کے طرف توجہ فرمائے —

اریتھ سار یہان آفتاب کا نام اندر ہے جو کہ (پرم ایشوریہ) بڑا تیج دہاری ہے وہ اپنے (کرنون) شعاعون سے (بریتر) ابر یعنی میگہ بادل کو مارتا ہی جب وہ مردہ ہو کر زمین پر گر جاتا ہے تب وہ اپنے (جل روپ شریر) آب مثل جسم کو تمام (پرتہوی) زمین مین پہیلا دیتا ہے بعد اوس کے تمام دریا مع طغیانی اور سیلابی ہو کر دریا سے عظیم الشان سمندر مین جا ملتے ہین کیسے دریا ہین کہ (سنگہون) ابرون سے پیدا ہو کر آب ہی کے روان رہنے کے لئے ہوئے ہین جسوقت اندر مثل میگہ روپ بریتراسُر کو مار کر اکاش سے زمین مین گرا دیتا ہے تب وہ زمین مین سو جاتا ہے بعدہ وہی ابر ہو کر اکاش مین رہتا ہے بعد ازان آفتاب اپنے شعاعون سے زمین مین قطرہ قطرہ کرکے گرا دیتا ہے

واضح ولائح ہو کہ اس قسم کی روایات اور حکایات ہزار ہا دن پورانون مین مندرج ہین جس کی تائید مین وید وغیرہ ست شاسترون کی شہادت جیسا چاہا معنی اور مطلب تحریر کرکے مندرج پوران کر دیا اسوجہ سے جین وناستک مت والے اور نیز مسٹر میکش مولر مترجم ہیدیر بہاشہ وید نے اپنی کتاب انگریزی ترجمہ وید وغیرہ مین تحریر فرمایا ہے کہ وید وغیرہ مین ایسی واہیات و حکایات خرافات مندرج ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وید وغیرہ کسی بہیر چہر و بڑے زنا کار انسان کا تالیف و تصنیف کیا ہوا ہے۔ اور خاص یہی وجہ تہی

کہ لاکھون اصحاب ترک مذہب ہو کر اہل اسلام و اہل عیسائی ہو گئے
اور وید وغیرہ ست شاشترون کی ازحد شکایت ہو کر نظر نفرت سے دیکھنے لگے
چونکہ سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی دل و جان سے مستعد ہو کر اس
دریاء پر جوش جہالت اور اودیا اندہ کار کے سیلابی اور طغیانی کو راست معنی
و مطلب وید وغیرہ ست شاسترن سے روک کر تمام آریا ورت دیش کو
غوطہ زنی سے پناہ دی ورنہ اب تک نہ معلوم کیا حالت ہوتی۔ اب حضرات
کے طلسمات کے طرف متوجہ کرتا ہون کہ حضرات بلا خیال کسی امر کے بلا
خوف دنیا و آخرت مردون کی بھی خیرات ساتھہ اس دروغ اعتقادات کے
لینے لگے کہ مردون کے نام سے جو کچھہ اشیاء و زر و جواہرات بیش بہار
صاحبان فریبی و ہراے نام برہمنان کو دیجاوینگی وہ کل بلکہ اوس سے زیادہ
اہل مردہ کو پیترلوک یا سورگ لوک مین ملینگی جسپر بوجہ جہالت و اودیا اندہکار
کے کل دار مدار ہو کر عمل درآمد ہونے لگا اور ہوتا کیون نہین ذرا مضمون
ذیل کو ملاحظہ فرمائے

ब्रह्म वाक्यं जनार्दनः ॥

ارتھہ۔ جو کچھہ اصحاب برہمنان کے مکہہ (دہن) سے نکلتا ہے وہ
مثل بھگوان کے مکہہ (دہن) سے نکلا ہوا جاننا چاہئے۔ اب فرمائے کیا
مجال کوئی دم مار سکے۔ یہان ایک حکایت پر لطافت واسطے ناظرین
پر تمکین کے تحریر کی جاتی ہے۔
(**پوپ**) لفظ کے معنی رومن زبان مین ذلیل و نیک کردار کی ہین مگر
یہان دروغ کو راست یقین دلا کر اپنا غرض و مطلب حاصل کرنے والے کا
نام پوپ رکھا گیا ہے یعنی رومن کیتہلک کے پوپ پادری صاحب اپنے

شاگردون سے کہتے تھے کہ اگر تم لوگ اپنا گناہ میرے سامنے بیان
کروگے تو مین معاف کردونگا اور بغیر ہمارے اطاعت و فرمانبرداری
کے کسی کو سورگ لوک نہین مل سکتا اور جسکو سورگ لوک جانا منظور رہو تو
وہ اسقدر یعنی حسب حیثیت روپیہ وغیرہ میرے پاس جمع کرے اوسیقدر معہ سامان
آسایش اوسکو سورگ لوک مین ملیگا چنانچہ جب کوئی از حد جاہل سورگ لوک
کی خواہش کرتا ہوا حسب حیثیت روپیہ وغیرہ جمع کرتا تھا تو پوپ پادری صاحب
بمقابلہ تصویر عیسٰے و مریم دست بستہ کھڑے ہو کر بعد منت و سماجت لیکر ایک
ہنڈوی حسب مضمون ذیل تحریر کرکے مع مہر بد ستخط و مہر اپنے خواہشمند
سورگ لوک کے حوالہ کرکے تاکید فرماتے تھے کہ پہلے سے اپنے رشتہ
داران کو تاکید کر دینا کہ بعد وفات تیرے قبر مین اس ہنڈوی کو رکھدیوین
تاکہ فرشتہ ملک الموت ہمراہ تیرے اسکو بھی لیجا کر حسب مندرجہ ہنڈوی
والا دیوینگے ۔ مضمون ہنڈوی ۔ یہ ہے خداوند عیسٰے مسیح تیرے نام پر فلان شخص
ایک لاکھ یا جسقدر رہو سورگ لوک مین جانے کے لئے میرے پاس جمع کردیا
ہے چنانچہ جب تیرے پاس سورگ لوک مین جاوے تو کرپا کرکے تم اپنے پتا (والد) بادشاہ
سورگ لوک کے سلطنت مین اوسکو منجملہ زر جمع مندرجہ ہنڈوی کے مکانات و باغیچہ ہاے و
دسواری وغیرہ ہر اقسام و جملہ آسایش کا انتظام معہ کسیقدر زر نقد کے کر دیجیئے گا چنانچہ ایسی
برابر عملدرآمد ہوتا رہا و نیز انجیل کتاب کو اس احتیاط سے رکھتے تھے تاکہ کوئی دوسرا معائنہ
و مطالعہ نکر سکے کیونکہ اوسکو ملک موروثی خاص تصور کرتے تھے جو بعد معرکہ عظیم سلطان فرمانروا ے
اٹھوین ہنری کی عہد سلطنت سے کل طلسمات کے دفعیات ہوگئے اور انجیل
وغیرہ کے ترتیب و تعلیم کی اختیارات ہوے و ہر شخص تحصیل علوم سے اپنے
مملکت کی ترقیات کے باعث ہوگئے حالانکہ اب تک بالکل در معمول نہین ہے

اسی سے مذہب عیسائی کی قرار واقعی رونمائی ہو گئی زیادہ تردید کی ضرورت
نہین اول اس مثلہ پر یعنی خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت بچا ہیئے عمل کے
اب آریاورت دیش کی کیفیت کے طرف متوجہ کرا تا ہون کہ اوس سے
ہزار ہا گونہ طلسمات و ظلمات کا جلوہ بہ توہمات پیشوا او رہنما حضرات برہمنان
اس ملک کے خلاف وید وغیرہ ست شاسترون کے پائدار نمودار ہوا وہے
و نہ معلوم کب تک رہے گا۔ سچ ہے

स्वार्थी दोषो न पश्यति ।

صاحبان خود غرضی دوسرے کے نقصان کا کچھہ خیال و لحاظ نہین
کرتے۔ بقول شخصے۔ میان کے میان گئے بیرے تیرے سپنے زمانہ
حال مین زندہ موجودہ والدین و نیز دیگر بزرگان اہل خاندان کی جو کچھہ خاطر داری
و پرستش و تواضع داری ہوتی ہے اوسکے ہر شخص واقف کار و مددگار
ہین احتیاج اظہار نہین مگر بعد وفات ضروری و لازمی موافق وید مقدس
وکرم (یعنی خوشبودار وغیرہ اشیاء جیسے چندن کی لکڑی و کیسر کستوری
وکپور وغیرہ معہ روغن زرد شریر۔ (جسم) کا آتش مین جلانا جس سے آب
و ہوا مین کسی طرح کا نقص واقع نہوا اور متحرک و غیر متحرک مخلوقات کے آسایش
کا باعث ہو) تک کے ہزار ہا روپیہ برہمن و مکفول جائداد قرض لیکر کام کاج ترین
سرادہ و گیا پنڈوان وغیرہ کئے جاتے ہین جس سے اوس بیچارہ اہل مردہ کو
تو کچھہ بھی فائدہ و آسایش نہین ہوتا و نہ دنیا کے اوپکار کے لئے نقص آب و
ہوا رفع ہوتا ہے مگر سری جت پنڈت جی صاحب برہمن پروہت پراگوال و
مہا برہمن گیاوال کے آسایش و فائدہ کی گنجایش کما حقہ ہوتی ہے اور وہی دولت
بڑے افعال ناجائز مین صرف ہوکر اوس ترین سرادہ کنندہ کے سر پر گناہ کبیرہ

کا بار پہونچایا جاتا ہے جسکے وجہہ سے تب نہ سہی تو اب سہی بے تکلف داخل
جہنم ہوتے ہین کیونکہ منو مہاراج فرماتے ہین۔

यावतो ग्रसते ग्रासान हव्य कव्येष्व मंत्रवित ॥
तावतो ग्रसते प्रेत्य दीप्त शूलर्ष्टी योगुडान । मनु० ॥

ارتھہ۔ جگ وغیرہ مین جتنے گراس (لقمہ) مورکھہ (جاہل) برہمن
بہوجن کرتا ہے اوتنے ہی بار بمقدار اوسی گراس (لقمہ) کے اوس سرادہ
کرنے والے کو آگ سے گرم کئے ہوئے آہنی پنڈ یعنی لقمہ دود ہارا استر
کا بہوجن کرنا ہوتا ہے

यथा सर्वे नौपलेन निमज्जत्यु दृके तरन ॥ तथा निम
ज्जंतो धस्ता दृज्ञौदात् प्रतीच्छकौ ॥ मनु० ॥

ارتھہ۔ جسطرح پتھر کے ناؤ پر چڑھ کر آدمی پانی مین ڈوبتا ہے اسی طرح
مورکھہ برہمن کا دان دینے والا نرک مین ڈوبتا ہے۔

श्रोत्रियायैवदेयानि हव्यकव्यानि दातृभिः ॥ अर्हत्त
माय विप्राय तस्मै दत्तम्महा फलम् ॥ मनु० ॥

ارتھہ۔ دان (خیرات) جو کچھہ اشیاء دیا جاوے وہ ویدیا پٹھی
پوجنیہ (قابل پرستش) دہارمیک (نیک کردار) برہمن گن کرم سوبہاؤ کو دینا چاہئے
اوسی کے دینے کا مہا پھل ہے

واضح ہو کہ ایک مرتبہ گرو نانک شاہ ایام ماہ کنوار پترپکھہ مین مقام
بنارس تشریف لائے دیکھا کہ ہزاروں مرد ہان کنارہ گنگا جی اشنان کرکے
پانی وغیرہ سے ترپن سرادہ کر رہے ہین بدریافت معلوم کیا کہ اپنے بزرگان
وفات شدہ کے ترپن سرادہ کرتے ہین دوسرے روز سب سے پہلے بوقت

صبح تشریف لاکر پانی گنگاجی کا ظرف سے مستعدی کے ساتھ کسی برتن مین بہرکر
دوسرے جگہہ خشک زمین پر ڈالنے لگے بجواب سوال دیگر اصحاب برہمنان
وغیرہ ترپن سرادہ کرنے دکرانے والے کے فرمایا کہ میرا کہیت کاشت مقام لاہور
مین بوجہ نہونے پانی کے خشک ہو رہا ہے لہذا اوس کاشت کی سیرابی کررہا ہون
اصحاب از حد جاہل تصور کرکے بطور ظرافت کہنے لگے کہ واہ باباجی خوب سیرابی
کاشت کی کرتے ہو کہان مقام لاہور و کہان شہر بنارس آپ سے زیادہ عقلمند
دنیا مین کون ہوگا تو گرو صاحب نے فرمایا کہ کیون باباجب باوجود تہوڑے
فاصلہ و واقفیت مقام و کاشت کے یہان کا پانی وہان نہین پہونچ سکتا تو
اصحاب مردگان جنکے فاصلہ و مقام وجاے قیام کا کچھہ بھی پتہ و نشان نہین
ہے اونکو کیسے بذریعہ ترپن سرادہ کے آپ و دانہ وغیرہ پہونچتا ہوگا کیون
(زیادہ عقلمند ہم یا تم پر غور کرنیکے اور کیا تہا - کرتے ہیں تو کیون موقوف بنا کر دولت کی لوٹ
تکلیف ہی دیتے ہو

वि० १२८६ [illegible] विपरीत [illegible]

یہ کسی شاعر کا قول ہے کہ ایام نحوست مین عقل پر بالکل پردہ پڑجاتا ہے
اصلیت مین حضرات پیشواکاران ملک کو خودغرض برہمنان نے ہر ایک امور
مین برخلاف معنی و مطلب سمجھا کر عملدرآمد کرایا ہے - یہان ایک داستان قابل
بیان واسطے غور و ملاحظہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک مہاراجہ صاحب بہادر جو کہ
نامی گرامی جاہل (مورکہہ) تھے اونکے دربار مین ایک پنڈت بناوٹی بڑے
شان و شوکت سے تشریف لائے اور مہاراجہ صاحب بہادر کو بہت کچھہ
اوپدیش فرمائی اور مہاراجہ صاحب اوس پنڈت بناوٹی کے ایسے دام فریب
مین آگئے کہ اوس کی از حد تابعداری کرنے لگے یہان تک ہوا کہ مہاراجہ صاحب
اوس پنڈت جی صاحب سے (سکہا) گائتری منتر لیکر پورے چیلہ ہوگئے جب

مہاراجہ صاحب نے گائتری منتر کا ارتھ پوچھا تب پنڈت جی صاحب بوجہ لاعلمی و نیز بخیال اسکے کہ مبادا کسی وقت کسی لائق عالم پنڈت کے قبضۂ اختیار مین ہو کر ہماری قدر منزلت سے منحرف ہو جاوین لہذا ایسا مطلب بتلانا چاہیئے تاکہ دوسرا نہ بتلا سکے اور میرے راز قہ مین کسی طرح کا خلل واقع نہوے لہذا گائتری منتر کا ارتھ (گر بھوری) بتلایا اور یہ فرمایا کہ کوئی کیسا ہی پنڈت اپ کے سامنے آوے اوس سے گائتری منتر کا ارتھ پوچھیے اگر یہ ارتھ بتلاوے تو اوسکو لائق و ذیعلم تصور کرنا ورنہ فریبی اور جاہل تصور کرکے اپنے دربار مین ہرگز قیام نہ کرانا۔ اسی پر دار مدار اور عملدر آمد ہوتا بڑے بڑے لائق ذیعلم پنڈت تشریف لائے مگر بوجہ پورا نہونے جواب سوال کے بالکل محروم واپس کیے گئے۔ اتفاقًا ایک پنڈت بڑے ذیعلم و تجربہ کار تشریف لائے اونسے بھی ویسا ہی سوال کیا گیا مگر بوجہ نہونے جواب حسب خواہ کے دربار سے باہر کیے گئے اونہون نے خیال کیا کہ گائتری منتر کا ارتھ بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اسکو (مورکہہ) جاہل تصور کرکے اپنی ہی قدر منزلت کے لئے کوئی برخلاف معنی و مطلب بتلایا ہے اس لئے اسکا ضرور پتہ لگانا چاہیئے اور اسکی جہالت دور کرنی چاہیئے۔ بعد قیام چند روز کے معلوم ہوا کہ ایک پنڈت جی صاحب فلان مقام سے تشریف لائے ہین اون کی مہاراجہ صاحب بہت خاطر داری و دلجوئی کرتے ہین بیچارہ پنڈت جی صاحب حیران افتان و خیزان بکوشش تمام اوس مقام مسکن برگزیدہ جی صاحب مہاراجہ بہادر کے پہونچے اور وہان دریافت ہوا کہ ایک برہمن مہاراج برائے نام سنسکرت خوان ہین مگر ایک کوئی راجہ صاحب اسکے دام فریب مین آ گئے ہین جس سے بہت دولتمند ہو گیا ہے اور ایک

بھربھوجن سے استھانی ہے اور اوسکی پرجان گرانی ہے۔ اب پنڈت جی صاحب کو پورا یقین ہوگیا۔ المختصر یہ کہ پنڈت جی صاحب اپنے تجربہ کاری و ہوشیاری سے بذریعہ اوس بھربھوجن پیاری ہیاس کر و چھپا سکے ارتھ منظرہ مہاراجہ صاحب کو یاد کیا اور بعدہ دربار سری مہاراج بہادر مین تشریف لائے اور وقت ملاقات مہاراجہ صاحب سے عرض کرنے لگے کہ پرکھنی تاتھہ جو کچھہ باقی تہا اب اچھی طرح سے وید و دیا کا ارتھ پڑھکر حاضر ہوا ہون اب گائتری منتر کا بھی راست معنی مطلب جانتا ہون۔ وقت سوال مہاراجہ صاحب بہادر فوراً وہی گڑبہوری ارتھ کردیئے تب تو مہاراجہ صاحب بڑے خوش ہوکر فرمانے لگے کہ بیشک یا تو میرے گرو جی صاحب اسکا ارتھ جانتے ہین یا آپ جانتے ہین پہر کیا تہا انکی بھی بڑی خاطرداری ہونے لگی بعد چندروز موقع مناسب دیکھہ کر پنڈت جی صاحب نے فرمایا کہ سری مہاراج تہوڑا تہوڑا سنسکرت اب پڑہا کرین تو بہتر ہوتا مہاراج نے منظور فرمایا اوسیوقت سے سنسکرت پڑہانا شروع کر دیا بعد چندے جب مہاراج کو خوب مہارت سنسکرت کی ہوئی تب پنڈت جی صاحب نے فرمایا کہ سری مہاراج اب ویاکرن کے قاعدے کے موافق ملاحظہ تو فرمائیے کہ کون کون الفاظ گائتری منتر مین ایسے ہین کہ جنکے ارتھ گڑبہوری ہوسکتے ہین۔ مہاراج نے بہت کچھہ کوشش کیا مگر وہان گڑبہوری کہان۔ آخرش ناچار ہوکر پنڈت جی صاحب سے فرمایا کہ اسکا ارتھ تو یہ ہوتا ہے گڑبہوری نہین ہوتا اوسوقت پنڈت جی صاحب نے کل کیفیت فریب اور جہالت کے کہہ سنائے اور مہاراجہ بڑے نادم ہوئے۔ سچ ہے جہالت مین ہر ایک کا رنگ جم سکتا ہے۔

اب (ترین و سرادہ) کا معنی مطلب ملاحظہ فرمائیے (ترین) ترتی

ارتھ - شریر کے برتمان و شایین انسان جیسے نیک و بد افعال کرتا ہے ویسا ہی اوسکے انتہ کرن مین پربل سنسکار ہوتا ہے وہی سنسکار یا سنشار و پ سے سنچت ہوتے ہین اور یہ سنچت (پاپ یا پن) نیک و بد کہا جاتا ہے اونہین باسنایون کے انوکول مرتے وقت اوسکا چت یعنی خیال ہوتا ہے - مرتے وقت جیو آتما کا اندریون کے ساتھ پہلے قطع تعلق ہوتا ہے صرف پران کے آسرے جیو آتما رہ جاتا ہے تب نہ کچھ بولتا نہ سنتا و نہ دیکھتا ہے مگر صرف سوانس ہی چلتی رہتی ہے اوسوقت تک اصحاب اشخاص کہتے ہین کہ یہ زندہ ہے بعد ازان اودان پران لنگ شریر کے ساتھ جیو آتما کو شریر سے نکال کر (کرما انوکول) موافق اعمال استھان یعنی جگہہ - یونی یعنی جسم - اور بھوگ یعنی نتایج کو پراپت کراتا ہے - اسلیے جو (ہیتر) بزرگان حیات موجود ہین انہین کو ہر طرح سے خوش و آسودہ کرنے کو بذریعہ ترپن و سرادھ کے وید و غیرہ ست شاستر ون مین اوپدیش کیا گیا ہے - کیونکہ یہ تو مشہور عام ہے (جیو ا نباشی) فنا سے مبرا کہا جاتا ہے لیکن بوجہ اعمال و کردار نیک و بد بحالت اہل سلطنت یا بحالت اہل رعیت (شریر) جسم مین جو کہ (سنیوگ یعنی تعلقات باہمی عورت و مرد کے (ویریہ و بیج) آب منی و خون سے و نیز قدرت کاملہ مظہر کائنات سے ایجاد ہوکر یہ کشش آفرینندہ عالمیان کے جا سے گذین ہوتا ہے و تکلیف زائدن و مردن رنج و راحت حیات و ممات برداشت کرتا ہے اور بوجہ تعلقات جسمانی فرزند دلبند یا والدین دانشمند کے نام سے موسوم ہوتا ہے ورنہ اسکی پیدایش و نہ موت اور نہ کسیکا پدر و نہ کسیکا پسر بلکہ دراصل رعایا و قدیم شاہنشاہ ازلی و ابدی [illegible] کا ہے جو بوجہ نتایج اعمال تبدیل قالب کیا کرتا ہے - چنانچہ اسکے شہادت بھگوت گیتا فرمودہ سری کرشن جی مہاراج بیان کیا جاتا ہے

न जायते म्रियते वा कदाचिन्नायं भूत्वा

भविता वा न भूयः। अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पु

राणो न हन्यते हन्यमाने शरीरे। अ० २ श्लो० २० गी०

جیسے یہ (شریر) جسم پیدا ہوتا ہے اور فنا ہوتا ہے ویسے
یہ (جیو) روح پیدا نہیں ہوتا و نہ کبھی فنا ہوتا ہے اور تعلقات پیدایش وغیرہ
(شریر) جسم کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ (جیو آتما) روح کے ساتھ اسلیو جیسے
یہ (جیو آتما) روح پیدایش و فنا سے مبرا و ہمیشہ سے قدیم و قایم ہے صرف بوجہ
نتایج اعمال (شریر) جسم کو قبول کرتا ہے مگر (شریر) جسم کے فنا ہونے سے
(جیو آتما) روح فنا نہیں ہوتا - پھر سری کرشن جی مہاراج فرماتے ہیں -

शरीराणि विहाय जीर्णान्यन्यानि संयाति नवा

नि देही ॥२२॥ गी०॥

ارتھ - یہ (جیو آتما) روح ایک (شریر) جسم کو مانند پارچہ کہنہ کے
ترک کرکے موافق کردار نیک و بد کے اوسیوقت دوسرے (شریر) جسم کو مانند
پارچہ جدید کے تبدیل کرتا ہے - اب (پوجا) شبد کا ارتھ دیکھنا چاہیئے -
(پوجا) یعنی (ست کار) خاطرداری - اس لفظ کا بھی افادہ و اصحاب زندہ موجودہ
کے لئے ہوسکتا ہے نہ کہ اہل مردہ کے لئے - (پوجا) پرستش (ست کار)
خاطرداری کے ساتھ (سرادھ) سردھا پوربک یعنی دلی محبت سے بذریعہ
اشیاء و نعمت ہاے آب و دانہ وغیرہ کے (ترپن) ترپتی یعنی آسودہ کیا جاے
اب جو پنچ دیو (پوجنیہ) قابل پرستش وید وغیرہ ست شاستروں مین
بیان کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں -

منتر مجہ وید والی آپ وید وسوتر تیتریہ اپنشد

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥ १॥ यजु०
आचार्य उपनयमानो ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥ २॥
अतिथिर्गृहानागच्छेत ॥ ३॥ अथर्व०
मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अति-
थिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयोपनि० ॥

ارتھ - اول (ماتا دیوتا) والدہ قابل پرستش - اولاد کو چاہیئے
کہ والدہ کو (تن من دھن) جسم دل و دولت سے خوش و آسودہ رکھیں -
(ماٹرنا) کلام ناشایستہ نصیحت آمیز کبھی نکریں -
دوم (پتا دیوتا) والد - کی بھی بطور والدہ کے (شیوا) خدمت کرنی چاہیئے
سوم - (آچاریہ) معلم جو تعلیم علوم کا دینے والا ہے اوسکی بھی بہمہ وجوہ
(شیوا) خدمت کرنی چاہیئے
چہارم - (اتتھی) ہادی وید وتو یا دوست دہرم کا ہو - پورن ودوان
و دھارمک خیرخواہ ہر خاص و عام و تمام دنیا میں سفر بصورت سفر اختیار
کرتا ہوا ست اپدیش یعنی ہدایت نصیحت مفید سے عوام کی ترقی و آسایش
کا باعث ہو اوسکی بھی (شیوا) خدمت کرنی چاہیئے - یہ چار دیوتا مورتمان
اور پانچواں پرمیشور پرم آتما نراکار - (مورت رہت) اوسکے بذریعہ استتی پراتھنا
اور اپاسنا اور یوگ ابھیاس (پرانایام) سے (شیوا) خدمت کرنی چاہیئے
یعنی اوسکی خدمت اوسکے تعمیل احکام سے کرنی چاہیئے - یہی پنچ دیو پوجنیہ
قابل پرستش جنکے صحبت سے پیدایش و پرورش جسم انسان کی ہوتی ہے
جس سے عمدہ نصیحت و حصول علوم و فنون ہر اقسام سے انسان کامل و عالم
ہو کر بعد لطف و آسایش دنیاوی کے پرم آنند موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے

سری منو مہاراج فرماتے ہیں۔

अभिवादनशीलस्य नित्यं वृद्धोपसेविनः। च-
त्वारि तस्य वर्द्धन्त आयुर्विद्या यशोबलम्। मनु॰

ارتھ۔ جو مدام نیک مزاج سوشیل ودوان اور ورِدّہون کی (شیوا) خدمت کرتا ہے اوسکے (آیو) عمر (ودیا) علم اور (بل) قوت کی روز بروز ترقی ہوتی ہے اور جو ایسا نہین کرتا اوسکے ان سب امور مین روز بروز کمی ہوتی ہے۔ از روے وید مقدس جس کی تائید ست شاسترون واپنشد وغیرہ سے ہوتی ہے اول ہی (پریشور پراپتی) خداشناسی کیلئے (سیڑھیان) زینہ ہاے بلاخوف وخطر ہین مگر افسوس صد افسوس کہ اب بھی باوجود روشنی علوم ہر اقسام وتجربات عوام کے ایسے قابل پرستش کے پرستش نکرکے سنگ ہاے وغیرہ (مورتی) تصویر جوکہ از حد کم ظرفون کے باندازہ ہوکر تیار کرائی جاتی ہین سر ٹکراتے پھرتے ہین اور زر وجواہرات بیش واشیا نفیس سے اپنا گھر خالی کرکے (مورکھون) جاہلون (دشٹاچاریون) بدکردارون کی خانہ پوری کرتے ہین جس سے انواع اقسام کے افعال ناجائز زناکاری ومقدمات فوجداری وغیرہ کے مرتکب ہوکر خیرات دہندہ کو بھی گناہ کبیرہ کے معاون مددگار بناکر جرم اعانت مین شریک کرتے ہین۔ اور دیگر بہت سے پوران جیسے گرڑپوران وغیرہ کتابین جوکہ خودغرضی واقوام پروری اور مخالفت وید وغیرہ سرتی واسمرتی سے خالی نہین ہین رشی منی کے نام اپنے تیار کرکے بیچارے ترید ہی کے پیارے اور لاعلمی کے دولارے سیدھے سادے منشون کی دولت کے غارت گری کے لیے بلا محنت ومشقت بالکل دروغ بے فروغ اعتقاد دلاتے ٹٹی کے آڑ مین شکار کرتے ہین۔ اور مردہ

بہشت جاوے یا دوزخ مگر اپنے مطلب سے شاد و فرخ - اب جو پنچ دیو
پوجنیہ موافق پوران برخلاف وید وغیرہ ست شاسترون کے ہین اونکو
و نیز اونکے باہمی جھگڑون کو ملاحظہ فرما کر بلا تعصب داد معدلت دیجئے کہ کیسے
اعتقاد و ایمان درست آتا ہے جیسے -

اوّل بشنو پوران - جس مین علاوہ دیگر امورات کے خالق دوجہان
وغیرہ کل بشنو جی مہاراج کو تحریر کیا گیا ہے -

دوم شیو پوران - اس مین بھی رب العالمین وغیرہ کل بہ نسبت شیو جی
مہاراج بیان کیا گیا ہے -

سوم - دیبی بھاگوت - اس مین کل سرشٹی کرتا جس مین آفتاب وغیرہ
سے لیکر زمین وغیرہ کل شامل ہین سری دیبی جی مہارانی کو بتایا گیا ہے -

چہارم - گنیش پوران - اس مین بھی دنیا کا پیدا کرنا و قایم رکھنا و قیامت
کرنا بشرح ایضاً کل سری گنیش پر منحصر کیا گیا ہے -

پنجم - سورج پوران - علیٰ ہذا القیاس بشرح ایضاً - اس مین باہم اتفاق
کا نام بھی نہین بلکہ دوام نفاق سے کام رہا ہے - اور ایسے ایسے حکایات پیدایش
دنیا برخلاف یکے با دیگرے بیان کئے گئے ہین کہ جسکو کوئی بھی سلیم العقل
ہرگز بجز فضول و لغو کے صحیح قبول نہین کر سکتا نہ کہ عالم و عاقل - اگر اختلاف
مفصل تحریر کیا جاوے تو فسانہ میر حمزہ و طلسم ہوش ربا و بوستان خیال
بھی سر بسجود ہو جاوے لہذا بخیال طول باقی فضول تصور کیا گیا -

اب دیکھنا چاہیے کہ راست اعتقادی و استقلال مزاجی ایسے اختلاف
بیانی پر کیسے ہو سکتا ہے جبکہ کل باہم بہ تردید ایک دیگر موجود ہین - اور علاوہ
دیگر اوتار پرمیشور پروردگار سرب شکتمان و نرلنکار کا ایسے قایم کئے گئے ہین

کہ معاذ اللہ منہا اور یہ زبانی ہی نہین بلکہ علیحدہ علیحدہ کتابین موسوم بہ
پوران رشی منی کے نام سے ورد زبان ہر خاص و عام ہین الغرض کسی طرف
بجز تاریکی و گمراہی کے روشنی رہنمائی کا نام بھی نہین ہے اور بد اعتقادی کا
تو یہان تک طشت از بام ہوا کہ بر خلاف اصول مذہب اپنے اہل اسلام کے
قبور پرستی و پیر پرستی و تعزیہ پرستی کا از حد ازدحام ہوا اور لاکھون ترک مذہب ہوکر
قائم مقام حضرت اسلام و ہزارون مقبول بارگاہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہوگئے
جو مثل بھائی دام محبت مین گرفتار اب وہی مثل قصاے صورت سے بیزار
اور جو بجاے پسینہ خون ٹپکانے کو تیار اب وہی خون کے خواستگار اور
جو ہر وقت کے مددگار یار و فادار اب وہی نفرت سے درپے آزار ہین۔ اب
قابل غور و انصاف یہ ہے کہ اول تو جو شے غیر محدود ہے وہ محدود ہرگز نہین
ہوسکتے۔ دوم پرمیشور پروردگار کے (نرا کار) لاجسم ہونے سے (مورتی)
تصویر بھی نہین ہوسکتی اور (اوتار) پیدا ہونا ایک شے کا دوسرے جگہہ مین اسی حالت
مین ہوسکتا ہے جبکہ وہان نہ ہو اور جو شے کہ ہر جگہہ موجود ہے تو یہ نہین
کہا جاسکتا کہ وہ شے یہان پیدا ہوئی۔ اگر یہ کہا جاوے کہ بضرورت جسم فانی
قبول کرتا ہے تو بھی محض لغو کیونکہ پیدایش دنیا جو کہ بڑا بھاری اہم و مشکل کام
اسرار ما لاینحل کہ جس مین افتاب عالمتاب و غیرہ عجائب و غرائب کرشمات کا جلوہ
ظہور پذیر ہین جو بجز خداوند کائنات قدرت انسانی کے متعلقات کسی طرح پر
نہین ہوسکتے بغیر جسم کے بلا تکلف باسانی انجام کرتا ہے تو اس سے زیادہ
کون سے امور مشکل و دشوار ہین جسکے لئے مجبوراً جسم انسانی قبول کرنا پڑتا
ہے۔ کیا راون و کنس راج وغیرہ کا قتل کرنا تھا یا بھگتون کا ادھار کرنا
تھا۔ لعنت اللہ لعنت اللہ۔ پرمیشور سرب بیاپک ہونے سے راون کنس۔

وغیرہ مین بھی موجود تہا اور ہر مخلوقات مین موجود ہے جسوقت چاہے نیست
و نابود کر سکتا ہے و کرتا ہے - یہ کٹھہ اپنشد کا سوتر ہے -

यदेवेह तदमुत्र यदमुत्र तदन्विह मृत्योः मृत्यु
माप्नोति यइह नानेव पश्यति ॥ क०उ० व०४ सु०१०

ارتہہ - جیسے چتین شریر مین رہنے والے جیو کے اوستہا
بہید سے اوسی شریر مین یا ان جنم یا ان یونی کے پراپتی مین گن کرم سوبہاو
بدل جاتے ہین ویسے پرمیشور کے نہین بدلتے وہ تو ایک رس رہتا ہوا
شترو متر و بہید سے رہت ہے نہ اوسکا کوئی شترو یا متر نہ وہ کسیکا شترو
یا متر ہوتا ہے لیکن وہ اپنے سوبہاوک شکتی سے سب کا دہارن و پالن
کرتا ہے - سچ ہے رات دن جڑہ مورتی پتھر وغیرہ کے پوجا یعنی پرستش
کرتے کرتے و سر ٹکراتے ٹکراتے (بدہی) عقل و دماغ پر پتھر پڑ گیا کیونکہ
الصحبت مؤثر - اثر صحبت ضرور ہوتا ہے - بقول شخصے -

سگ اصحاب کہف روزے چند پے نیکان گرفت مردم شد

جنکی ست سنگت تے نہ بنی تنکی نہ بنی نہ بنی - دیکہنا چاہئے کہ مورتی کے
معنی شبیہہ یا شکل مجسم کے خواہ وہ سنگی یا دستی و عکسی ہو جو در اصل بطور یادگار
اصل کے ہوتی ہے - اور جبکہ اصل نراکار ہے تو اوسکی مورتی کیسطرح
نہین ہو سکتی ہے اور بوجہ شبد کے اصطلاحی معنی عبادت کے لئے زیادہ
مروج ہین مگر گیانوان لوگ تو پرماتما کی پوجا اس طریق پر کرتے ہین کہ وید
یوکت اگیان کے انوکول اوسکے گن کرم سوبہاو کا بچار کرتے ہوئے اوسکی
استتی پرارتہنا کرتے ہین اسی غرض سے کہ اوس سے پریم بڑہے اور
اوسکے احکام کا پورا پورا پالن کیا جاوے کیونکہ یہ امر ضروری ہے کہ عابد

ہین معبود کے گن اور سوبہاؤ کچھہ نہ کچھہ ضرور آجاتے ہین اسوجہ سے کہ
جب عابد اپنے معبود کو خوش کرنا چاہتا ہے تو وہ ہمیشہ پرمیشور پرماتما کے
منشا اور احکام کے موافق کام کرتا ہے اور چونکہ پرمیشور پرماتما نیاکاری
اور دیالو ہے اور دہرم پر چلنے کے لیے حکم دیتا ہے اسلیئے اوسکا عابد
راست کسی وقت مین نیا اور دہرم کا راست پیروکار ہوجاتا ہے اور اوسکے
احکام عوام کی تعمیل عین فرض تصور کرتا ہی اور یہی ایک ذریعہ انسان کے
نجات کا ہے۔ اور جو لوگ اوسکی فرضی مورتی بناکر سنسارک پدارتہون سے
اوسکا فرضی سنمان کرتے ہین وہ اوس نرلکار پرماتما مین نانا پرکار کے پلکار
کو قائم کرکے اپنے کو دوشی بناتے ہین اور پرمیشور اس جاہلانہ عبادت سے
اونکو کسی لوک مین کوئی عمدہ پہل یعنی نتیجہ نہین دیگا اسوجہ سے کہ فعل مذکور
بہ خلاف اصول قانون الٰہی عمل مین آتا ہے کیونکہ کوئی عاقل اس امر کا اقرار
نہین کرسکتا ہے کہ بادشاہ یا آقا کے قانون اور مرضی کے خلاف جو شخص
کام کرتا ہے (خواہ وہ بوجہ عدم واقفیت یا باعتبار حصول خوشنودی عاقبت
اپنے مالک کے کرتا ہو) اوسکو بادشاہ یا مالک کسیوقت سزا نہ دیوے
اسلیئے اوسکے احکام کی تعمیل کرنا ہی باعث خوشنودی اور بہبودی کا تصور کرنا
چاہیے اور ویدوکت کرمون کو چھوڑکر مورتی یا اوتار وغیرہ کو بذات خود پرمیشور
یا ذریعہ پراپتی پرمیشور تصور کرکے انسان کے استعمالی اشیا سے اوسکی فرضی
پوجا کرنا اپنے عمر کو بے فائدہ خاک مین ملاتا ہے کیونکہ پرماتما کا سروویاپک
بہاؤ ہر ایک پدارتہون مین یکسان ہے۔ پہر ویاپیہ کو ویاپیہ پرتیٹہا کا محض فضول
ہے۔ علاوہ اسکے مورتی ایک ودیشی ہے اور پرمیشور سروودیشی ہے پہر
وہ مورتی کی انترگت کسطرح سے آسکتا ہے اور اگر چہ پرمیشور اپنے سروویاپکتا

سے خلاف جڑہ موورتی مین داخل ہوے تو جسطرح سے جڑہ شریر مین جیو آتما کے داخل ہونے ہی شریر چیتن ہوجاتی ہے اوسی طرح پر موورتی کو ضرور چیتن ہوجانا چاہیے مگر ایسا نہین ہوتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جب جیو کا شریر سے ساتھہ سنجوگ اور بیوگ ہونا قدرت انسانی سے باہر ہے تو سرو شکتمان پرمیشور کو اواہن کرنے سے جڑہ شریر مین بولا لینا اور بذریعہ بسرجن کے اوس سے علیحدہ کردینا کسی طرح پر ممکن نہین ہوسکتا۔ اور یہ پرمیشور پرماتما کی رچنا عجائب غرائب کے نظارہ سے ضرور وہ صانع عالمیان کا نظارہ ہوتا ہے جیسے فعل کو معائنہ کرکے فاعل کا یاد ہونا یہ بھی ایک جزو عبادت کا ہے نکہ صنعت انسانی بقول کبیرداس۔ پتھر پوجے ہر ملین تو ہم پوجین پہاڑ۔ یہ غایت درجہ جہالت کا ہے کہ ایسے پتھر کے موورتی پوجن و تیرتھ بلکہ نہان اور کاشی اشنان و گیا وغیرہ پنڈدان سے امید موکش یعنی نجات کی رکھتے ہین۔ یہ شنکراچارج جی فرماتے ہین۔

तनुमत्यजति वा काश्याम वा स्वपचस्य गृहे अथ

वा ज्ञान समप्राप्त समये मुक्तो सौ विगताशय ॥

ارتھہ۔ شریر کاشی مین تیاگ کرو یا چانڈال کے گہر مین تیاگ کرو بغیر گیان کے موکش یعنی نجات نہین ہوسکتی ہے اب تائید اسکے وید منتر وغیرہ مختصراً تحریر کیے جاتے ہین۔

अन्धन्तमः प्रविशन्तिये ऽ सम्भुति मुपासते ॥

ततोभुय इवते तमोय उसम्भुत्या ꣳ रताः ॥ यजु०

अ० ४० मं० ९

یہ یجروید کا منتر ہے۔ ارتھہ۔ جو اودیا وان لوگ (اتپتی رہت) پیدائش

سے ستراجترہ سروپ کارن پرکرتی کو ایشور مان کر اوپاسنا کرتے ہین وی
اگیان روپ اندھکار کو پاکر دریاے تکالیف مین غوطہ کھاتے ہین - اور
پرتھوی وغیرہ پانچ بھوتون یا پرتھوی وغیرہ کے بکار یاشان وغیرہ پرکھ منش
شریر کارج جگت کی ایشور بھاونا سے اوپاسنا کرتے ہین وے اوس
اگیان روپ اندھکار سے بھی زیادہ گھور دکھ روپ نرک مین گرکے مہاکلیش
کو پراپت ہوتے ہین کبھی کلیان کو نہین پاتے لیکن ادویتیہ سرو شکتمان پر
پرماتما کے اپاسک ہی سکھ کو پاتے ہین -

नतस्य प्रतिमा अस्ति यस्यनाम महद्यशः हिरण्य
गर्भः इत्यय मामाम्ति ३२ सोदित्यवाय स्मान्न जात
इत्यष ॥ य० अ० ३२ मं० ३ ॥ सपर्य्यगच्छु क्रमकाम
व्रण मस्नाविर ३२ शुद्धमपाप विद्धम कविर्मनी
षी परिभुः स्वयम्भुर्याथा तथ्यतो ऽर्थान्व्यदधाच्छा
श्वतीभ्यः समाभ्यः ॥ यजु० अ० ४० मं० ८

یہ یجر وید کا منتر ہے - ارتھ - جو پورن ہے اور کبھی جنم نہین لیتا
اور جس کی کسی طرح کی مورتی یعنی تصویر بن نہین سکتی وہ پرمیشور ہے اور جو
پرمیشور تیج والے سورج وغیرہ لوکون کا پیدا کرنے والا ہے اور پرمیشور کسی
ماتا پیتا کے وجہ سے پیدا نہین ہوا و نہ ہوتا ہے و نہ ہوگا اور نہ شریر (جسم)
لیکر بچہ جوان ضعیف ہوتا ہے نہ اوس پرمیشور کا پرتمان یعنی (مورتی)
تصویر کسی طرح پر تیار ہو سکتی ہے کیونکہ وہ پرمیشور وجود والا نہین ہے اور
ہر جگہہ و ہر شے مین بیاپک ہے اور جو پرمیشور سب کا جاننے والا اور سبکے
(من) دل کا شاہد بھی سب سے اوپر براجمان اور اناوی سروسپ ہے یعنی

جسکا آغاز و انتہا نہین ہے ـ اور جو اپنے (انادی سروپ پرجا) رعایا قدیم کو (انتریامی روپ) غیب دانی سے اور بذریعہ وید مقدس کے تمام مطالب حصول و دنیا کی اپدیش کیا کرتا ہے ـ اور جو سب مین بیاپک اور انفنت سامرتھہ والا اور ہر ایک طرح کی (شریر) جسم و عارضہ وغیرہ سے رہت او نارہی وغیرہ کے بندہن سے جدا اور ہر ایک دوش یعنی گناہ وغیرہ سے مبرا ہے وہی پرمیشور ہے ـ

यद्वाचानभ्युदितं येन वागभ्युद्यते ॥ तदेव ब्रह्म त्वं
विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ सा० ब० त० ख० यं० १ सु० ४.

یہ سام وید یہ تولکار اپنشد کا سوتر ہے ـ ارتھہ ـ جو برہمہ بانی (زبان) سے نہین کہا جاسکتا یا پرکاشت نہین ہوتا بانی زبان سے (شبد) آواز کا اظہار ہوتا ہے شبد ـ (آواز) سے بہنہ (علیحدہ) ہونے سے برہمہ بانی کا وشے نہین ہوتا ـ جس برہمہ سے بانی پرکاشت ہوتی ہے یعنی ایشور کرت نیم ہی سے بانی کرکے اوچرت شبد ارتہہ کا بودہ کراتا ہے ـــ اگرچہ وید وغیرہ شاستر کے پرمان ہی کے آسرے سے برہمہ ایسا ایسا ہے آچاریہ (معلم) لوگ بانی (زبان) سے ہی ششون (شاگردون) کو اپدیش کرتے ہین اوس سے بدہی (عقل) کے موافق ششش لوگ بھی برہمہ کو جانتے ہین تو بھی گرو لوگون کی وہ بانی شبد اور ارتہہ کا (شنبندہ) تعلق جتانے کے لئے جیسی کارن ہوتی ہین ویسی برہمہ گیان کیلئے نہین ہوتی لیکن اوچارن کے بانی سنتے ہین کارن ہوتے ہین اور اپنے سادہنون کے سمت دہیان برہمہ گیان کا ساکہات کارن ہوتا ہے اوسی بانی کی بانی بھی ہونے کو تو برہمہ جان اور جو ششش لوگ جس بانی سے پرکت ہونے یوگ

شبد آدی روپ کارج کا سیون کرتے ہین وہ یہ برہم نہین ہے ۔

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यति ॥ तदेव

ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥ ६॥

یہ سام وید یہ تو لکار اپنشد کا سوتر ہے ۔ ارتھ ۔ جو برہم روپ گیان کے سادہن اندریہ یعنی اجزاے جسمانی سے نہین دیکھا جاتا اور جس برہم کے کرپا سے جیو آتما یعنی روح انتہ کرن یعنی دل کے خیالات کو دیکھتا ہے اسلئے تو چکشو کے چکشو کو برہم جان ۔ جو اس نتر سے دیکھنے کے لائق اشیاء کا منش یعنی انسان سیون یعنی استعمال کرتے ہین وہ یہ برہم نہین ہی اب مختصراً بہ نسبت (موکش) نجات کے تحریر کیا جاتا ہے جو نہایت ہی سان گنگا اشنان وگیا پنڈدان وغیرہ سے تصور کیا گیا ہے ۔ ذرا غور فرمائے

मनसैवेदमाप्तव्यं नेह नानास्ति किंचन ॥ मृत्योः

स मृत्युं गच्छति य इह नानेव पश्यति । क॰ उ॰ सु॰ ११

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے ۔ ارتھ ۔ برہم گیان کے لیے بہت تدبیر نہین ہے صرف شاستریہ سدہانت سے ۔ دہیان سمادہی مین لگی ہوئی شدہ بدہ سے ہی کوئی انسان ایک رس برہم کو جان سکتا ہے دوسری تدبیرین درستی عقل کے لئے ہین ۔ اور جو انسان ایک اُپایون یعنی بہت سے تدبیرون کو دیکھتا ہے اوس سے برہم گیان یعنی خدا شناسی ہونا غیر ممکن ہے اور بغیر گیان کے موکش یعنی نجات نہ ہونے سے منش یعنی انسان باربار جنم مرن یعنی قید تناسخ مین گرفتار رہتے ہین ۔

पुरमेकादशद्वारमजस्यावक्रचेतसः अनुष्ठाय न

शोचति विमुक्तश्च विमुच्यते एतद्वै तत् ॥ १॥

क॰ उ॰ व॰ ५

یہ کٹھہ بلے اپ نشد کا سوتر ہے ارتھہ - جیسے راجہ شہر پناہ بنواکر چند دروازہ آمدرفت کے لیے مقرر کردیا ہو اور وہ موافق اغراض اوسکے منصفانہ عمل ورآمد کرنے مین اندوہگین نہین ہوتا اوسی طرح سے جس نے متہیا گیان (دروغ علمی) چھوڑدیا ہو وہ تو گیانی پرش کارجون کی سندہ کرنے والے اگیارہ چھدرون (سوراخون) والے (سات سر مین اور دو نیچے یہ تو مشہور ہین مگر ایک ناف مین ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے رس پہونچکر بچہ کا شریر بنتا ہے اور ایک سوراخ دماغ مین ہوتا ہے جو بعد پیدایش بچے چند برس تک سر پر پھرکتا رہتا ہے بعدہ بند ہوجاتا ہے اور عورت کی اندام نہانی مین دو سوراخ ہوتے ہین ایک آلہ بول دوسرا آلہ پیدایش جسم اسلیے عورت کی بارہ اور مرد کے اگیارہ سوراخ ہوتے ہین) مگر استہانی شریر کا تین آشرمون مین یعنی برہمچریہ آشرم - گرہست آشرم - بانپرست آشرم دہرمانکول (شیون) استعمال کرکے انسان چوتھے سنیاس آشرم مین شوکاتر نہین ہوتا اور شریر (جسم) کو چھوڑکر موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے - یہہ گیان کا پہل موکش یعنی نجات ہے

अविद्यास्मिता रागद्वेषाभिनिवेशाः पंचक्लेशाः

यो० द० समा० पा० २ सु० ३

अविद्या क्षेत्र मुत्तरेषां प्रसुप्ततनु विच्छिन्नोदाराणा

म ॥४॥ अनित्याशुचि दुःखानात्म सुनित्य शुचि

सुखात्म ख्याति रविद्या ॥५॥

दृक् दर्शन शक्त्योरेकात्मते वास्मिता ॥६॥

सुखानु शायी रागः ॥०७॥

یہ جوگ شاستر کے سوتر ہین - ارتھہ - اول - اودّیا - دوم - اسمیتا

سیوم۔ راگ۔ چہارم۔ دویش۔ پنجم۔ ابہنویش۔ یہ پانچ اقسام کے کلیش ہین۔ اودیا وغیرہ پانچ کلیش یعنی جب پانچ پرکار کے مِتھیا گیان ادہک یعنی زیادہ ہوتے ہین تب اپنے اپنے گنون کو مضبوط کرتے ہین اور جب۔ (اسمیتا) زیادہ ہوتا ہے تب (اہنکار) غرور ہوجاتا ہے اور چت کے برتیون کو بدل دیتے ہین اور سنسارک سکھہ دکھہ کے ندی کو بہانے لگتے ہین اور ایک دوسرے کے مددگار ہوکر نتایج اعمال کو ظاہر کرتے ہین۔ یہ ترجمہ بیاس کرت ہے۔ ان سب کلیشون کا مول کارن اودیا ہے۔ لیکن چت کے پانچون برتیون کو جہادت یعنی ٹھیک روکنے اور موکش کے سادہن مین شب و روز مشغول رہنے سے پانچون کلیش مذکورہ بالا نیست و نابود ہوجاتے ہین۔ اور اوس مین سے (اسمیتا) وغیرہ چار کلیشون دروغ بیانی وغیرہ دوشون کی ایک اودیا ماتا ہے جوکہ جاہل انسانون کو اندہکار مین پھنسا کر جنم مرن وغیرہ دوکھہ ساگر مین ڈبوتی ہے مگر جبکہ ودوان دہرم آتما اپاسکون کی ست ودیا سے اودیا دور ہوکر نیست و نابود ہوجاتی ہے اوسوقت انسان موکش یعنی نجات کو پراپت ہوتا ہے۔ اودیا حسب ذیل کو کہتے ہین۔ (نتیہ) جیسے پرمیشور و جیو) خدا و روح (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا ازلی وابدی کو (انتیہ) حادث و فانی جاننا اور کارج یعنی (شریر) جسم اور اشیاء موجودہ دنیاوی وغیرہ کو (نتیہ) ازلی وابدی جاننا۔ یہ اودیا کا اول حصہ ہے اور (اشوچی) جیسے بول و براز وغیرہ اشیاء بدبودار وغیرہ سے بہرا ہوا (شریر) جسم کو پاک جاننا اور تالاب یا دریا سے وغیرہ کو تیرتہہ اور اوسکے اشنان سے دافع گناہ و باعث مغفرت تصور کرنا اور اشیاء پاک جیسے حصول علوم و راست گفتاری و راست کرداری وغیرہ کو ناپاک خیال کرنا یہ اودیا کا دوم حصہ ہے۔ اور

دوکھہ مین سکھہ اور کام - کرودہ - لوبھہ - موہ - شوک - اپرشا - ودویش - وغیرہ دوکھہ مین سکھہ ملنے کی امید رکھنا - اور ضبط حواس ظاہری و باطنی و تسکام - سنتوکھہ - ببیک - پرشنتا - پریم - اور متر تا وغیرہ سکھہ مین دوکھہ جاننا - یہ اودیا کا سیوم حصہ ہے - اسی طرح پر (جٹرہ) غیر متحرک مین (چیتین) متحرک اور متحرک مین غیر متحرک تصور کرنا - یہ اودیا کا چہارم حصہ ہے - یہ چار اقسام اودیا کے تمام دنیا مین جاہلون کو ہوکر ہمیشہ اون کو حالت خراب و خستہ مین رکھتی ہین مگر جب بوجہ ودیا (جو شئے جیسی ہو اوسکو ویسا ہی ٹھیک ٹھیک جاننے کو ودیا کہتے ہین) کے اودیا سے رہائی ہوتی ہے تب (جیو) روح موکش یعنی نجات کو پاتا ہے - دوم (اسمیتا) ابہمان یعنی غرور سے اپنے کو سب سے بڑا لائق وغیرہ جاننا - سیوم (راگ) خواہشات آسایش دنیاوی مین فکرمند رہنا چہارم - (دویش) خودغرضی کی وجہ سے حصول مقاصد کے لئے غصہ ہونا اور مغموم رہنا - پنجم - (ابہنویش) ہر شخص چاہتا ہے کہ یہ جسم مدام قیام پذیر رہے موت نہو اور ہمیشہ آسایش سے تکلیف کا نام نہو یعنی جسکا ہر خاص و عام کو ایک طرح کا خیال ہو اوسکو - (ابہنویش) کہتے ہین - اس سے حفاظت اوسوقت ہوسکتی ہے جبکہ (جیو) روح (برہم) پرمیشور پروردگار و (پرکرتی) سامان پیدایش دنیا کو (نتیہ) ازلی اور ابدی اور دیگر ہر موجودات عالم گوناگون کو جوکہ ایک دوسرے کے خاصیت سے پیدا و معدوم ہوتے ہین اون کو (انتیہ) حادث فانی تصور کرے - ان کلیشون کے دفعیات سے (جیو) روح کو (موکش) نجات حاصل ہوتی ہے یعنی کل امور قبیحہ کو ترک کرکے امور حسنہ کا عادی ہو اور جوگ ابہیاش (پرانایام) موافق وید وغیرہ ست شاسترون کے (تپ) عبادت کا کرنے والا ہو اوسوقت بعد مہارت کامل جوگ ابہیاش سے

(موکش) نجات ہوتی ہے ورنہ بجز جوگ ابھاش (پرانایام) کے (موکش) نجات کے لئے دوسری کوئی تدبیر نہین ہے - اب تائید اسکے اپنشدون کے سوتر تحریر کیے جاتے ہین -

यदा पंचावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ॥ बुद्धिश्च

नविचेष्टतेतामाहुः परमांगतिम् ॥ क० उ० सु० १०

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے - ارتھہ - جب منش کے اندر سیم روپ چھدرون دوآرا کلنی والی پانچ پران اور انتہکرن مین قیام کرتے ہوئی بدہی روپ برتی سب اپدرون سے شانت استھت ہوتی ہے کسی طرح اپر ورودہ (برخلاف) نہین ہوتی تب جیون مکت دشا کو پراپت ہوئے گیانی جیو آتما کے لئے موکش کا دروازہ کھلا ہوا جاننا چاہیے -

यदा सर्वे प्रमुच्यन्ते कामा येऽस्य हृदि श्रिताः ॥ अथम

र्त्योऽमृतो भवत्यत्र ब्रह्म समश्नुते ॥१४॥ क० उ० व० ६

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے - ارتھہ - جب تک وشئے بھوگون مین رگ دویش اور ورودہ (برخلاف) مین دویش کی نیورتی نہین ہوتی تب تک (موکش) نجات نہین ہوسکتی - جب اناد کال (اوقات لاانتہا) سے سنچت وشئے کی خواہشات بذریعہ جوگ ابھیاش (پرانایام) کے دور ہوجاتی ہین تب بیپکی پرش (جنم مرن) زائیدن و مردن کے تکالیف سے رہائی پاکر (برہمہ لوک) حالت نجات کو پاتا ہے

यदा सर्वे प्रभिद्यन्ते हृदयस्येह ग्रन्थयः ॥ अथमर्त्यो

ऽमृतो भवत्येतावदनुशासनम् ॥ क० उ० व० ६ सु० १५

یہ کٹھ بلے اپنشد کا سوتر ہے - ارتھہ - جب منش یعنی انسان

سے کے ہردے یعنی دل سے کے بند ہین یعنی تعلقات چھوٹ جاتے ہین تب وہ
(مکت) نجات ہوتا ہے اسلئے تعلقات دلسے رہائی کے لئے بہت ہی
(جتن) تدابیر کرنا چاہیے اس سے زیادہ گیان یعنی عالم کو کچھ (کرتبیہ)
کرنا اور (اُپدیش) ہدایت نہین ہے - اب مورتی پوجن کے اصلیت
کی نوعیت تحریر کیجاتی ہے واضح ہو کہ جب پیشواکاران حضرات برہمنان کا
اعلی سے ادنے لئے یعنی راجہ سے لیکر پرجا تک پورا پورا تسلط و قابو بذریعہ
فریبانہ اعتقاد دلانے و داب ناجائز کے ہوگیا اوسوقت بڑے عیش و نشاط
یا حکومت بلا محنت و مشقت لطف زندگی اوٹھانے لگے - اور قاعدہ عام
ہے کہ جب آزادی و عیش عشرت کی زیادتی ہوتی ہے تو ضرور ہی لذات
جسمانی اور روحانی کے طرف طبیعت مائل ہوتی ہے چنانچہ حضرات لذات
جسمانی و روحانی مین مشغول ہو کر مثل چھپے درویش کے (مدرا مانس و
استری گمن) شراب و قلیا و زناکاری پوشیدہ طور پر کرنے لگے کیونکہ بغیر
اسکے لطف زندگی نہین ہو سکتی مگر چونکہ کچھ خوف و خیال رسوائی بھی
بھی تھا لہذا ایک کتاب معروف و مشہور تنتر شاستر کہ جسکو پانچوان وید مولفہ
سری مہادیو جی سوامی بھی کہتے ہین تیار کرکے ایک مذہب اسم بامسمے
بام مارگ قائم کر لئے اب تو بلا خوف رسوائی و بدنامی دنیا و آخرت بیخ مکار
کرکے عیش و آنند کرنے لگے - مختصراً مثل نمونہ واسطے نظارہ اہل دانش
تحریر کیجاتے ہین

मद्यं मांसंच मीनंच मुद्रा मैथुन मेवच्च ॥ एते पंच
मकारास्यु मोक्षदा हि युगे युगे ॥
प्रवृत्ते भैरवीचक्रे सर्वे वरणा द्विजातयः ॥ निवृत्ते
भैरवीचक्रे सर्वे वरणा पृथक पृथक ॥

ارتھ - (مدیہ) شراب (مانس) قلیا گوشت (مین) مچھلی (مُدرا)
پوری کچوری وغیرہ (میتھن) عورت - اسی کا نام پنچ مکار ہے اور بھیروی چکر
اسی مین ہوتا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی قوم ہو اوسوقت سب ایک
ہین کسی کو کسی سے کچھہ پرہیز کھانے وغیرہ کا نہین ہوتا - یہان یہ بھی جاننا
چاہیئے کہ احاطہ مندر سری جگنناتھہ جی اسی بھیروی چکر کے اصول سے تیار
کرایا گیا ہے جو ایک بام مارگی راجہ کا بنوایا ہوا ہے اسیوجہ سے وہان کچھہ
پرہیز کھانے پینے کا نہین ہے اور درمیان دونون بھائی سری کرشن جی
مہاراج و بلبھدر جی مہاراج کے بجاے استری ہمشیرہ سیری سبھدرا جی کو جگہہ دیا گیا
ہے کیونکہ اوس بام مارگ مذہب مین کوئی عورت کسی قسم کی ہو مثل زن
منکوحہ تصور کیجاتی ہے - وقت پنچ مکار بھیروی چکر کے مرد سب شیو روپ
و عورت سب مثل پاربتی جی کے تصور کیئے جاتے ہین - اب تائید اسکے
اسلوک جو کہ منوسمرتی مولفہ سری منو مہاراج مین بنا کر شامل کی گئی ہے زیب قلم

[illegible] वृत्ति
रेषाभूतानां निवृत्तिस्तु महाफला॥ मनु० म्रा० ५
म्रा० ५६॥

ارتھ - (مانس) گوشت کھانے (مدیہ) شراب خوری (میتھن)
زناکاری مین کچھہ دوش یعنی گناہ نہین ہے اور زناکاری مین اسوجہ سے
دوش نہین ہے کہ وہ تو جیونکا سوبھاو ہی ہے
اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ بدون تکلیف دینے کسی روح کی گوشت ملنا
نہین ہوسکتا و بدون قصور کے تکلیف دینا سراسر داخل عذاب ہے نہ کہ داخل

اور شراب کے لئے تو قطعی ممانعت ہے کیونکہ اوس سے ضرور ہی عقل سلیم مین فتور واقع ہوتا ہے۔

बुद्धिं लुम्पति यद्द्रव्यं मदकारि
तदुच्यते । मनु० ।

ارتھہ۔ عقل سلیم کی خرابی کرنے والے اشیاء کا کبھی استعمال نکرنا چاہیئے۔ اور بہ نسبت گوشت خوری کے زیادہ لطف یہ ہے۔

वैदिक हिंसा हिंसा न भवति ॥

ارتھہ۔ از روے وید وغیرہ جو ہنسا ہے یعنی جانوران جو قتل کئے جاتے ہین وہ داخل عذاب نہین ہے بلکہ داخل صواب کیونکہ دوسرے اشلوکون مین تحریر کیا گیا ہے کہ از روے وید وغیرہ جو جانوران قتل کئے جاتے ہین اونکو و نیز قتل کرنے والے کو یعنی مقتول کو فوراً اوسیوقت اور قاتل کو بعد وفات سورگ لوک ملتا ہے لہذا داخل صواب ہے

چنانچہ از روے شرع شریف اہل اسلام بھی جو جانوران ذبح کئے جاتے ہین بہشت نصیب ہوتے ہین لہذا جائز و روا ہے۔ اون اصحاب اہل اسلام و بام مارگی سے کہا جاوے کہ (بیکنٹھ یا سورگ لوک) بہشت کی خواہش ہر شخص کو ہوتی ہے اور اسی واسطے عبادت پوجہ وغیرہ کئے جاتے ہین تو اپنے ہی خاندان والد وغیرہ بزرگان کو قتل کرکے بہشت نصیب کیون نہین کراتے جنکو بڑے اشتیاق بہشت ہے اور وہ بیچارے جانوران ناکردہ گناہ تو بہشت کیلئے اشتیاق بھی نہین ظاہر کرتے اونکے قتل پر کیون سرگرم و تیار ہو۔ یار و یاد رکھو کہ یہ بہانہ بازی ایک بھی اوس (نیاے کاری) منصف مزاج خداوند عالمیان شاہ جہان کے مقابلہ مین کارگر ہرگز نہوگی۔ حالانکہ اوسی اوہنسا سے مین سری منو مہاراج فرماتے ہین

नाकृत्वा प्राणिनां हिंसां मांस मुत्पद्यते
क्वचित्। नच प्राणिवधः स्वर्ग्यस्तस्मा
न्मांसम्विवर्जयेत्॥ मनु०॥ ४८॥

ارتھ۔ بیدون ہنسا جیون کے مانس پیدا نہیں ہوتا اور جیونکی
ہنسا سورگ لوک ملنے کے واسطے نہیں ہے لہٰذا مانس کھانا نہ چاہیئے۔
اور لیجیئے۔

मांसभक्षयिता मुत्र यस्य मांसमिहाद्म्यहम्॥
एतन्मांसस्य मांसत्वं प्रवदन्ति मनीषिणः॥
मनु० अ० ५५॥

ارتھ۔ جسکے مانس کو مین یہان اس لوک مین کھاتا ہون وہ
پرلوک مین مجھکو کھاویگا۔ ایس فرمایئے اسکو کون آنکھ کا اندھا غلط کہہ سکتا ہے
اور حضرات نے گومیدھ اسومیدھ وغیرہ یگیہ موافق پوران مصنفہ اپنے برخلاف
وید وغیرہ کے کرانے لگے جیسے اب تک پنڈتان مقام بنارس وغیرہ کا اصرار ہے
حالانکہ۔ مضمون ذیل کو ملاحظہ فرمایئے۔

राष्ट्रं वा अश्वमेधः अन्नं हि गौः अग्निर्वा अ
श्वः॥ आज्यं मेधः॥ श० प० ब्राह्मण०॥

یہ ست پتھ برہمن گرنتھ کا سوتر راجنیت مین ہے۔ ارتھ۔ راجا نیای
دھرم سے پرجا کا پالن کرے اور ودیا دان کا دینے والا جیجمان دان دینے
اور اگنی مین گھی وغیرہ سے ہون کرنے کو اسومیدھ۔ اور (ان) غلہ جات۔
(اندریان) حواس ظاہری و باطنی اور ہوا و زمین کو پاک رکھنے کو (گومیدھ) اور
بعد وفات انسان کے (شریر) جسم کا موافق وید وغیرہ کے دگدھ کرم کرنیکو (نرمیدھ)

یگیہ کھا جاتا ہے۔

اور اکثر اصحاب فرماتے ہین کہ منو سمرتی مین لکہا ہے کہ یگیہ کیلئے پرمیشور نے خود ہی جانورون کو پیدا کئے ہین۔ یگیہ مین جانورون کے قتل کرنے سے سب کا کلیان ہوتا ہے اسلئے یگیہ کے لئے قتل جانوران داخل عذاب نہین ہے بلکہ داخل صواب ہے لہذا یگیہ مین جانورون کو قتل کرنا چاہئے اور گوشت جو ہون سے بچے اوسکو بطور پرشاد کہانا چاہئے چنانچہ منو سمرتی و نیز دیگر کتابون مین ایسا مندرج بھی ہے اسیوجہ سے ویدکت ہنسا ہنسا نہین کہنا چاہئے۔ اب واضح ہو کہ یگیہ وغیرہ اوتم کرم مین مدھ مانس یعنی شراب و گوشت کا کہانا پینا داخل صواب منو سمرتی و نیز دیگر کتابون مین اونہین خود غرض و شراب گوشت کھانے والے بام مارگیون کا مندرج کیا ہوا ہے اور اون لوگونکا یگیہ کرنا یا کرانا صرف فریبانہ کام تہا کیونکہ گوشت و شراب کھانے پینے سے جو گناہ و بدنامی ہوتی ہے اوس بدنامی اور رسوائی کے بچانیکے واسطے گویا یہ یگیہ کا بہانہ بازی کیا گیا ہے کیونکہ ودوان عالم اور گن کرم اوتم سوبہاؤ ویدکت صاحبان برہمنان نے یگیون سے آپاشنا ایک پرمیشور ہی پرم آتما و نیز تمام خلایق کا اوپکار و امداد تصور فرماتے ہین بلکہ راون وغیرہ کی کیفیت ولادت وغیرہ سے ہر شخص واقف ہے کہ نہایت اوتم کل برہمن اور عالم تہا مگر بوجہ گوشت و شراب خواری جو کہ مخزن کل عیوب دنیاداری کا ہے راکہس کے نام سے موسوم کیا گیا تہا۔ اور جو یہ کہا گیا ہے کہ ویدوکت ہنسا ہنسا نہین ہے اوسکا یہ مطلب یعنی ہے کہ راجہ و نیز دیگر دہرم کے رکہا کرنے والے کو لازم ہے کہ چور ڈاکو۔ یا جو اسپے کو تلوار لیکر قتل کو موجود ہو یا شیر و بچہو و سانپ وغیرہ جن سے دوسرون کو نقصان پہونچ سکتا ہے اوسکو قتل کرے یہ ویدوکت ہنسا یعنی موافق

وید کے قتل واجب ہے گو کہ اونکے قتل مین بھی گناہ ہے کیونکہ اون کے
قتل مین بھی اونکو تکلیف ہوتی ہے مگر اونکے قائم رہنے سے جسقدر تمام
دنیا کے لوگون کو نقصان پہونچتا ہے اور اون کے قتل سے بہ نسبت عذاب
کے صواب بڑے ہے۔ اور منوسمرتی کی ترجمہ کرنے والے پنڈت سروکھ
نارائن نے جو لکھا ہے کہ یگیہ کرنے سے بارش اور بارش سے اوشدہے
ان۔ اور ویریہ (آب منی) کی ہمیشہ سے پیدائش ہوتی ہے اور اوس سے۔
(شریر) جسم انسانی بنتے ہین اسوجہ سے ایک جانور کو قتل کر کے یگیہ کرنے
سے انسانون کی پیدایش ہو کر بہ نسبت عذاب کے صواب زیادہ ہوتا ہے۔
یہ مترجم صاحب کا بیان محض لغو اور بہتان ہے کیونکہ گوشت کے ہوَن کرنے
سے بارش کی وجہ مفید نہین ہو سکتی بلکہ سراسر غیر مفید اور باعث نقصان ہے
۔ جیسے آکاش مین زیادتی گرمی کی ہونے سے بارش ہوتی ہے (اور یہی وجہ
ہے کہ ایام گرما مین سخت گرمی ہونے سے بارش اچھی ہوتی ہے) اور گھی
وغیرہ خوشبودار اشیار کے زیادہ ڈالنے سے قوت آتش زیادہ ہوتی ہی
وجسقدر گھی وغیرہ ڈالا جاتا ہے اوسی قدر شعلہ ہائے زیادہ ہوتے ہین بلکہ
گوشت کے ڈالنے سے شعلہ آتش بھی کم ہو سکتے ہین و آتش کے معدوم
ہوجانے کا بھی اندیشہ ہے اور اگر خشک لکڑی و گھی وغیرہ کے مدد سے کو
جل بھی جاوے گا۔ تو ضرور ہی (دُرگندہ) بدبو سے ہوا و پانی کی خرابی کا باعث ہوگا
جس سے تمام عالم کو ہر ایک اقسام کے عارضہ ہائے سے تکلیف شدید
ہوسکتا ہے۔ تو یگیہ کے نتایج جو کہ تمام اہل عالم متحرک و غیر متحرک کے افادہ
کے لئے ہے وہ تبادلہ ساتھہ مضرت کے ہوجاویگا لہذا یگیہ وغیرہ مین گوشت
کا ہوَن کرنا و تہاپر شاد اوسکا کہانا بالکل ادہرم اور اعلے درجہ باعث عذاب

کا ہے اور ویدک شاسترین جو طریقہ گوشت خواری وغیرہ مندرج ہین وہ صرف
عارضہ مہلک کے لئے کہ جسکے واسطے کوئی دوسری دوا تدبیر نہین ہی یا ایسے
وقت مین جبکہ دوسری کوئی اشیاء باعث قیام زندگی نہو مجبور و ناچار اور
زندگی کا قیام رکھنا امر دشوار ہو تفریحاً لذات جسمانی اور فربہی کے لئے ہرگز
نہین ہے حالانکہ یہ بھی گوشت خواری باعث صواب نہین ہے داخل گناہ
ہی ہی مگر مجبوری سے ناچاری ہے ایسی حالتون مین بھی پرہیزگاری باعث
مغفرت و نیاداری ہے - اور سری منو مہاراج کا یہ اصول ہرگز نہین ہے جوکہ
حسب مذکورہ بالا و نیز بہمہ صفت موصوف کے اشلوکون مندرجہ منوسمرتی
سے ظاہر ہے بلکہ سری بیاس جی مہاراج نے بھی فرمایا ہے

अहिंसा परमो धर्मः ॥

یہ سری بیاس جی مہاراج فرماتے ہین - اہنسا پرم دہرم ہے
انسان کو غیر کی جیو ون کا رکھا کرتا ہے لازمی و فرضی کام ہے - اب اصحاب پنڈتان
و برہمنان بام مارگی کی کیفیت عجیب و غریب کو کہان تک معارض بیان مین لاؤن
بلکہ ناگفتہ بہ - الغرض مذہب و ملت موجودہ ہندؤن مین سب سے اول
ایسی بے طریقہ بام مارگی ذات شریف کے تشریف آوری کا جلوہ بالکل برخلاف
وید وغیرہ ست شاسترون کے محض نفس پروری و لذات جسمانی کے لئے
نمودار ہوا جسکے وجہ سے ایک بڑا بھاری تاہنر اور نندک و پرہیزگار وید وغیرہ
ست شاسترون کا جین مت کے نام سے آشکار و اظہار ہوا اور اوس کی
دن دونی رات چوگنی از حد ترقی ہونے لگی اور بجز چند مقامات کے تمام
آریاورت دیش مین جین مت کا پرچار ہو گیا از ان بعد اون لوگون نے چوبیس
تیرتھنکر جو اونکے دیوتا ہین اون کے نام سے مندر وغیرہ بنوا کر بہ ہیئت مورتی قائم کرکے

پوجہ یعنی پرستش کرنے لگے چونکہ ہندوستان بھٹر یا دہیان کا مسئلہ مشہور
ہے - اب لوگ بوجہ جہالت بکثرت جین مندر و مت کے طرف متوجہ ہوئے
لہذا فوراً حضرات برہمنان نے بھی مورتی یعنی تصویر معہ زیورات و پوشاکات
سے آراستہ عمدہ شان و شوکت سے مندر بنوا کر استہاپنا کرکے گھڑی
گھڑیال و سنکھہ ہرتال سے گانا بجانا آغاز کرکے موہن بھوگ وغیرہ عمدہ و
لذیذ پرشاد چکہانے لگے مگر اوسپر بھی جین مت کا زور شور از حد رہا آخرش
سری سوامی شنکراچاریہ دکھنی دراوڑی برہمن ودوان تشریف لاکر بڑے ہی کوشش
و جانفشانی سے جین مت کا کہنڈن و ویدمت کا منڈن کرنے لگے اور
جہان تک ہوسکا بہت کچھہ ویدمت کا استہاپن اور پرچار فرمایا مگر افسوس
کہ سوامی جی مہاراج بھی بتیس برس کی عمر مین رہگراے بہشت ہوئے - بعدہ
روز بروز یکے بعد دیگرے ترقیات (مت متانتر) ملت و طریقت برخلاف وید
وغیرہ ست شاسترون کے ہوتی گئی جو ابتک باعث ضلالت آریاورت
موجود ہین جیسے بشنو چکرانکرت مت وغیرہ جو کہ سٹہہ کوپ نام جوگی کا ایجاد
کیا ہوا ہے اوسکا چیلہ منی باہن جو کہ چانڈال برن مین پیدا ہوا تہا اون کا
چیلہ یامنا چاریہ جو کہ ایون یعنی خاندان اہل اسلام سے تہا اونکا چیلہ رامانوج
جی جو کہ برہمن خاندان کے تہے سنسکرت حاصل کرکے کچھہ کتابین سنسکرت
زبان مین تصنیف کرکے اس طریقت کے ترقیات کے باعث ہوئے
اون کی اوستاد سٹہہ کوپ کے نسبت انہین کے کتاب چکر انکرت مین
حسب ذیل تحریر ہے -

विक्रीय सूर्य्य विचार योगी

ارتہہ - سٹہہ کوپ جوگی سوپ کو بنا اور بیچکر بیچرتا تہا - اب دانشمندان

خود تجویز فرمالیوینگے کہ کون قوم تھے۔ اور ہزار ہا مندر یا صراف لا انتہا روپیہ تیار ہو کر گوسائین جی مہاراج کے بھوگ بلاس ہوتے ہین۔ ذرا اس کبت کو ملاحظہ فرمائیے

کبت

چیلی جی کہہ کے لیوائے گئے گرو دیکھا کے مس بہتر شالا
باندہ کے کنٹھی کنٹھور گئے پچ کنٹھہ لگائے لئے تت کالا کو
کبت سکت نہی پڑے او رسکے کہین بیچ بالا چھوٹ
ہان ہان گوسائین جی ہوئے پھو نہین ٹوٹے گی کہا کی کنٹھہ گوپالا

بخیال طول باقی فضول۔ اور ایک طریقت از روئے اصول ویدانت جاری جو کہ کل طریقت مذکورہ بالا کے مخدوم مکرم (اہم برہمہ) ہین جو کل ارواح کو خود خدا تصور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم و تم سب خدا ہین بجز خدا کے روح کوئی دوسری شے نہین ہے وہی خود نیک و بد وغیرہ کا کرنے والا وہی سزا برداشت کرنے والا وہی حاکم وہی محکوم غرض جو کچھ ہے وہی ہے جیسے

जीव ईश्वर ईश्वर ऐजीव ॥

ارتھہ۔ جو جیو (روح) ہے وہی ایشور (خدا) اور جو خدا ہی وہی روح

بشرح ایضا کبت کو ملاحظہ فرمائے

ایک سمے بن کے اندر گرواج کے ناری نے ناہر جایو
کاہو گڈریے نے پالے پرپو سو کاندھے دھری لے پٹرن لایو
بھول گیو گن کو اپاکرم سو پٹرن سنگ مین دوب چرایو
تیسی ہی برہمہ شریر کے سنگ مین برہمہ کو چہاڑ کے جیو کہایو

اب فرمایئے ستیاناش ہونے مین کچھہ شک ہے جبکہ (اہم برہم
مین خدا ہون) کہا جاتا ہے تو پھر خوف کسکا جو چاہو کرو۔ واہ رے
صاحبان (اہم برہم) سوجھی تو یہ سوجھی کیون نہو۔ بڑے گھر چھاپا مارا۔ آپ ہی
لوگون کا کام تھا۔ کیون پیارے بھائیو۔ ایسی دعوی خدائی پر اہل یونان
بھی طوفان سے آگے گئے رہتے یا پیچھے رہتا ایک فرق تو ضرور ہے کہ اہل یونان
جو کہ دعوے خدائی کرتے تھے بڑے بڑے عاقل اور عالم تھے اور
یہان تو اسقدر جہالت قابل نفرت مین یہ دعوے ہو رہا ہے جو خدانخواستہ
اہل علم ہوتے تو شاید ایک دو درجہ خدا سے بھی (اگر ہوتا) فوقیت پہ
کمر ہمت باندھتے مگر نہین اس آریہ ورت دیش کی کچھہ حیات مستعار باقی
تھی جسکے وجہ سے کچھہ اصحاب ایسے باقی رہ گئے تھے جو خدا کو حاضر
ناظر و خالق مخلوق مثل بادشاہ منزہ جزا کا دینے والا اور اپنے و نیز دیگر ارواح
کو مثل رعایا خدا کا محکوم اور ماتحت تصور کرتے ہین ورنہ مثل یونان بھی
طوفان ہوتے مین کیا شک تھا تو بھی حالت سجدے قابل عبرت و تعجب
لائق نفرت ہے پوری تردید قسم سیوم مین کیجاویگی۔

کیون میرے پیارے بھائیو حکایت چند راست مندرجہ تواریخ ہند
بہ نسبت مندر سومناتھ مہادیو جو کہ بڑا نامی گرامی مندر احاطہ گجرات متعلق
راج ریاست سری مہاراجہ بھیم کے تھا جسکو محمود غزنوی بادشاہ نے غارت
و شکست کیا تھا بالکل فراموش کردیا افسوس صد افسوس کیفیت یہ ہے
کہ یہ مشہور معروف مندر سومناتھ واقع گجرات مین یہ کرشمات عجائب تھے
بھولے لوگون کو دکھایا گیا تھا کہ مندر مین اوپر نیچے چارو طرف سنگ ہائے
مقناطیس لگا کر اپنی مورتی مہادیو جی کے قائم کی گئی تھی جو کہ کشش

مقناطیس بغیر کسی وسیلہ و ذریعہ کے بیچ ادہر مین لٹکتی تہی جسکو اصحاب
بوجہ لاعلمی و تاریکی جہالت کے عظمات و کرشمات سیری مہادیوجی تصور
کرتے تہے اسیوجہ سے آمدنی لاکھون روپیہ سال علاوہ حقیت ملکیت
وقف شدہ متعلق مندر کے تہی جبکہ محمود غزنوی نے کچہ تہوڑی سی فوج
لیکر چڑہائی کیا تو پنڈتان و پوجاری برہمنان نے مہاراجہ صاحب والیہ
ریاست سے فرمانے کہ ملیکشون کا ورشن کرنا بہی داخل گناہ ہے و پنڈت
جوتشی جی مہاراج تشریف لاکر فوراً بہرنے و بہندرا قائم کرکے بجاے اجازت
ممانعت لڑائی کی فرمانے لگو کہ کسی قدر لڑائی بیاسے نام ہہوئی مگر راجہ صاحب
شکست فاش کہاکر عیش و آرام سلطنت سے دست بردار ہوکر داخل جہنم
ہوے حالانکہ صدہا پنڈتان برہمنان مندر مین درگا پاٹہ بطور سپر اشتہرن وا سطے
کامیابی کے کرتے تہے مگر وہان تحریز ایکنٹہ و پتہر و جواہرات و زر کے اور
کیا تہا اگر درحقیقت سری مہادیوجی جنکا جوگ بل و ترسول بل اظہر من الشمس تہا
موجود ہوتے تو نہ معلوم کیا کر ڈالتے۔ الغرض جسوقت محمود غزنوی نے
مندر کے شکست کا حکم دیا تو پنڈتان و پوجاریان نے دست بستہ عرض کیا
کہ تین کروڑ روپیہ نقد لیجیے مگر مندر کو شکست نہ کیجیے بجواب اوسکے یہ جواب
ملاکہ مین بت پرست نہین ہون بلکہ بت شکن ہون اب تمہارے مہادیو کی
عظمت دیکہون گا (نہایت افسوس ہے کہ ان خودغرضیون نے ہلوگونکی
ایسے نامی گرامی منی رشی و دیوتا کی ایسی ایسی نندا و شکایت کراتے ہین
اور ذرا بہی شرم نہین آتی۔) حاصل کلام یہ ہوا کہ تیغ اوپر کا شکست ہوتے ہی
آہنی مورتی مہادیوجی زمین پر لیٹ گئے۔ اور زیر ارگہہ مہادیوجی تہہ خانہ زر
و جواہرات کا تہا سنا جاتا ہے کہ اوسنے اٹھارہ کروڑ کا جواہرات اور نہین

پنڈتان و پوجاریان معہ اون کے عورات کے سرپر بانبرداری کر کے لیے اپنے ملک کو لے گیا اور جو کچھ اون برہمنان پوجاریان و پنڈتان کی دُردشا حالت اندوہ افزا ہوئی وہ قابل تحریر نہین ۔ اور فسانہ عالمگیر شاہ بہ نسبت مندر و مورتی وغیرہ کے بتانید بیان وردزبان ہر خاص و عام ہے ۔ جس طرح یہ عظمت و کرشمہ اوسی مورتی مہادیو واقع مندر سومناتہہ کی تہی اوسی طرح پر کل مندر و مورتی موجودہ کے نسبت بلا حجت و اعتراض کے تصور کرنا چاہیئے اصل مورتی پوجن کے جبر جین مت کے وقت سے ظہور پذیر ہوئین ہین ان تحریرات سے ہرگز یہ خیال نکرنا چاہیے کہ مین اون اصحاب بہمہ صفت موصوف کی شکایت کرتا ہون بلکہ آپ اصحاب اون مہاتماؤن کی شکایت خود کرتے ہین وغیرہ دوسرون سے کراتے ہین کیونکہ جہان تک جس مین گن اور کرم ہون وہان تک کہنا داخل توصیف اور اوس سے تجاوز کرنا داخل شکایت ہوتا ہے جیسے ایک شخص زمیندار کے تعریف مین کہا جاوے کہ آپ تو بادشاہ وقت ہین یا یہ کہ آپ تو بڑے مفلس ہین دونون حالتون مین ایک ظرافت کے ساتھہ دوسرا حماقت کے ساتھہ شکایت ہی ہے ۔ اور یہ اصحاب جیسے سری بشنو جی مہاراج و سری ادت ۔ و سری انگرا ۔ سری برہما جی مہاراج ۔ سری مہادیو جی مہاراج ۔ سری اندر جی مہاراج وغیرہ آدھ شتی آدسرسٹی مین قدرت کاملہ پرمیشور سے پیدا ہوئے جو بعد اوپکار دنیا و پرچار وید وغیرہ ودیا کے موکش کو تشریف لے گئے اوسی طرح پر سری رام چندر جی مہاراج و سری کرشن جی مہاراج وغیرہ بڑے بڑے دہارمیک ودوان پراپکاری تپسوی پرش اپنے اپنے کرما نکول اوتم او تم استہان کو پراپت ہو کر بعد اوپکار سنسار کے شریر تیاگ کر سورگ لوک کو چلا وہ فرما ہوے ۔ اون اوصاف حمیدہ

سے یادگاری سے انسان اپنے اعمالون کو بھی درست کر سکتا ہے
کیونکہ اچھے اصحاب کی صحبت و اچھے اصحاب کے اعمال و افعال کے یاد
کرنے سے اونکے عمدہ اعمال اور افعال کا یادگار ہوتا ہے جس سے
اپنے چال چلن کو بھی درست کر سکتا ہے و بدکردارون کی صحبت و یاد کرنے
سے برائیون کی خواہش ہوتی ہے اسوجہ سے اصحاب موصوفین سے گن و
کرم کا دہیان و بچار کرنا اور اون کا جس گانا ہم لوگون کا پرم دہرم ہے گرچہ
خیال کرنا کہ وے اصحاب ابتک برہم پرمیشور سے پرم آتما روپ قائم کرتے ہین
میتا گیان سے کیونکہ پرمیشور تو وہی ہے جس سے کل دنیا کو جسمین آگ ہوا
وغیرہ سے لیکر پرتہوی وغیرہ تک موجود ہین پیدا کیا اور اوسی سرشٹی مین اصحاب
موصوفین و نیز کل اہل عالم اپنے اپنے کرمانوسار پیدا ہو کر موت کے فنا ہوتے
رہتے ہین کیونکہ ویدانت مین مندرج ہے کہ۔

पञ्चीकृत पञ्च महाभूतै कृतं सत कर्मजन्यं सुख दुःख
भोगायतनं अस्ति जायते वर्द्धते विपरिणमते अप-
क्षीयते विनश्यती इति षड्भाव विकारै युक्तं
एतत्त स्थूल शरीरम ॥

ارتہہ - پنچ مہا بہوت پنچ کرت شریر ہے اول سکہہ و دکہہ بہوگ کرنیکا
آلہ ذریعہ ہے دوئم پیدا ہونا - سیوم - بڑہنا - چہارم - تبدیل ہونا - پنجم -
ضعیف و کمزور ہونا - ششم - ناش ہونا - یہہ چہہ طرح کا بیکار ہے - اور گوسائین
تلسی داس جی نے بھی لکہا ہے -

کبت

سنگ گئے بلی بکرم سین و دہیچ سے گئے جن پار تہہ بہار تہہ ٹہاتا۔
بال بلی بلہ و پ سے گئے جنکے و سکند ہر کا نکہہ سہاتا۔
سنگ گئے ہیرچ دہن جنا گہدی جن چو سہہ کوس کو چہتر لے تاتا۔
دہرا کو پر بہاؤ بہی تلشی جو پہر اسو جہرا جو ہرا سو ہوتا تا
اور خود سری کرشن جی مہاراج نے گیتا مین فرمایا ہے کہ

परोपकाराय सतां विभूतयः॥

ارتہہ پر اپکار ہی کے لیے ست پرشون کا جنم ہوتا ہے۔
اور نیز بالمیک رامائن مولفہ مہرشی بال میک جی مہاراج و سری بیاس کرت
شاہریک گرنتہہ مین سری مہاراج رام چندر جی کے لیے اور سری کرشن مہاراج
کے لیے سوا ئے راج پوتر کے برہم یہ پرمیشور کا نام یا اوتار وغیرہ کا کچہہ بہی
نشان نہین پایا جاتا۔ اب تو یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ پرمیشور پرماتما سرب بیاپک
سرب شکتمان اور وہ نراکار نربکار اتنے کرتا دہرتا و پر لے کرتا ہے اوسکے
جگہہ پر کسی دوسرے کو ہرگز ہرگز پرمیشور پرم آتما و سرب شکتمان نہین تصور کر نا چاہیے
اور یہی خاص باعث قہر خدائی کا اس ملک پر ہے کہ ایسے انت بل پراکرم
والے و سرشٹی کرتا کے جگہہ پر اوسکے پیدا کیے ہوئے (مثل انسان و
چیز دیگر مورتی وغیرہ کو تصور کرکے اوسکی استتی اوپاسنا اور پرارتہنا کرتے ہین
جیسے بادشاہ وقت کے جگہہ پر کسی رعایا کو بادشاہ قرار دیا جاوے تو
فرمانروائے وقت ضرور ہی اون رعایا کے نیست و نابود کرنے مین کوئی
دقیقہ باقی نہین رکھہ سکتا اوسی طور پر اس ملک کی حالت پر جہالت کو دیکھنا چاہیے
اور واضح ہو کہ اس اریاورت دیش کے زوال وادبار کے خاص وجوہ یہ ہین
اول برہمچریہ آشرم کا جاتا رہنا و سوئمبر یکت وواہ کا نہ ہونا اور بلکہ اگر

اگن ہوتر جس سے تمام اہل عالم کی بھلائی ہوتی ہے اوسکا قطعی مسدود
ہونا - اور گودان کی پالن کا جس سے گھی ودودھ وغیرہ اوتم اشیاء ہوکر
بل پراکرم کا باعث ہوتا ہے انتظام نہ ہونا - اور انیک مت متاشر کا بھید
ہوکر باہم (دویش) نفرت و نااتفاقی کا ہونا - اور بلا علم و ہنر ذات کی ابھمان مین
پرسشار رہکر رہت ہوکر مغرور رہنا - و باہم اہل غذا ہوکر ستیاناس کرنا - اور
بغض عداوت و نفرت سے دوسرے کو ہیچ سمجھنا - اور جڑ مورت پاشان وغیرہ
اور انسان کو پرمیشور کا تصور کرکے بعد وفات بھی اون سے امید بہبودی کی
رکھنا - اور (اہم برہمہ) مین خداہون کہکر غارت ہونا - اور اصل خالق مخلوق
رکھپک نیار کاری پرمیشور کو فراموش کرنا - الغرض وید یوکت و دہرم کا تیاگ کرنا
یہ سب باعث زوال اور ادبار کا تصور کرنا چاہیے زیادہ تر قابل افسوس ہے یہ
کہ راجہ مہاراجہ سیٹھ ساہوکار دولتمندان بھی ایسے خواب غفلت اور فریب
دغابازی حضرات برہمنان مین ازخود فراموش ہو رہے ہین کچھ بھی خیال نہین
فرماتے لاکھون روپیہ مندر وغیرہ کے اینٹھ و پتھر مین خرچ کرکے گوسائین جی
مہاراج کے ڈوشٹ آچار اور بیوپار مین مدد دیتے ہین اور پراگوال گنیال
اور راميشور ناتھ وجگناتھ جی وغیرہ کے پوجاری اور برہمنان اتیاچاری کو
از حد دولت دیکر شریک اور مجرم اعانت بدکرداری کے ہوتے ہین - اور
اوس سے بجز زناکاری و مقدمات فوجداری کے اور کچھ بھی نتایج عمدہ ملک
کی بہبودی اور عاقبت کی خوشنودی کا نہین ہوتا اگر اوسی دولت کو وید یوکت
کرم اور دہرم مین جیسے پاٹ شالا یگیہ شالا اور اناتھ الیہ پالسی کارخانجات
ترقیات قومی اور ملکی مین جس مین ہزارون غریب مفلس کے لڑکے وغیرہ کی
تعلیم علوم و پرورش ہو داخت ہو　　خرچ کرے جس سے علاوہ ترقیات

ہر اقسام ملک کے فوائد دنیاوی و صواب دینی سے از حد مستفید ہوتے۔
اور جائے تعجب ہے کہ اسے اعلیٰ سے ادنے تک باوجود واقفیت و چشم
دید واقعات نسل کے لکیر کے فقیر ہو رہے ہین اور لکیر کے فقیر ہونے کی
وجہ بھی معقول یہ ہے کہ ابتدا سے پیدایش سے حضرات برہمنان اور بزرگان
انھین مشورات اور دستورات لغو و لا طائل کے آپ پیشک اور بادی ہوتے
ہین اور علوم جس سے ہر اقسام کی عقل حق ناحق راست اور دروغ کی شناخت
کا باعث ہو تک سے بالکل محروم ہوتے ہیں اور کل دار مدار فوائد دنیا و آخرت
متعلق علوم کے ہین مگر چونکہ علوم سے محروم لہذا ہر اقسام فوائد دین اور
دنیا سے محروم رہتے ہین صرف حضرات برہمنان خود غرضی سے مرضی پر کل
امور دینی و دنیاوی کا قیام اور ان لوگون سے کچھ طلسمات قائم کر رکھا ہے
اظہر من الشمس کہ ابتدا سے حمل سے بعد وفات چند برس تک کل کارروائی
دغابازی اور فریبی کا اپنی ہی اقوام پروری کے لئے ایجاد فرمایا ہے اور
اسی کارروائی فریبی مین کل متوطنان آریا ورت دیش مجبور و ناچار گرفتار ہین
اور راجہ مہاراجہ اور سیٹھ ساہوکار ون نے بھی اپنا فرض و کار لازمی علاوہ تین
چار شادی کے کم سے کم [illegible] خوش رو عورات مدخولہ سے حظ نفس اوٹھانا
و شراب پینا و تمام شب بیداری اور تا دوپہر نو بجے دن تک خواب غفلت
سے جلوہ افروز ہونے کی اختیاری تصور فرما لیا ہے جس سے مدام تندرستی
کا انہدام اور عوارض کے تشریف آوری کا ازدحام اور ڈاکٹر صاحب اور
حکیم وغیرہ کے ادویہ کے مفید ہونے کا الزام اور سراپا لاولدی کا قیام رہتا ہے
کیون صاحبان کسی اہل انگلستان اعلی سے ادنے درجہ تک کو بھی کبھی
ایک ان مشکو ... کے دوسری عورات کا جائز یا ناجائز طور پر معانقہ اور مشاہدہ

فرمایا ہے اور بہ نسبت اولاد کے بجز تعلیم علوم عمر طفولیت میں شادی وغیرہ کا کرنا بھی ملاحظہ کیا ہے؟ ہرگز نہیں اب تو ضرور خجالت اور ندامت سے اوپر تریخ نکیجئے گا۔ خیر جو کچھ ہوا گذشتہ را صلوٰۃ۔ اب بھی ترقی علوم کے لیے مستعد ہو کر برہمچریہ آشرم و گرہست آشرم کی پوری پابندی کرنی و کرانی چاہیئے جس سے آسایش دنیا و آخرت کا متصور ہے اور یہی مقدم ہے اسپر اگر اصحاب متوطنان ہند یہ اعتراض پیش کرین کہ اسوقت تمام ملک ہندوستان مین لاکھون مندر ہر ایک مذہب و ملت کے علیحدہ علیحدہ موجود ہین اور کڑورہا روپیہ کا مندر وغیرہ کے لئے صرف ہو رہا ہے اور ہزارہا طریقت عبادت کے اصحاب رنگ رنگا ہے مونچھ منڈائے اور کان کٹائے بھبھوت رمائے اپنے اپنے طریقت عبادت مین مصروف اور کاربند ہین اور اسکا چارم بھی کسی دوسرے ملک مین نمایان نہین ہے تو کیا یہ دہرم یعنی داخل نیک کرداری نہین ہین؟ تو اس موقع پر تھوڑا عرض کرنا لازم آتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ اظہر من الشمس ہے کہ (دہرم) نیک کرداری کے نتایج (سکھہ) آزادی اور آسایش کے ہین اور (ادہرم) بدکرداری کی نتایج (دکھہ) تکلیفات ہر اقسام کے ہین۔ اب اصحاب خود بلاتعصب منصفانہ تجویز فرمالیوین کہ اگر یہ کل کارروائیان موجودہ مذکورہ بالا داخل (دہرم) نیک کرداری کے ہین تو اول براہ مہربانی و قدردانی اپنے اور اپنے ہموطنان اور نیز اپنے ملک ہندوستان کے طرف معائنہ و مشاہدہ فرمادین کہ کس (سوتنترتا) آزادی اور آسایش بہبودی کی حالت مین مسرور و شاد ہین اگر حالت عالی منزلت مثل دیگر ممالک کے ہین تو بیشک داخل (دہرم) نیک کرداری کے ہین اور اگر حالت پرمصیبت مین گرفتار ہین تو اسمین کیا عرض کرون۔

اصحاب فیضیاب خود عاقل و ہوشیار ہین احتیاج تحریر نہین خود بخود تصور کر سکتے
ہین۔ اور اگر اس پر بھی خیال او رعمل در آمد نہ ہو تو سچ ہے یہ کسی کیشور کا قول ہے

विनाशकाले विपरीत बुद्धी ॥

ارتھ۔ جب ایام نحوست کے ہوتے ہین تو بدہی یعنی عقل پر پردہ
پڑ جاتا ہے یعنی اگر کوئی راست کہے تو دروغ معلوم ہوتا ہے۔

नष्टे मूले नैव फलं न पुष्पम् ॥

یہ سری منو مہاراج فرمایا ہے۔ ارتھ۔ جبکہ درخت کا (بیخ) جڑ کاٹ
دیا جاوے تو گل و ثمر کہان سے ہو سکتا ہے۔ واضح ہو کہ مخزن علوم و فنون
و ترقیات گوناگون کا وید مقدس ہے بپابندی اصول وید اقدس سے ترقیات
حسنات ہر اقسام سے اریاورت دیش حسب مذکورہ قسم اول ہرا بہرا تہا اُسکے انسداد سے
کل ترقیات کی انسداد ہو کر باعث مصیبت نزول ہو رہا ہے۔ زیادہ تر قابل اندوہ یہ امر ہے
کہ اب تک ہمارے آریہ بہائی باوجود حصول واقفیت و تجربات علمیت کے خواب
غفلت مین بے حس و حرکت پیر پہیلا سے ہین برخلاف دیگر اقوام عیسائی و
اہل اسلام کے بے فکر سو رہے ہین۔ محبان ہزارون سال نشہ جہالت
مین خواب غفلت سے سیری نہین ہوئی اب تو بیدار ہو کر کیفیت پر صعوبت
اپنے ملک آریاورت دیش کو ملاحظہ فرمایئے اور بے حیائی کو کام مین نہ لایئے
دیکہیئے تو کہین از حد تر در شور اسکول منشن و امریکن اور کہین مدرسہ علم الہی
و ہائی اسکول یورپین و کہین کارخانہ جات تار برقی و ریلوے انجن و کہین
بصد قیل و قال کالج محمڈن تیار ہین اور ہر اصحاب نشہ ترقیات ملکی قومی اور
علمی مین مخمور ہین مگر اصحاب آریاورت دیش نشہ جہالت خود غرضی و لا علمی مین
مسرور ہین۔ حضرات یہ مسئلہ مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکہکر خربوزہ رنگ بدلتا ہے

مگر سخت افسوس ہے کہ اس ترقیات گوناگون کے مشاہدہ کرنے سے بھی ندامت نہین ہوتی اب تک کہین ویدک پاٹ شالا اور ویدک ہدایت اور روایت کا نام بھی نہین ہے۔ اے صاحبان نیکو کیش و خیر خواہان اریاورت دیش اب مادر مہربان خدیو زمان سری ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا سلطنت وقت ہے کوئی کسی کی ترقیات و کوششات کا مانع نہین ہے جہان تک ہو سکے تن من دہن سے ویدودیا اور ویدک دہرم کے رواج کی کوشش و پیروی کرو اور یہ یاد رکھو کہ جس وقت ویدودیا و ویدک دہرم کا افتاب تمام دنیا مین منور ہوگا اوسی وقت کل طلسمات و ظلمات لاعلمی و خود غرضی خود بخود نیست و نابود ہوجاوینگی۔ اور یہ کثرت جہالت و تاریکی کو معائنہ کرکے کچھ بھی وسواس اور خیال ناامیدی و ناکامیابی دل مین نہ لاے کیونکہ —

مشکلے نیست کہ آسان نشود　　　　مرد باید کہ ہراسان نشود —

اور یہ ہلوگو سمجھ او تشا یعنی شوق کا زیادہ سبب ہونا چاہیئے کہ صرف تنہا سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج اپنے ودیا اور اپدیش کے شعاع افتاب سے تمام اریاورت دیش بلکہ دیگر ممالک کو بھی فائدہ بخش انواع اقسام روشنی علوم و فنون وغیرہ کی فرماے اور انہین بہمہ صفت موصوف کے وجہ سے متوطنان اریاورت دیش کے انکھون مین روشنی ترقیات علوم وغیرہ کے ہوئین اور انہین کے وقت سے ہر اقسام کی کمیٹی و سبہا کا نام قائم ہوا ورنہ مدت دراز سے سبہا یا کمیٹی کا کوئی نام بھی اریاورت دیش مین نہین جانتا تہا۔ لہذا بڑے مستعدی کے ساتھ ترقیات علوم مین کوشش بیرحد کرنا چاہیئے ورنہ۔ گیا وقت پہر ہاتھ آتا نہین۔ یہ پرمیشور پرم آتما سربشکتمان نیاےکاری دیالو تو ہی اپنے کرپا اور دیالتا سے اریاورت دیش باسیون کے

اوڈیا اندہکار کا جلد ناش کر کے ست وڈیا کا پرکاش کر۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔

قسم سوم۔ دربیان تردید وحدانیت خدا و روح (کھنڈن ایکتا برہما و جیو)

اب واقفان اسرار حقیقی و مقبول بارگاہ ایزدی و شناوران دریاے بے پایان خدادانی او رمشتریان جواہرات و دکان رحمانی اپنے لیاقت علمی اور جوہر ... روشنضمیری سے اوس شاہنشاہ ازلی وابدی سروشکتمان و سروگیہ خداوند کریم کی اور نیز اوسکے رعایا ازلی وابدی (انادی جیون)۔ ارواح قدیم کی بڑے تجسس وتلاش علمی عقلی اور عملی سے واسطے فوائد وحصول مقاصد گمراہان و نافہمان اہل دنیا کے یون اظہار کرتے ہین اور ناظرین اولوالابصار عالی وقار خریداران متاع سخندانی کو جوہر قدرت پنہانی ظل سبحانی کا تماشا عجیب دکھاتے ہین اصحاب صادق الاعتقاد پر مخفی نرہے کہ دو کتابین بخط اردو مولفہ حال تبائید ویدانت جدید مصنفہ چند سال اینجا دو سکر پہ منکشف کیا گیا ہے گویا گمراہی و دعوی خدائی کی ترقی دیکھی ہے وہ مضمون سراپا گمراہی کا افسون یہ ہے کہ مایا۔ اوڈیا ور اگیانتا کے وجہ سے برہم روپ پاک پرم آتما جیو ناٹک برہم موسوم ہوا ہے ورنہ دراصل (برہما و جیو) خدا اور روح واحد ہین کسی طرح کا کچھ بھی فرق نہین ہے ۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ مکر اور کلمہ کفر کیسا سخت ہے کہ اوس سروشکتمان پرمیشور رب العالمین کو (جیوجن) ارواح مین قائم وشمار کرکے کل نیک اور بدکا مرتکب بنایا ہی۔ اول بہ تردید اسکے وید مقدس کلام ربانی کو پیش کرتا ہون کہ وید مقدس کیا ہے اور اوس مین کیا کیا ہدایتین مندرج ہین۔

स्वयम्भुर्याथा तथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः

यजु० अ० ४० मं० ८

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتہہ - جو سوئمبھو سروبیاپک (شدہ سناتن اور نراکار) پاک ازلی و ابدی لا وجود خدا ہے وہ (سناتن جیو روپ پرجا) رعایا ارواح قدیم یعنی ازلی و ابدی کے کلیان ارتہہ جتھاوت ریت پوربک (ویدوارا) بذریعہ وید مقدس ست ودیاؤن کا پرکاش کرتا ہے - اب معروضہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ وید مقدس منجانب رب العالمین جس مین ہدایات و احکامات اوامر و نواہی وغیرہ مندرج ہین بذریعہ الہام واسطے فوائد عوام کے شرف صدور پایا ہے اور یہ مسلمہ کتاب مذکورین مین پس غور کے قابل ہے کہ لفظ (اپدیش) ہدایت الہام ہی سے ہر شخص جسکو کچھہ بھی عقل سے تعلق ہو گا بخوبی سمجھہ سکتا ہے کہ (اپدیش) ہدایت کرنے والا اور جسکے لئے ہدایت کیجاوے یا کی گئی ہو باہم مغائر اور مختلف ہین کیونکہ بیدون موجود ہونے دوسرون کے لفظ (اپدیش) ہدایت اور احکامات یا الہام کا استعمال نہین ہو سکتا دوم یہ کس قدر کلمات نا ملائم اور پر از اتہام ہین کہ اوس ذات با برکات ستودہ صفات اور نراکار نربکار کے شان مین لفظ اودیا - مایا - اور اگیانتا کی قائم کیجاوے جنکو ادنے درجہ کا آدمی بھی کبھی پسند نہین کر سکتا اور تمام وید وغیرہ ست شاسترون مین وہ پرمیشور پرم آتما - اودیا - مایا - اور اگیانتا کے کل اوپادہیون سے (رہت) مبرا مندرج کیا گیا ہے - سوم کتاب مذکورین مین یہ بھی درج ہے کہ خدا جوار واح کے نام سے موسوم ہے بوجہ افعال اور اعمال ماضیہ قید تناسخ مین گرفتار رہتے ہین بلکہ کبھی وجہ اختلاف پیدایش کی بھی نمایش کی گئی ہین وغیرہ - اب اس سے زیادہ کیا کہہ سکتے ہین

کیونکہ قید تناسخ متعلق اعمال بد کے ہین جسکے نتایج زائیدن اور مردن علاوہ تکالیف دنیاوی کے ہین - واہ صاحب واہ آفرینش باین دانش - اب اس لفظ قید تناسخ سے بھی مرتکب افعال وگرفتار کنندہ قید تناسخ دونون باہم مختلف پائے جاتے ہین کیونکہ کوئی مرتکب افعال از خود قید تناسخ یا دیگر نیرنجات و تکلیفات مین گرفتار ہوتا ہرگز پسند نہین کرسکتا نہ کہ آزاد اور خود مختار - اور حسب قول مصنف کتاب مذکور ہین وہی فاعل وہی مفعول اور وہی غالب وہی مغلوب اور وہی حاکم وہی محکوم غرض کل نیک و بد خیر و شر رنج و راحت شاد و مغموم کا مرتکب اور مفہوم وہی ہے - افسوس صد افسوس - واضح رائے حق شناس ہو کہ اس ملک ہندوستان سے کہ مثل یونان تھا طوفان ہونے مین کیا شک تھا مگر چونکہ بہت اصحاب (ودوان) عالم اور کامل - برخلاف اس جہالت کے موجود تھے اور اب تک ہین لہذا پروردگار نظر ترحمانہ شاہانہ زیادہ دی مگر تو بھی جو کچھ حالت پر صعوبت ہو جبہ عنایت سلطانی و خدائی ہے - اظہر من الشمس - اب صاحبان سے جو کہ (اہم برہم) وحدانیت خدا و روح کے خیالات مین غلطان و پیچان ہین دریافت کرتا ہون کہ حضرات ہدایات اور احکامات وید مقدس - سزا و جزا - رنج و راحت - عبادت منت و سماجت - موزی یوجن - اور اوتار از حد ناچار کسکے لیے اور کیا ضرورت تھی کیونکہ جز و کل وہی دوسرا کچھ بھی نہین -

ابیات

جو حق ہے خالق افعال مخلوق	اوسی سے خیر و شر ہین جملہ مصدوق
تو پھر بتلا جزا کس کے لیئے ہے	ذرا فرما سزا کس کے لیئے ہے

قبائح سارے عالم کے عیان تر
اوسی پیدا کرتے ہین سراسر

تو پھر عصیان سے بھی ہے پاک ازل
یہ سب اللہ کا ہے مکر و کارن

غرض ہے قول تیرے و لائح
کہ جائز ہے کرے گر حق قبائح

جو وہ ہے ضال و ہادی وہی ہے
دلیل رنج و ہر شادی وہی ہے

تو ہی پھر نا سمجھ پر ہے بجا تیرا
کہ سب تلبیس ہے تیرے خدا کا

نہین ابلیس پر لعنت ہی ولے
کہ بانی ضلالت خود خدا ہے

نہین اس نقص سے واقف جو وہ ہین
اسی سے غوطہ زن دریا سہو ہین

تکیون ن کر دل کو ہو اس رکاوٹ
کہ ہے حضرات کی یہ کل بناوٹ

پڑین ایسے سمجھ پر کیون نہ پتھر
کہ عیب ظاہر و باطن ہے حق پر

کہان تک دون مین اس تقریر کو طول
تو دیکھ ابطال کو ہوتا ہے معقول

اب اس سے زیادہ ناگفتہ بہ پر عمل کر کے وید وغیرہ ست شاسترون مین جو (پرمیسر و جیو) خدا و روح کے نسبت مندرج ہین ناظرین کے نظارہ اور ستقران وحدانیت خدا و روح کے کفارہ کے لیے تحریر کیے جاتے ہین اسکو ملاحظہ فرمایے۔

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन्यस्मिन्देवा अधिवि
श्वेनिषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति
य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥ ऋ० मं० १ सू० १६४
मं० ३९॥

یہ رگوید کا منتر ہے۔ ارتھ — جو ست ویہ گن کرم سوبھاؤ ودیا یوکت اور جس مین پرتھوی سورج وغیرہ لوک اباد ہین اور جو آکاش کے مانند

بیاپک سب دیوتون کا دیو پرمیشور ہے اوسکو جو منش نہین جانتے اور اوسکا
دہیان نہین کرتے وے ناستک مند مت ہمیشہ دوکھ کے دریا مین ڈوبے
رہتے ہین اسلئے اوسی کو جان کر سب انسان سکہی ہو سکتے ہین۔

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्यजातः पति
रेक आसीत ॥ सदाधार पृथिवीं द्यामुतेमां क
स्मै देवाय हविषा विधेम ॥ यजु० अ० १३।४

یہ یجروید کا منتر ہے۔ ارتھ۔ جو سرشٹی کے پہلے سب سورج
وغیرہ تیج والے لوکون کا وتپتی استھان ادہار اور جو کچھ پیدا ہے۔ ہوا تہا
اور ہوگا اوسکا سوامی تہا۔ ہے اور ہوگا۔ وہ پرتہوی سے لیکر سورج لوک
تک سرشٹی کو بنا کر دہارن کر رہا ہے اوس سکھ سروپ پرماتما ہی کی بہکتی
جیسے ہم کرین ویسے تم لوگ بہی کرو

य आत्मनि तिष्ठन्नात्मनोऽन्तरोयमात्मा नवेद
यस्यात्मा शरीरम ॥ आत्मनोऽन्तरोयमयति
सत आत्मान्तर्याम्यमृतः ॥

یہ برہدارنیک اپنشد ہے۔ ارتھ۔ مہرشی جاگیولک اپنی استری
میتری سے کہتے ہین کہ میتری۔ جو پرمیشور جیو مین استہر (قائم) اور جیوآتما
سے جہنہ (الگ) ہے جسکو موڑھ جیوآتما نہین جانتا کہ وہ پرماتما میرے مین
بیاپک ہے۔ جس پرمیشور کا جیوآتما شریر یعنی جیسے شریر مین جیو رہتا ہے
ویسے ہی جیو مین پرمیشور بیاپک ہے۔ جیوآتما سے علحدہ رہ کر جیوآتما کے
ویہیون (عذاب و ثواب) کا ساکہی ہو کر اونکے پہل (نتائج) جیوون کو دیکر
نیم (اصول) مین رکہتا ہی وہی اویناشی سروپ سب کا بہی انتریامی آتما ہے یعنی

تیرے اندر بھی بیاپک ہے اوسکو تو جان۔

अयमात्मा ब्रह्म ॥

حالت سمادہی مین جب جوگی کو پرمیشور پرتیکہہ ہوتا ہے تب وہ کہتا ہے
کہ یہ جو میرے مین بیاپک ہے وہی برہم سب جگہہ بیاپک ہے۔ اب
دیکھنا چاہیئے کہ آج کلہہ کے نوین ویدانتی جو برہم جیو کی ایکتا (وحدت
خدا و روح) ہی کی کرتے ہین وہ ویدانت شاستر کو نہین جانتے کیونکہ

ऋतं पिबन्तौ सुकृतस्य लोके गुहां प्रविष्टौ प
रमे परार्द्धे। छायातपौ ब्रह्मविदो वदन्ति पञ्चा
ग्नयो यञ्च त्रिणाचिकेताः क० व० ३ म० १

یہ کٹھہ ولی اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھہ۔ اس شریر مین جیو و برہم
نامک دو آتما موجود ہین اون مین جیو آتما پن پاپ (صواب عذاب) کے پہل
(نتایج) سکھہ و دکھون (تکلیف آسایش) کو بھوگتا ہے اور پرماتما سکھہ دکہہ
سے رہت۔ (مبرا) ساچھی روپ (شاہد) ہو جیو آتما کو کرم پہل (نتایج اعمال)
بھوگاتا ہے۔ ایک کرم کرتا و دوسرا کرم پہل کا داتا ہے دونون کے
وجہ سے کل امور دنیاوی ہوتے ہین۔ برہم پرماتما کے پراپت ہونے
سے جیو کو سکھہ (آسایش) ہوتا ہے۔ لوک (دنیا) مین سکھہ دینے والے
کے پاس ہی سب جاتے ہین اور سکھہ ہی کے خواہش سے عبادت
وغیرہ عمدہ افعال کیئے جاتے ہین اگر جیو آتما برہم پرماتما سے علیحدہ سوتنتر
(خود مختار) نت الیکہہ و دکھہ ہوگنے والا کوئی نہوتا تو اندہکار و پرکاش
(تاریکی و روشنی) کے مانند اونکو مختلف کہنا نہین ہو سکتا تھا۔ اوپاسـ
ـیہ و اوپاسک (حاکم محکوم) بہید۔ (وجہہ) نہ ہونے سے اوپاسنا۔ (احکام

سے کیرتی پادک (پابندی) سب وید وغیرہ اُپدیش پرتھا (فضول) ہو جاتا ہو
۔اس سے برہم و جیو (خدا و روح) کی ایکتا (وحدانیت) ثابت ہو سکتی
شریر روپ رتھ پر چڑھا ہوا رتھی (کوچوان) جیو آتما جسکے پراپت ہونا چاہتا
ہے وہ اسی پوشیدہ جگہہ شریر (جسم) کے ایک شدھ پردیش (پاک
جگہہ میں استھت (قائم) ہے اسلئے اوسکے پراپتی (ملنے) کے لئے پنڈتیار
(دوسرے جگہہ) جانیکے اوشکتا (ضرورت) نہیں ہے۔

यः सेतुरीजानानामक्षरं ब्रह्म यत्परम ।ऽभ
यंतितीर्षतांपारंनाचिकेत थं शकेमहि ॥२॥

اوسی اپنشد کا دوسرا سوتر ہے۔ ارتھ۔ جیسے دریا وغیرہ کے
پار جانے کے لئے پل بنایا جاتا ہے ویسی ہی دنیاوی تکالیف سے
پار ہونے کی خواہش کرتا ہوا پرش کو لازم ہے کہ اپنے حواسات ظاہری و
باطنی کے ضابطہ ہوکر اپنے آتما کے انوکول آچرن راست گوئی وغیرہ نیکو
اعمال کی پابندی کرے۔ اور جو کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ کے اختیار میں
ہوکر اپنے آتما کے برخلاف دروغ گوئی وغیرہ کام کرتا ہے وہ دنیا و دین دونوں
سے جاتا رہتا ہے اسلئے تمام تکالیف سے نجات ہونے کے لئے پرمیشور
پرماتما کے گیان (علم) کی کوشش کرنی چاہیے۔

इन्द्रियाणांपृथग्भाव मुदयास्तमयौ च यत ।पृ
थगुत्पद्य मानानां मत्वा धीरो नशोचति ॥
क० उ० व० ६ सु० ६

یہ بھی اوسی اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتھ۔ پرمیشور شریر (جسم) اور
اندریوں (حواسات ظاہری و باطنی) کے ساتھ کبھی سنیوکت (پابند)

نہیں ہوتا مگر جیو آتما سنیوکت (یا ملا) ہوتا ہے اسلئے پرمیشور کا اندریون
سے علیحدہ ہونا کہا ہے پرکٹ اپرکٹ (وجود عدم وجود) جتنے ورن اندریان
سہت شریر (جسم) یا جیو آتما کا ہوتا ہی لیکن پرم آتما پرمیشور کا نہیں وہ تو سدا
(دائم) ایک رس نربکار (حدوث و فنا سے مبرا) شدھ بدھ اور سناتن (ازلی
وابدی) است ونباش (وجود عدم) سے دائم علیحدہ ہے ایسا جان کر گیانی
شوک سے رہت سدا آنند ہوتا ہے

यऐषसुप्तेषु जागर्ति कामं कामंपुरुषो निर्मिमा
णः तदेव शुक्रं तद्ब्रह्म तदेवामृत मुच्यते
तस्मिंल्लोकाः श्रिताः सर्वे तदुनात्येति कश्चन
एतद्वै तत ॥ व०५ श्रु०८

ارتھ۔ جو جیوں کے بیرم یوکت ہونے پر بھی بیرم یوکت
نہیں ہوتا جگت کے اوپکار کے لیے ہوتا ہے سب بستوں کو رچتا ہی
ونت شدہ سب کا ادھار جسکا نیم اچل ہے مکت اور جسکے تلیہ یا جس
ادہک کسی کا سروپ نہیں وہ برہم کلیان کے اچھا والے کو جاننے یوگ ہی

सूर्यो यथा सर्वलोकस्य चक्षुर्नलिप्यते चाक्षुषैर्बा
ह्यदोषैः एकस्तथा सर्वभूतान्तरात्मा नलिप्य
ते लोक दुःखेन बाह्यः ॥११॥

ارتھ۔ جیسے جس کارن سورج کے بینا کوئی کچھ بھی
نہیں دیکھتا رات میں بھی چندرمان وغیرہ سورج کے پرکاش کے سہاتا
سے ہی کچھ کچھ پرکاش کرتے ہیں اسوجہ سے سورج ہی سب روپ
گیان کا کارن ہے ایسا ہونے پر بھی موافق یا برخلاف دیکھنے سے

نتائج برخلاف کا بہاگی سوریہ نہین ہوتا ویسے ہی سب منش آدمی کے ہردے مین استہت پرمیشور سوریہ کے تلیہ سو بہاؤ شکتی سے سب جیونکو کرتیہ (کردہ) کا پرکاش کرتا ہوا بہی جیو کے کئے شبہہ اشبہہ کرمہل سے سنبندہ نہین ہوتا۔

अथैकयोर्ध्व उदानः पुण्येन पुण्यं लोकं न-
यति पापेन पापमुभाभ्यामेव मनुष्य लोकम् ॥७॥

प्र० उ० प्र० ३ सु० ७

یہ پرشن اپ نشد کا سوتر ہے - ارتہہ کٹھہ بلی اپ نشد مین کہا ہی کہ ہردے مین ۱۰۱ ناڑی ہین - اوس مین ایک ناڑی سیدہی مستک مودہا (سر و دماغ) کو چلی گئی ہے اسی ناڑی کا نام سوکھمنا ہے اور اسی سوکھمنا ناڑی مین منجملہ پانچ پران کے ایک اودان پران بچرتا (سائر) ہے ناڑی مستک سے لیکر پاون کے تلوا تک سیدہی چلی گئی ہے اسی ہردیست ناڑی کے ایک پردیش مین جیواتما رہتا ہے - اسی ناڑی کے ساتہہ من (دل) کو یوکت کرتے ہوئے سمادہست جوگی لوگ آتم گیان (روح شناسی) کو پراپت ہوتے ہین - اودان ہی لنگ شریر کے سہت جیواتما کو شریر سے نکالتا ہے اور کرمون کے انوسار دوسرے استہان کو پراپت کراتا ہے

तस्मै स होवाच ॥ एतद्वै सत्यकाम परञ्चाप-
रञ्च ब्रह्म यदोङ्कारस्तस्माद्विद्वानेतेनैवा-
यतनेनैकतरमन्वेति ॥

پرشن اپ نشد - ارتہہ - مہرشی پپلاد کہتے ہین کہ سب کام پرمارتہہ مکتی پہل پراپتی کے کامنا سے برہم کی اوپاشنا کیجاوے وہ (پر)

و سنساری سکھ کے کامنا (خواہش) سے برہم پرماتما کی اُوپاشنا کیجاوے
وہ (اپر) اور شیدارتھہ دونون کے گیان سے جو (اُوتم) گیان ہے اوسکے
گیانی لوگ آتم گیان کی پراپتی کے سادہن (پر) یا (اپر) اُوپاشنا سے
اُوپاشنا کے انوسار (پر) یا (اپر) پھل کو پراپت ہوتے ہین - اس کے
برہم پرماتما مین کوئی بھید نہین ہو سکتا کیونکہ پرمیشور سنسار و پرمارتھہ دونون
کا سوامی (مالک) اور دونون دشا یعنی حالت مین بیاپت (موجود) ہے
اسلئے سنسار و پرمارتھہ پھل پراپتی کا بھید جیو آتماون کے ہین نہ کہ پرمیشور پرماتما کا

कलेशकर्म विपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषवि-
शेषईश्वरः यो० समाधीपाद सू० २४

یہ یوگ شاستر کا سوتر ہے - ارتھہ جس مین کلیش کرم و کرم کے پھل
سنسکارون کا سنبندہ نہین ہے وہ جیو سے بھنّ (علیحدہ) پرمیشور ہے کلیش
سری بیاس کرت بھاشیہ ہے (ارتھہ) کلیش اودیا دک ارتھات اودیا - اسمیتا
راگ - دویش - ابھنویش - کو کہتے ہین - شبھہ اور اشبھہ کرم اور
اون شبھہ اشبھہ کرمون کے پھل کو بپاک کہتے ہین - اون کرم پھلون
کے انوسار جو باشنا ہوتی ہے اونہین آشئے کہتے ہین اور وے من
(دل) مین ہوتی ہین مگر جیو آتما مین لگائے جاتے ہین کیونکہ وہ جیو آتما اون
کرمون کے پھل یا باشنا کے پھل کو بھوگتا ہے - جیسے جیتنا (فتح) ہارنا
(شکست) جو دھاون (لشکریان) مین رہتا ہے مگر بوجہ نفع نقصان آسائش
و تکلیف کے راجا (بادشاہ) مین قائم کیا جاتا ہے - اس طرح سے جو اون
کرم پھلون یا آشئے کے تعلقات سے رہت (مبرّا) ہے جیو آتما سے بھنّ
(علیحدہ) پرمیشور پرماتما ہے -

واضح ہو کہ جیو اپنے سامرتہہ انوکول کرم کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
مگر جب وہ پاپ (گناہ) کر چکتا ہے تب ایشور کی بیوستہا مین پراد ہین
(ماتحت) ہوکر اوسکے نتائج کو بہوگتا ہے اسلئے کرم کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
اور سکہہ دوکہہ پہل کرمونکے بہوگنے مین پرتنتر (ماتحت) ہوتا ہے - اور جیو بناشی
ہے مگر جیو کا شریر اندریون کے گولک سب پرمیشور کے بنائے ہوے
ہین اور وہ سب جیو کے ادہین ہین جو کوئی من (دل) کرم (فعل) بچن
(زبان) سے نیک و بد کرتا ہے وہی اوسکے نتائج کو بہوگتا ہے پرمیشور نہین
شریر وغیرہ (جسم وغیرہ) کا پیدا کرنے والا پرمیشور ہے اوسکے کرمون کا بہوگنے
والا نہین ہوتا لیکن جیو کو بہوگانیوالا ہوتا ہے اور اگر پرمیشور کرم کرنیوالا ہوتا
تو کوئی جیو گناہ نہین کرتے کیونکہ پرمیشور پوتر (پاک) اور دہارمیک ہونیسے
کسی جیو کو گناہ کرنے کے طرف رجوع نہین کرتا جیسے جیو اپنے کام کرنے مین
سوتنتر (خود مختار) ہے ویسے ہی پرمیشور اپنے کام کرنے مین سوتنتر (خود مختار)
اور جیو اور پرمیشور دونون چیتن سروپ ہین سوبہاؤ دونون کے پوتر ابناشی
اور دہارمیکتا وغیرہ ہین مگر پرمیشور کے سرشٹی کی اوتپتی استہتی اور پرلے کرنا
سب کو نیم مین رکہنا اور جیون کے افعال نیک و بد کے نتائج وغیرہ کا دینا دہرم
یوکت کرم ہین اور جیو کے سنتان اوتپتی اون کا پالن اور سلپ ودیا وغیرہ
نیک و بد وغیرہ کرم ہین اور پرمیشور کے نتیہ گیان آنند انت بل وغیرہ گن ہین اور جیو کے
خصائل ہین جیسے

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो
लिंगमिति ॥ न्याय सू० ॥ प्राणापाननिमेषोन्मेष
मनोगतीन्द्रियान्तरविकारः सुखदुःखइच्छा
द्वेषौ प्रयत्नाश्चात्मनो लिंगानि ॥ वैशेषिक सू०

یہ نیاے شاستر و بیسیکھہ شاستر کا سوتر ہے ارتھہ (اپکھیا) پدارتھون کے
پراپتی کا ابہلاکھا (دویش) دوکھہ وغیرہ مین انچھا (پریتن) پرشارتھہ بل
(سکھہ) انند (ڈوکھہ) بلاپ پرستتا (گیان) بیبک پہچاننا - مگر بیسیکہ شاستر
مین (پران) پران بائیو کو باہر نکالنا (اپان) پران کو باہر سے بہیتر کو لینا (نمیکھہ)
آنکھہ کو مینچنا (انمیکھہ) آنکھہ کو کہولنا (من) نشچے اسمرن اور غرور کرنا - (گت)
چلنا پہرنا (اندریہ) سب اندریون کو چلانا (انتربکار) بہنہ بہنہ چہود یا و ترشنا
ہرکہہ شوک وغیرہ یوکت ہونا یہ سب جیوآتما کے گن پرماتما سے بہنہ (علیحدہ) ہین
انہین سے جیوآتما کا پہچان کرنا چاہیئے کیونکہ وہ استہول نہین ہے جبتک
جیوآتما (روح) شریر (جسم) مین رہتا ہے اوسی وقت تک یہ گن پرکاشت
رہتے ہین اور جب شریر (جسم) کو ترک کرکے چلا جاتا ہے اوس وقت یہ گن
بھی شریر مین نہین رہتے - جسکے ہونے سے جو ہو اور نہ ہونے سے
نہ ہو وہ گن اوسی کے کہلاتے ہین جیسے چراغ و سورج وغیرہ کے ہونے سے
پرکاش (روشنی) کا ہونا اور اوسی کے نہونے سے پرکاش (روشنی) کا نہ ہونا
اوسی طرح پر پرمیشور و جیوآتما کے بگیان و گن کو جاننا چاہیئے - جیسا سوتنترتا
(خودمختاری) سے جیوآتما کرم کرتا ہے ویسا ہی سروگیتا سے ایشور جانتا ہی
اور ایشور کا انادی گیان ہونے سے جیسا کرم کا گیان ہے ویسا ہی ڈنڈ
(سزا جزا) دینے کا بھی گیان انادی ہے اور پرمیشور انت سروگیہ سرب بیاپک
سروپ ہے اسی لیئے پرمیشور اور جیوآتما کا بیاپیہ بیاپک (سنبندہ) تعلق ہے - جیسے راجا
(بادشاہ) کے راج (سلطنت) ساسن مین پرجا (رعایا) آباد ہوکر موافق خواہشات
اپنے اپنے ارادہ کار نیک و بد کرتے ہین و عدل شاہانہ سے موافق کردار
نیک و بد سزا و جزا پاتے ہین اوسی طرح پر شاہنشاہ ازلی و ابدی

پرمیشور پرماتما عدل شاہانہ سے اپنے پیدا کیے ہوئے جیووں (رعایا ارواح قدیم) کو موافق اعمال نیک و بد کے سزا و جزا دیتا رہتا ہے۔

اصحاب نوین ویدانتی سوتر ذیل پر بسیار اصرار کرتے ہیں اور ویدباک بیان کرتے ہیں۔

अहं ब्रह्मास्मि ॥ तत्त्वमसि ॥ अयमात्मा ब्रह्म:

حالانکہ یہ ویدباک نہیں مگر برہمن گرنتھ کے بچن ہیں۔ ارتھہ۔ (اہم ہین (برہم) یعنی برہست (اسمے) ہون۔ یہاں اس سے یہ مطلب ہے کہ جیسے کوئی کہے کہ मञ्चाः क्रोशन्ति مچان پوکارتا ہے تو مچان کو بوجہ (جڑہ) بے جاندار ہونے کی طاقت آواز دینے کی نہیں ہوسکتی بنا برین ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ صاحب مچان یعنی جو صاحب مچان پر تشریف رکھتے ہین وہ آواز دیتے ہین۔ اور اگر کوئی صاحب فرماوین کہ برہست کل اشیا ہین تو (جیو) روح کے کہنے مین کیا ہرج ہے تو جواب یہ ہے کہ بیشک کل اشیا دنیاوی برہست ہین مگر جیسا (دہرم یوکت) بوجہ نیک کرداری کے (جیو) روح۔ (نکٹست) قریب تر ہے ویسا دوسرا نہین کیونکہ (جیو) روح کو (برہم) پروردگار کا (گیان) علم ہوتا ہے اور (مکت) حالت نجات مین وہ (برہم) رب العالمین کے ساتھہ (ساکشات سفیندہ) تعلقات خاص رکھتا ہے اسلیئے (برہم) پرمیشور کا (سہچاری) مشاہدہ کرنے والا (جیو) روح ہوتا ہے اس سے (جیو) روح و (برہم) پرمیشور ایک نہین ہوسکتے۔ جیسے کوئی صاحب فرماوین کہ مین و فلان ایک ہی ہون کوئی کسی قسم کا تفرقہ و مغائرت نہین ہے یا کوئی ملازم کسی سے کسی اشیاء اپنے آقا کے نسبت سے کہے کہ یہ تو میرا ہے تو اس سے یہ لازم نہین آسکتا کہ در اصل خود وہی ہے کیونکہ اوسکا ایسا کہنا

صرف بوجہہ تعلقات واداے خدمات کے ہوتا ہے اوسی طرح پر جو (جیو) روح (سواو ہست) مراقبہ استغراق مین (پریم بدہ) از خود رفتہ ہو وہ البتہ ایسا کہہ سکتا ہے
مگر اس سے وہ خود (برہم) پرمیشور نہین ہو سکتا۔
یہ چہاندوگیہ اپنشد کا سوتر ہے۔

सयःएषोणिमै तदात्म्य मिदं सर्वं तत्सत्यं स

सआत्मा तत्त्वमसि श्वेतकेतो इति। छांदो०॥

یہ چہاندوگیہ اپنشد کا سوتر ہے ارتہہ۔ وہ پرماتما جاننے جوگ ہے جو اتینت سوکہم اور اس سب جگت اور جیو کا آتما ہے وہی ست سروپ اور اپنا آتما آپ ہی ہے۔ ہے سویت کیتو یہ پتر۔

यथार्णनाभिः सृजते गृह्णतेच यथा पृथि-

व्या मोषधयः सम्भवन्ति॥ यथा सतः पुरु-

षात्केशलोमानि तथाक्षरात्सम्भवतीह विश्वम्

मु०उ०मु०७ खं०१

یہہ منڈک اپنشد کا سوتر ہے۔ ارتہہ۔ اس منتر مین جگت کا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا (برہم) پرمیشور پروردگار نہین ہے اس امر کے یقین کرنے کے لئے تین تمثیلات دی ہین ان تینون تمثیلات مین سے کسی مین (جڑہ) بے جاندار اشیا کے (اوپادان) علت مادی سامان پیدایش (چیتن) جاندار کو نہین کہا گیا ہے لیکن (جڑہ) بے جاندار (چیتن) جاندار کے (سنجوگ) تعلقات سے ہی (گیان پورک) بوجہہ علوم وقدرت کاملہ کے (سرشٹی) پیدایش دنیا کی ہوتی ہے اسی بات کی تائید کے لئے تمثیلات دئے گئے ہین۔ جیسے مکڑی کے۔ (شریر) جسم مین قیام کر نیوالا

(جیوآتما) روح (پرکرتی روپ اپنے شریر ست کارن) پنج عناصر مادی موجودہ جسم سے (تنتو سوتر) سوتر و جالا وغیرہ (جڑہ کارج) فعل بے جاندار کالبستار تو مار کرتا ہے مگر (جیوآتما) روح خود بخود سوت و جالا وغیرہ نہین بنتا۔ اوسی طرح سے جمادات و غلہ جات وغیرہ ہزارہا اقسام کے اشیا زمین مین بوجہ تخم وغیرہ کے بکوشش و ترکیب کاشتکاران سے کے پیدا ہوتے ہین اسوجہہ سے (پرتھوی وجل وغیرہ) زمین و آب وغیرہ اوسکا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش و کاشتکار (نمت کارن) ترکیب دہندہ علت فاعلی اوسکا ہوتا ہے ۔ علے ہذالقیاس جسم انسانی مین ہزارہا (بال) موئے پیدا ہوتے ہین جسکا (اوپادان کارن) علت مادی یعنی سامان پیدایش جسم اور (جیوآتما) روح (نمت کارن) علت فاعلی اوسکا ہے۔ آغاز پیدایش دنیا مین (برہم) خداوند کریم رب العالمیان (جڑہ پرکرتی) علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا کے ساتھ سنجوگت ہوتا ہے اور اوسی (جڑہ اوپادان) علت مادی یعنی سامان پیدایش سے کل اشیاء غیر متحرک بے جاندار و نیز اجزاء جسمانی وغیرہ کو پیدا کرتا ہے۔ اور جو اس ویدانت شاستر مین (برہم) روپ (اوپادان) مالک کون و مکان ہی کو علت مادی یعنی سامان پیدایش دنیا قرار دیتے ہین اونکو لازم ہے کہ ان تمثیلات مین بھی سوت و جالا و غلہ جات و بال وغیرہ افعال کو (جیتن اوپادان) جاندار علت مادی یعنی سامان پیدایش سے پیدا ہوتے دکھلاوین ورنہ ایسا لغو و لاطائل گفتگو سے پرہیز کرین اور ایسا یقین رکھین کہ پروردہ آفاق آفتاب عالمتاب وغیرہ سے لیکر زمین وغیرہ تک کل اشیاء عجائب و غرائب ظاہر و پوشیدہ کا علت فاعلی او دعالم ہے جسطرح سے کو تہار یا دیگر کاریگران بڑہئی و لوہار وغیرہ کو ہزارہا اقسام اشیاء کے تیار کرنے کا علم ہوتا

اور وہ مٹی و پانی و چاک وغیرہ سامان و اوزار ہتھیار وغیرہ تیار کیا کرتا ہے لیکن وہ
خود وہ اشیاء سامان وغیرہ نہیں ہو جاتا اسی طرح پر خداوند کائنات اپنے
علم کامل و قوت لا انتہا سے بذریعہ (پر مانو پرکرتی روپ) علت مادی یعنی
سامان پیدائش کے کل عالمیان کو پیدا کیا کرتا ہے مگر خود وہ اشیاء علت
مادی نہیں ہو جاتا۔ میمانسا شاستر کے (پوربو اُتر پرکار) حصہ اول و دوم
سے (دو بھید) دو اقسام ہیں۔ حصہ اول میمانسا۔ مولفہ سری جیمنی جی مہاراج
ہے جس میں بذریعہ اصول وید مقدس کے (کرم کانڈ) افعال کی (پردھانتا)
بڑائی دیکھائی گئی ہے اور (اُتر میمانسا) میمانسا حصہ دوم ویدانت درشن ہے
جس میں (کرم) افعال کا (پھل) نتایج (بھوگنے والا) اوٹھانے والا (جیو) روح
اور نتایج افعال کا دینے والا (برہم) خالق برحق کو قرار دیا ہے اسی وجہ سے
ویدانت (گیان کانڈ) کریا دہی کا ایک ساد ہن ذریعہ امداد ترکیب
افعال کا ہے مگر آدھونیک ویدانتی اس پر زیادہ اصرار کرتے ہیں کہ ویدانت
کریا کا اپیکشی نہیں ہے یہ اون کی بالکل غلطی ہے کیونکہ تپ۔ سوادھیائے
سرون۔ منن۔ یگیہ۔ وغیرہ کرموں کا شیوں اپنشدوں میں گیانی ہی
کے لئے لکھا ہے۔ سکھ بھوگ جو سب کا مقول ہے وہ بھی ایک کریا یعنی فعل
ہے۔ اب تک کوئی ایسا ویدانتی نہیں نکلا جس نے سب کرم چھوڑ دیئے
ہوں کرم کے حصوں میں کرم کرنے والا بھی ایک حصہ ہوتا ہے کیونکہ بغیر
فاعل کے کوئی فعل نہیں ہو سکتا اس وجہ سے جہاں کہیں (جیو) روح (برہم)
مالک کونین کے (گیان) علم کی زیادہ توصیف کی گئی ہے وہاں صرف
بوجہ افعال کے توصیف کی گئی ہے۔ یہاں واضح ہو کہ انسان کے کوششات
کے نتایج عمدہ اوسی وقت ہو سکتے ہیں جبکہ وہ کل تکالیف سے نجات پا کر عمدہ

آسائش و آرام حاصل کرے کیونکہ کل انسان تکالیف سے نجات و آسائش و راحت سے کامیاب ہونے کے لیے شب و روز ہزارہا اقسام کے افعال نیک و بد کیا کرتے ہیں مگر تو بھی حصول مقاصد سے ناکامیاب رہتے ہیں مگر (برہم گیانی پرش) اصحاب خدا شناس عمدہ آسائش کو حاصل کرتے ہیں یعنی خدا شناسی سے زیادہ عمدہ کوئی آسائش نہیں ہے کیونکہ (ستیم) جو اپنے سروپ سے (چھوٹ چلا یمان) باہر نہیں ہوتا اور جس میں کسی طرح کا بیکار یا روپ بھید نہیں ہوتا (گیانم) جو گیان سروپ یعنی عالم کامل اور جس میں (اگیان) جہالت (چیتنا رہت) برخلاف جاندار (جڑہ لبنتو) بے جاندار اشیا کے گن کا میلاوٹ بھی نہیں ہے یا (جیوآتما) روح میں رہنے والے برخلاف علم کا جس میں کچھ بھی نشان نہیں ہے۔ (اننتم) جس کی حد نہیں ہوسکتی کہ کسقدر لمبا چوڑا یا ہلکا و بھاری وغیرہ ہے لیکن کل (چراچر جگت) دنیا میں قائم و موجود ہے ایسے پرمیشور پرماتما کو جو (جیو) روح اپنے ہردی روپ اکاش میں دہارن کرتا ہے وہ پرم آنند (مکش) نجات کو بذریعہ یوگ ابھیاس (پرانایام) کے پاتا ہے۔ اسلئے (برہم) خدا (جیو) روح ایک کبھی نہیں ہوسکتے۔ بہت اصحاب حقیقت اصلی سے ناواقف و ناکامیاب ہیں و نیز نوین ویدانتی لوگ فرماتے ہیں کہ جب (جیو) روح دوسرا ہے تو اَدویت یعنی یکتائی سیدہ کیسے ہوسکتی ہے واضح ہو کہ یہ اَدویت شبد یعنی وحدہ لاشریک ہی انیک (جیوون) ارواح اور لاانتہا اقسام کے اشیار موجودہ دنیاوی سے (برہم) پرمیشور یعنی خالق مطلق کو علیحدہ معائنہ کراتا ہے اور وحدانیت خدا وند جہان پر دلالت کرتا ہے جیسے کوئی کسی سے کہے کہ اس شہر میں دیودت کے برابر دوسرا کوئی دولتمند نہیں ہے یا کسی راجہ کے نسبت کہے کہ اوسکے برابر کوئی

دوسرا راجہ صاحب اقبال نہین ہے ۔ اوسی طرح پر یہ تصور کرنا چاہیے کہ لا انتہا
ارواح و اشیاء و بنیادی ہائش بہا موجود ہین مگر (برہم) پرمیشور پروردگار
رب العالمین کے مانند کوئی بھی دوسرا نہین ہے کیونکہ جب تک دوسرے موجود
نہ ہونگے تب تک ایک کو ترجیح نہین ہوسکتی ہے ۔ ہمیشہ ترجیح و تخصیص کسی امر کو
دوسرے کے مقابلہ مین ہوتی ہے تو اس سے صاف پایا گیا کہ ارواح و
لا انتہا اقسام کے اشیاء موجود ہین مگر اوس (برہم) پرماتما سرب شکتمان
کے مانند دوسرا کوئی نہین ہین اور اسی وجہ سے بھی (برہم) پرمیشور (جیو)
روح کی وحدانیت کبھی نہین ہوسکتی کیونکہ پرمیشور پرماتما کے اننت گیان سے
اننت بل پراکرم ترپرانت ۔ اور سیاپکتا گن وغیرہ علیحدہ ہین اور (جیو) روح
الپگیان ۔ الپ بل پراکرم ۔ اور پرانت والا ہوتا ہے اس سے (برہم) خدا (جیو)
روح ایک ہرگز نہین ہوسکتے جیسے پرتھوی آدی یعنی کل اشیاء بنیادی آکاش
ہی مین سب علیحدہ رہتے ہین اوسی طرح پر (برہم) پرمیشور کے سیاپک ہونے سے
(جیو) روح اور آفتاب سے لیکر زمین وغیرہ تک کل اشیاء اوس سے علیحدہ
نہین ہوتے اور سروپ سے ایک بھی نہین ہوتے اور یہان یہ بھی واضح ہو کہ
اصحاب نوین ویدانتی (جگت) دنیا کو مثل خواب و تیز رسی مین (سرپ) یعنی مار و
(سیپ) مین چاندی کا (بھرم) خیال ہونا بیان کرتے ہین اور دنیا کو بالکل
جھوٹھا صرف (برہم) رب العالمین کو سچا قائم کرتے ہین اب یہ کہنا چاہیے
کہ جھوٹھا اوسکو کہتے ہین کہ کوئی اشیاء نہو اور اوسکا اعتبار کرایا جاوے اور اگر
تو یہ مسلمہ ہے کہ پیدایش دنیا خاص کام پرمیشور پرماتما کا ہے جسکو سچا کہتے
ہین تو وہ سچا ہوتا ہے اوسکا فعل جھوٹھا ہرگز نہین ہوسکتا اگر اوسکا فعل جھوٹھا
قرار دیا جاوے تو فاعل اوس فعل کے نسبت بھی الزام جھوٹھا ہونیکا ضرور ہی ہے

عاید ہو سکتا ہے لہذا اوس خالق مخلوق کے افعال کو بیہودہ قرار دینا بالکل لغو ہے
اور قابل قبول دانشمندان ہرگز نہین ہو سکتا اور اس تمثیل سے بھی وحدانیت
خدا اور روح ہرگز نہین ہو سکتی کیونکہ خود دہنین کے تمثیل سے دو اشیاء علیحدہ علیحدہ
سے علیحدہ علیحدہ اوصاف کے پائے جاتے ہین اگر (سیپ) بار کوئی شے
پیدا ہوتا اور اوسکا خیال پیشتر سے ہوتا تو سیپ مین اوسکا بھرم کیون ہوتا اسی طرح
سے (سیپ) وغیرہ مین چاندی کے (بھرم) خیال ہونے کی نسبت بھی تصور
کرنا چاہیے اور دنیا کے نسبت جو تمثیل مثل خواب کے دیا گیا ہے وہ بھی
محض غلط ہے کیونکہ خواب کے نسبت جیسا کہ عام طور پر بیہودہ ہونا یاور کیا
گیا ہے ایسا کے تسلیم کرتے ہین افعال اوس خالق عالمیان کے نسبت بیہودہ
احتمال ہو سکتا ہے حالانکہ خواب بھی کسی طرح پر بیہودہ نہین ہو سکتا کیونکہ خواب مین
بھی اون دیکھے جاتے ہین جو کہ حالت بیداری مین موجود و نیز دوسرے
قالب تبدیل شدہ مین دیکھے گئے ہین تاہم اسکا اشلوک ویدانت دری
منصفہ سری شنکر اچاریہ جی تحریر کیا جاتا ہے

जाग्रद् वस्थायां य दृष्टं यच्छ्रुतं तज्जनित वा-
सनया निद्रा समये या प्रपञ्च प्रतीतिः सा
स्वप्नावस्था ॥ पे०८०

ترجمہ - (جاگرت) حالت بیداری مین جو کچھ دیکھا یا سنا
جاتا ہے اوس کے باسنا یعنی خیال سے جو حالت خواب مین دیکھا سنا
جاتا ہے اوس کو سپنا یعنی خواب کہتے ہین اور تاہم یہان قالب تبدیل شدہ
کے واقعات بحالت خواب قالب موجودہ مین مشاہدہ کرنے کے نسبت مزید
اسپشٹ کا ثبوت چار سو چھ پانچ قسم اول رسالہ ہذا مین تحریر کیا گیا ہے

وہان ملاحظہ فرما لیجیے - اوسی طور پر اصحاب فرین ویدانتی (گھٹاکاش مٹھاکاش
میگھاکاش - اور مہاکاش) یعنی گھڑا - مکان - اور میگھ کی تمثیل بھی دیتے
ہین اور کہتے ہین کہ یہ سب جدا جدا اعتبار کیے جاتے ہین حالانکہ در اصل
مہاکاش ہی ہے اسی طرح پر پایا - اودیا سے [illegible] اور انتہکرن کے
وجوہات سے (برہم) خالق برحق (اگیانیون) نادانون کو علیحدہ علیحدہ [illegible]
اصلیت مین ایک ہی ہے یہی بتاوے پر از جہالت ہے کیونکہ جیسے (گھٹ)
گھڑا - (مٹھ) مکان اور میگھون اور اکاش کو جدا جدا مانتے ہین ویسے ہی (کارن)
فاعل (کارج) فعل (جگت) دنیا اور (جیو) روح کو (برہم) خالق معبود کو اون
سے جدا جدا تصور کرنا چاہیے - اور ایک تمثیل (سورج) آفتاب اور اون کے
(کرنون) شعاعون کا دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ جیسے عکس شعاع آفتاب
پانی بھرے ہوے گھڑون مین پڑتا ہے حالانکہ آفتاب ایک ہی ہے گھڑون
کے نیست و نابود ہونے سے یا پانی کے بہنے سے آفتاب نیست و نابود
نہین ہوتا اور نہ پھیلتا اسی طرح پر (برہم) خداوند دو جہان کا عکس جسکو -
چدا بہاش کہتے ہین پڑا ہوا ہے جب تک (انتہکرن) دل مین جہالت ہے
اوسی وقت تک (جیو) روح کے نام سے موسوم ہے اور جب (اگیان)
جہالت دور ہو جاتا ہے اوسوقت (جیو) روح (برہم سروپ) خود خدا ہو جاتا
ہے اور (اگیانتا) جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے نیک و بد تکلیف و آسایش
زائیدن و مردن اپنے مین قایم کرتا ہے - یہ تمثیل بھی محض نامعقول ہے
کیونکہ (سورج) آفتاب (اکار والا) اہل وجود اور (جل گھڑے) آب و سبوچہ
ہاے بھی (ساکار والے) اہل وجود ہین اور ہر ایک بالکل باہم مختلف اور
علیحدہ علیحدہ ہین اسی وجہ سے (سورج) آفتاب کا (پرتی بمب) عکس پڑ ایک

اشیا میں پڑتا ہے اگر (نراکار) لاوجود ایسے ہوتے تو اوسکا (پرتی بمب)
عکس کبھی نہیں ہوتا اور جیسے پرمیشور یعنی خداوند جہان (نراکار) لاوجود (سرتر
اکاشوت یا پک) دائم و ہر جگہ حاضر قادر و قیام ہوتے سے (برہم) پروردگار
سے کوئی اشیا یا اشیا سے موجود دنیاوی سے (برہم) پروردگار علیحدہ
نہیں ہے و نہ ہو سکتا اور چونکہ پروردگار کل میں قادر و قیوم اور کل
اوس میں قیام پذیر اور اسی وجہ سے کل کا شاہد حال اور کل کا جزا دہندہ
موافق نیک و بد افعال سے اور جب کہ اہل وجود نہیں ہے تو اوسکا عکس بھی
نہیں ہو سکتا۔ بموجب ابیات

ابیات

بجہان در ہمیشہ پیدائی	لیک در چشم من نمی آئی
ایکہ در ہیچ جا نداری جا	بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی
اندرون بیرون از پس و پیش	در چپ و راست زیر و بالائی

حضرات نے اس آریاورت دیش میں ایسا دام تزویر پھیلا رکھا ہے کہ جس سے نجات
پانا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ اول تو حضرات نے صدہا اوتار وصلے
تیرتھ جاترا کا کاربار تیار کرکے آریاورت دیش باسیوں کو اندھا و بیوقوف
بنا کر اپنا غرض و مطلب نکال رہے ہیں اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی تو فوراً ویدانت
جدید تائید اپنے مطلب کے تیار کرکے خود (برہم) خداوندگار ساز بن گئے و
نیز تمام اہل عالم اور تمام اشیاء کو مثل خدا پروردگار کے جاننے لگے کہ کل
(برہم) ہی ہے (جیو) روح وغیرہ دوسری کوئی چیز نہیں ہے۔ اب ذرا اس
سوتر کٹھ ولی اپنشد کو ملاحظہ فرمائیے۔

नजायते म्रियते वा विपश्चिन्नायं कुतश्चिन्न बभूव कश्चित ॥ अजो नित्यः शाश्वतो न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ क० उ० व० २ सु० १८

یہ کٹھ بلی اپنشد کا سوتر ہے - ارتھ - پرماتما و جیو آتما دونوں اس شریر (جسم وغیرہ) کا رج جگت مین بیاپیہ و بیاپک ہوے استھر ہین توبھی وہی کارج بستو کے ساتھ نہ اوتپن (پیدا) ہوتے اور نہ اوسکے بناش (فنا) سے نسٹ (فنا) ہوتے ہین - آتما (روح) کا کوئی اوپادان کارن نہین ہے یعنی نہ کوئی اوسکا پیدا کرنے والا نہ وہ کسی (روح) کا پیدا کرنے والا ہے یہ کارج کارن دھرم وگن سے علیحدہ ہین -

اب ہر طرح سے ثابت ہو گیا کہ جیو آتما بیاپیہ و پرماتما بیاپک دونون مثل راجا (بادشاہ) و پرجا (رعایا) کے ہین پرم آتما راجا (بادشاہ) بموافق اعمال نیک و بد اپنے پرجا (رعایا سے) جیو آتما و نکو نیائے درسٹ راج سبھا (عدل شاہانہ) سے سزا جزا کا دینے والا ہے اسلئے ہر خاص و عام کو لازم ہے کہ اوس پرمیشور سرب بیاپک کے جاننے کے لئے بذریعہ الہام وید غیرہ ست شاسترون کے جوگ ابھیاش (پرانایام) و اعمال نیک و حواسات ظاہری و باطنی کے روکنے سے ہمیشہ جتن (تدبیر) کیا کرے جیسے -

इन्द्रियार्थ सन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यम् अव्यभिचारि व्यवसायात्मकं प्रत्यक्षम् ॥ न्याय अ० १ आ० १ सु० ४

یہ نیایہ شاستر کا سوتر ہے - ارتھ - جو سروتر (گوش) توچا (جلد) چکشو (چشم) جیوہا (زبان) اور گھران (بینی) کا شبد (آواز) اسپرس -

(لمس) روپ (نظر) رس (ذائقہ) گندھ (بو) کے ساتھ سنبندھ (تعلق) ہوتا ہے اور ان اندریوں (اجزا جسمانی) کے ساتھ من (دل) کا اور من (دل) کے ساتھ جیو آتما (روح) کے سنیوگ (تعلق) سے گیان (علم) (پیدا) ہوتا ہے اسی کو پرتکھ (ظاہر) کہتے ہیں اور انہیں سے ہر ایک امر کا ظہور کیا جاتا ہے اسی طرح سے اٹھ طرح کا پرتکھ پرمان (ظاہر ثبوت) نیائے شاستر میں تحریر کیا گیا ہے جس سے علاوہ اشیاء دنیاوی موجودہ وغیرہ کے پرمیشور نراکار (لاوجود) سرب بیاپک (ہر جا) کا اثبات کیا گیا ہے۔ جیسے چکشو (نظر) کا خاص کام دیکھنے کا ہی (دوسرا کام مثلاً لمس وغیرہ وغیرہ دیگر وغیرہ کے تعلقات سے ہے) چنانچہ دور سے دھواں نظر آوے تو فوراً ہی آتش کا گیان (علم) ہو جاوے گا کیونکہ بغیر آتش کے دھواں نہیں ہو سکتا تو دھواں کارج یعنی فعل۔ و آتش فاعل یعنی کارن ادسکا ہے اور یہ نظر سے پرتکھ (ظاہر) کیا ہوا کسی حالت میں دروغ نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ کارج سرشٹ فعل (پیدائش دنیا) کو کہ جس میں آفتاب ماہتاب وغیرہ عجائب غرائب اشیاء وغیرہ قدرت کاملہ کا جلوہ نمایاں ہیں معائنہ کر کے اوس نمت کارن (فاعل دنیا) پرمیشور پرم آتما کا گیان (علم) ہوتا ہے کیونکہ دنیا کا پیدا کرنا یہ خاص ایسی رب العالمین کا کام ہے نہ کہ قدرت کسی انسان کا لہذا اس فعل پیدائش دنیا و عالمیان سے اوسی فاعل پرمیشور سرب شکتمان کے پرتکھ (ظہور) کا بخوبی اثبات ہوتا ہے یعنی فعل کو دیکھ کر فاعل کا نشچے تصور کرنا۔ اسی طرح سے بہت سے عمدہ طور پر کافی دلائل وید ہا تے دید دست شاستروں و اپنشدوں وغیرہ میں مندرج ہیں۔ انہیں یادگاروں سے اوس پرمیشور سرب شکتمان سرب بیاپک کو حاضر و ناظر جانکر بذریعہ جوگ ابھیاس

(پرانایام) مندرجہ یوگ شاستر مولفہ مہرشی پاتنجلی جی مہاراج پرمیشور پراپتی
(خداشناسی) کی جتن (تدبیر) کرنا چاہئے اسی یوگ ابھیاس (پرانایام)
کے کرنے سے اول آتم گیان (روح شناسی) بعدہ پرماتم گیان (خداشناسی)
ہوتی ہے جسکا نتیجہ موکش - نجات ہے -

नसंन्दृशेतिष्ठति रूपमस्य नचक्षुषा पश्यति

कश्चनैनम् ॥ हृदामनीषा मनसाभिक्लृप्तो

एतद्विदुरमृतास्तेभवन्ति ॥ क० उ० व० ६ सु० ९

یہ کٹھ اپنشد کا شلوک ہے - ارتھ - چونکہ اوس پرمیشور کا اندریون
اجزا جسمانی یعنی (حواسات ظاہری و باطنی) سے گرہن (معائنہ) کرنے کے
لائق کوئی سروپ (صورت) نہیں ہے تو بھی بہتر سے (اندرونی) بچار (خیالات)
میں پرورت (داخل) ہوئے ستّے آتمک (روح الیقین) سوکھم (لطیف)
بدہی (عقل) سے پرکاشت (منکشف) ہوکر قابل شناخت قابل معائنہ
ہوتا ہے اسطرح گیان (علم) میں کوشش کرنے والے انسان مکتی (نجات)
کو پاتے ہیں -

तिस्रोमात्रा मृत्युमत्यः प्रयुक्ताअन्योन्यस-

क्ता अनविप्रयुक्ताः क्रियासुबाह्याभ्यन्तरम-

ध्यमासु सम्यक् प्रयुक्तासु नकम्पतेज्ञः ॥ प्र०

उ० प० ५: सु० ६

یہ پرشن اپنشد کا سوتر ہے - ارتھ - اکار - اوکار - مکار - ملکر اوم
خاص ذاتی نام پرمیشور کا ہے نہ کہ صفاتی - اوم کار کے تینوں ماترے
(باہم) جیسے ملے ہیں ویسے ہی شبد ارتھ اور گیان کے اوکت پرکار

اتر بیتر ادہیاس کے ساتھہ اوم۔ اس نام سے یوکت سمپرگیات اسمپرگیات
سمادہی (جوگ ابہیاس پراناَیام کرنے والے کو ہوتا ہے) سب اگرت
(بیداری) سوپن (خواب) سوشپتی (خواب غفلت) دشا (حالت) مین جو
پرش من (دل) کو جوگ ابہیاس (پراناَیام) سے یوکت کرتا ہے تب
سمادہی سے ہونے والے پہل سے نہین بچہلتا بلکہ خداشناسی ہوتی ہے

नायमात्मा प्रबन्चनेनलभ्यो नमेधया नबहुना

श्रुतेन ॥ यमेवैष वृणुते तेनलभ्यस्तस्यैष आत्मा

वृणुते तनुं स्वाम ॥ क० उ० व० २ मु० २३

یہ کٹھ اپنشد کا سوتر ہے ارتہہ۔ وید آدی شاستروں شرتی یا سوا
اسمرن رکھنے والے یا سننے والے لوگ سنسار ہی مین پرتشٹت (قابل
اعزاز) ہوتے ہین وید شاستروں کے جاننے ہی سے برہم گیان
(خداشناسی) نہین ہو سکتی لیکن وید شاستروں کو پڑہ کر موافق انکے راج
اوسکے انوچیت ہوکر جب برہم کی اوپاسنا کرتا ہے تب وہ انسان
آتم گیان (روح شناسی) سے ہونے والے سکھہ کا مستحق ہوتا ہے اور
برہم پرم آتما جی خوش ہوکر اوسکے لئے اپنے سروپ (صورت) کا
پرکاش کردیتا ہے۔ لہذا جوگ ابہیاس (پراناَیام) ضرور ہی کرنا چاہئے
کیونکہ بغیر اس جوگ ابہیاس (پراناَیام) کے روح شناسی و خداشناسی
نہین ہو سکتی ہے۔ پوری تشریح اس کی جوگ شاستر مولفہ مہرشی پاتنجلی
مہاراج مین و نیز کل تعلقات دین و دنیا نہایت عمدگی کے ساتھہ مہرشی جی
دیانند جی سرستی مہاراج نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ مولفہ کتاب اپنے
مین تحریر فرمایا ہے قابل ملاحظہ اور زیادہ آسانی یہ ہے کہ پہلے وید

وغیرہ ست شاستروں کے منتر و شوتر و لیعدہ سنسکرت اربتھ بعدازاں بہاشا یعنی ہندی ارتھ کیا گیا ہے کہ جس سے ہر شخص تھوڑا ہندی خوان بھی بہاشا سانی پڑھ کر فوائد دنیا و آخرت حاصل کر سکتا ہے۔

قسم چہارم ۔ در بیان آریا سماج اور اصول آریہ سماج اور فعال آریہ سماج

اے عالمیان راست اعتقاد و خردمندان صادق بنیاد مخزن علوم و فنون تشنہ ترقیات ملکی ہمیں مخمورہ جوش و فکر و فعیات گردش فلکی ہین چور استاد وید وغیرہ ست شاستروں کو لیے ہوئے ناظرین سراپا شائقین قدردان متاع بازار معانی و سخن دانی کو بلا تعصب و خودغرضی راست راست معنی و مطلب کا یون اظہار و اشتہار کرتے ہین و گوہر آبدار سخن بامعہ سامعا ئکین یون جلوہ نما کر کے ہر خاص و عام کے فائدہ بخشی رہائش و آلیش دنیا و آخرت کی کرتے ہین ۔ واضح ہو کہ جیسے اس آریاورت دیش مین تمام جین و ناستک مت متاشروں کا از حد زور و شور ہو گیا تھا جس سے ویدک مت کا ندا ہو کر زوال ہونے لگا اور اوسوقت بھی اصحاب پنڈتان برہمنان بہت و دوان عالم فاضل مقام کاشی وغیرہ مین موجود تھے مگر اون کو بجز اپنے سوارتھ سدہی یعنی خودغرضی کے ملک کے بہلائی سے کیا مطلب تھا ہر دو کار اونکو تو جس طرف سوارتھ سدہ ہوا وسی طرف مستعد تیار آخر شش و ید مت کا کہنڈن و جین مت کا منڈن ہوتا رہا تب سری شنکر سوامی دکھنی دراوڑی برہمن پندرہ برس کی عمر مین دیا کرن وغیرہ علوم حاصل کر کے سنیاس کرم لیکر بڑا ہی شوک یوکت ہو کر جین مت کا کھنڈن و وید مت کا منڈن کرنے لگے اور جہان تک ہو سکا بہت کچھہ اپکار کر گئے و تبیس برس کی عمر مین پرلوک کو تشریف لے گئے اور بعد اونکے صدہا (مت متانتر) فرقہ ہا

کا رواج ہو کر باعث تفرقہ و ضلالت اریاورت دیش کا رت تک ہو رہا ہے
سری شنکر سوامی کے وقت مین بوجہ ایک ہی قسم کے قوم کے بہت آسانی تھی
مگر اب حالت موجودہ مین کہ جس مین اہل اسلام و اہل عیسائی وغیرہ کے علاوہ
صدہا طریقت مذہب ہندوان کے موجود ہین اور ہر ایک اپنے قوم و مذہب
کے از حد پیرو کار و مددگار ہین نہایت دشوار و مشکل اور از حد افسوس کے قابل
ہوتا ہے مگر ہزار ہزار شکر پرمیشور پرم آتما سرو شکتمان کا ہے کہ اوس نے اپنے
کرپا اور دیالتا سے سری سوامی دیانند جی مہاراج سرستی کو جو کہ بوجہ (ودیا وید ہی)
علم و عقل کے تمام اریاورت دیش و نیز امریکہ و لندن وغیرہ مین انتہا مشہور
ہین بھیجا کر وید وغیرہ ست شاستروں کا اوپدیش و ودیا گیان کرایا اور اس اریاورت
دیش کو ورپار بے پایان جہالت و اودیا اندھکار مین ڈوبتے ہوئے سے بذریعہ
مہاراج اوپدیش اور ودیا گیان سری سوامی جی مہاراج کے بچایا اور نیز حضرات پادری
صاحبان عیسائی کے پنجہ مقناطیسی سے نجات دلوایا۔ اور یہ پادری صاحبان
کو خود تسلیم ہے کہ بوجہ سوامی جی مہاراج و نیز پیرو کاران اونکے سے نہایت
نقصان ہوا بلکہ بعد چند سال آریاورت مین رہنا بھی اون لوگون کا بالکل
فضول و بیکار ہو جاویگا۔ اور چند جگہہ سری سوامی جی مہاراج نے بحث
مباحثہ سے نامی گرامی اصحاب کو عیسائی و مسلمان ہونے سے صاحب ایمان
کہلوایا۔ جیسے پنڈت جی مہاراج متھرا و ہردوار جو کہ نامی گرامی رئیس ہین
و نیز تعلقدار قصبہ جیسولا ضلع بلندشہر یہ بھی نہایت اہل اعزاز رئیس نامی ہین
الغرض دوبارہ وید وغیرہ ست شاستروں کے رواج و ترقیات ہر اقسام
کے باعث سری سوامی جی مہاراج ہوئے ورنہ اب تک نہ معلوم کیا حالت
ہوتی اور اونہین سوامی جی مہاراج کے کرپا و دیالتا و نیز

ست اوپدیش سے بہت کچھ اوڈیا اندہکار (تاریکی جہالت) کا ناش (نیست
ونابود) ہوا و ہوتا جاتا ہے وویدون کا ترجمہ بنہایت خوبی کے ساتھ اول
ویدبہتر بعدہ سنسکرت ارتھہ بعد ازان ہندی ارتھہ کہ جس سے ہر خاص و
عام باسانی پڑھ و سمجھہ سکتا ہے فرمایا ہے اور بہت کتابین جیسے ست ارتھہ
پرکاش وید وغیرہ ست شاسترون کے پرمان یوکت تیار فرمایا ہے جو
پُراثر ولاجواب ولاثانی ہین معائنہ و مشاہدہ سے تعلق رکھتے ہین اور نیز
اوسکے مطالعہ سے لطف و مفاد دین و دنیا دونون حاصل ہوسکتے ہین اور
اونہین ہمہ صفت موصوف کی وجہہ سے صدہا اریاسماج کل اریاورت دیش
و نیز امریکہ و لندن وغیرہ مین قائم ہوا ہے ور روز بروز بفضل خداوند کریم ترقی
پر ہے اور اونکہین مہرشی مہاتما اور پوجنیہہ (قابل پرستش) کے وقت سے
کمیٹیان و سبھائین ہر اقسام قائم و وقوع پذیر ہوتی ہین ہین چنانچہ اس اریاورت
دیش مین سبھا کمیٹی کا نام بھی خود غرضیون نے مٹادیا تہا و سنسکرت پاٹھشالا
وانا تہالے وغیرہ بھی اونہین کے کوششات و توجہات کے باعث ہوئے
ہین جیسے دیانند ویدک کالج مقام لاہور کہ جس مین قریب ۱۴۰۰ سولہ سو ودیارتھی -
(طالب علوم) کی وودیا دان علم سنسکرت پرچار ڈیا و انگریزی راج ودیا کی ہوتی
ہین علیٰ ہذا القیاس انگلو ویدک کالج مقام اجمیر و اسیری پاٹھہ شالا میرٹھہ وغیرہ و
اناتہالے مقام پانس بریلی و فیروزپور وغیرہ قابل تحسین و آفرین نمونہ افعال
آریاسماج باعث ترقیات آریاورت ویش موجود ہین

واضح ہو کہ از روئے ویداقدس وغیرہ ست شاسترون کے اصلاب
اریاسماج تیرتھہ و برت حسب ذیل کو مقدم و مفید اہل خلائق تصور کرکے اوسکی
جہتار تہہ استہان کے لئے از حد کوشش و جانفشانی کرتے ہین و کامیابی

اور جو کچھ بانی ہے خدا وید ہے لیکن مثل دیگر ہندوستانی گیہ چیز پتہ پانی کو جو بالکل جہالت کی نشانی ہے تیرتھ وغیرہ ہرگز تصور نہیں کرتے کیونکہ اوس مین کچھ بھی مفاد دینی یا دنیاوی نہین ہے -

जना, यस्तरन्ति तानि तीर्थानि

اول تیرتھ یہ ہین - ارتھہ - انسان جسکے سبب سے دریا سے نکلا یعنی ترتے ہین یعنی نجات پاتے ہین اوس کو تیرتھ کہتے ہین - جل وزمین کے نام تیرتھ نہین ہین بلکہ کشتی وجہاز وغیرہ کو بھی تیرتھ اسوجہ سے کہہ سکتے ہین کہ انکے ذریعہ سے بھی دریاے عظیم الشان سمندر وغیرہ کو اوترتے ہین -

समान तीर्थे वासी ॥ पा० १ अ० ४ सू० ७

नमस्तीर्थाय च ॥ यजु० अ० १६ सू० ४०

یہ یجروید کا منتر ہے - ارتھہ - جو برہمچاری و اچاریہ ایک ساتھہ ایک شاستر پڑہتے ہون وہ سمان تیرتھ سیوی یعنی کرنے والے ہوتے ہین اور وید وبدیادی شاستر کے پڑہتے ہین اور راست گفتاری وغیرہ نیک کردارون مین دہرم کو کرتے ہون اون کی خاطرداری آب و دانہ وغیرہ سے کرنا و علم حاصل کرنا - اوسکو بھی تیرتھ کہتے ہین - اور وید وغیرہ ست شاسترون کا پڑہنا پڑہانا - دہارمک ودوان کا ستسنگ - جوگ ابہیاس (پرانا یام) کرنا - بغض - عداوت کینہ وحسد وغیرہ سے پرہیز رکھنا - راست گفتار و راست کردار ہونا - والدین و بزرگان کی خدمت واطاعت کرنا - پرمیشور کی استوتی پرارتہنا اوپاسنا کرنا - حواسات ظاہری و باطنی کا ضابطہ ہونا - یہ سب (دوکہون) تکالیف سے - (تارنے والے) نجات دینے والے تیرتھ ہین اسوجہ سے انکا نام تیرتھ رکہا گیا ہے - دہرم نسبت برت کے ہدایت اجازت وید مقدس

حسب ذیل بلا اختلاف طلب ہے جس سے راحت دنیا و عافیت عقبیٰ دونون حاصل ہو سکتے ہین نہ کہ برت شرجلا ایکادشی وغیرہ جس سے قوت جسمانی و روحانی دونون کے لیے نقصان بلکہ بوجہ بھوکھہ و پیاس از حد وبال جان جس کیلیے ویدک شاسترون مین سخت ممانعت ہے کہ بحر حالت (اجرن) بدہضمی کے بہوکھے پیاسے رہنے سے عارضہ یا سے وغیرہ پیدا ہونے کا سراسر گمان رہتا ہے

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तं च्छकेयं

तन्मे राध्यतांम ॥ इदमहमनृतात्सत्य मु

पैमि ॥ ४७।य० १।५॥

یہ یجر وید کا منتر ہے۔ ارتھ ہے سچدانند سروپرکاش روپ ایشور اگنی۔ برہمچریہ۔ گرہست۔ بانپرست۔ ستیاس وغیرہ ست برتون کا آچرن مین کرون گا سو اس برت کو آپ کرپا سے پورا پورا سدہ کرین اور کل تعلقات دنیاوی سے علیحدہ ہو کر اس ست برت کو جسکا کبھی ناش نہین یعنی ناٹھیک ٹھیک دہرم یوکت کرکے ودّیا وغیرہ دہرم یوکت کو پراپت ہون اس میری۔ (اچھا) خواہش کو آپ پوری کرین جس سے مین (سبہہ وڈوان) عالم و کامل (ست آچری) نیک کردار آپکی بھگت یوکت دہرم آتما ہون۔ شائقین و قدردان پر واضح ہو کہ اب جو وید وغیرہ ست شاسترون مین و نیز جس کو ست بادی۔ ست کاری پراپکارک۔ (پکھپات رہت) بلا تعصب بڑے بڑے عالم و فاضل مانتے آتے ہین وہی ہر کہہ و مہہ کو ماننا چاہیے اور برخلاف اونکے ہرگز ماننا نہین چاہیے یعنی مرہی برمہاجی سے لیکر جیمنی منی جی تک کے مانے ہوئے ایشور وغیرہ پدارتھہ ہین وہ کل اصحاب اہل دانش کے مقابلہ مین (پرکاشت) ظاہر کیے جاتے ہین کیونکہ آریون کا کوئی (نوین) جدید مذہب

وملت جاری کرنے کا کچھ بھی منشا نہین تھا وہ نہ ہے لیکن جو (ستیہ) راست ہے اوسی کو ماننا او رمنوانا اور جو (است) دروغ ہے اوسکو چھوڑنا وچھوڑوانا ضروری تصور کیا گیا ہے جس سے فائدہ دنیا وآخرت دونون حاصل ہون اور جہان تک ہوسکے وہان تک اتیاسے کاریون کے طاقت کی (ہان) نقصان اور نیایہ کاریون کے طاقت کی ترقی مدام کیا کرے اس کام مین چاہے اوسکو کتنا ہی سخت تکلیف کیون نہو جان تک بھی جاوے مگر انسانی فرضیات دہرم یوکت سے ہرگز علحدہ نہووے اس مین سری مان مہاراجہ بہرتھری جی کی اشلوک بتائید مضمون مذکورہ بالا تحریر کیا جاتا ہے۔

निन्दन्तु नीति निपुणा यदिवास्तवन्तु। लक्ष्मीः

समा विशतु वा यथेष्टम ॥

अद्यैव वा मरणमस्तु युगान्तरे वा न्याया-

त्पथः प्रविचलन्ति पदं न धीराः। ११ भर्तृहरिः

اسی مضمون اشلوک کے موافق ہر خاص وعام کو عمل کرنا چاہیے اب ازروے وید مقدس وغیرہ ست شاستروں کے جن جن پدارتھون کو جیسا جیسا ہر خاص وعام اہل عالم کو ماننا چاہیے ہر ایک کا مختصر بیان واسطے اصحاب اہل ایمان کے تحریر کیا جاتا ہے۔

(پرمیشور) پروردگار کہ جسکے برہم۔ پرماتما وغیرہ نام ہین اور جسکے گن کرم سوبہاؤ (پوتر) پاک ہین اور جو ست چت آنند سروگیہ نرا کار سرب بیاپک اجنما۔ اننت۔ سرب شکتمان۔ دیالو۔ نیائکاری۔ سب سرشٹ کا کرتا دہرتا ہرتا سب (جیون) ارواح کو کرمانوسار ست نیایہ سے پھل داتا وغیرہ لچھن یکت ہے اوسی کو (پرمیشور) خالق برحق وقادر مطلق ماننا وجاننا چاہیے۔

چارون ویدون (ودیا دہرم یوکت الیشور کرت منتر بہاگ) کو بلا شک و شبہہ (سوتہہ پرمان) خود وجہہ ثبوت تصور کرنا چاہیئے کہ جسکے اثبات کے لئے کسی دوسرے (گرنتھہ) کتاب کی ضرورت نہین ہے جیسے آفتاب و چراغ اپنے (سروپ) صورت کا و نیز (پرتہو یادی) کل دنیا کا۔ پرکاشک (منور) کرنے والا ہے اوسی طرح یہ چارون وید ہین اور چارون ویدون کے براہمن۔ چھہ انگ۔ چھہ اوپانگ۔ چار اپوید اور گیارہ سو ستائیس[۱۱۲۷] ویدون سے ساکہا جو کہ ویدون کے (بیاکھیان) ہدایت برہما وغیرہ رشیون کے بنائے گرنتھہ ہین اونکو (پرتہ پرمان) موافق ویدون کے ہونے سے قابل اعتبار بطور نظائر اور جو ان مین برخلاف وید مقدس ہین اونکو ناقابل اعتبار تصور کرنا چاہیے

۳۔ جو (پکچھپات رہت) بلا تعصبانہ (نیا یاچرن) منصفانہ راست بہاشنادی) راست گفتاری وغیرہ یوکت الیشور آگیان ویدون سے موافق ہین اون کو دہرم اور جو (پکچھپات سہت) تعصبانہ انیا یاچرن متہیا بہاشن وغیرہ الیشور آگیان وید کے برخلاف ہین اونکو ادہرم خیال کرنا چاہیئے

(جو اچھیا دویش سکہہ۔ دکہہ۔ اور گیانادی گن یوکت۔ الپگیہ۔ نت۔ یعنی جا وید آنی ہے اوس کو جیو یعنی روح ماننا چاہیئے۔

(جیو) روح (الیشور) پروردگار۔ سروپ۔ اور ویدہرم سے بہنہ یعنی جدا اور بیاپ بیاپک اور سادہرم سے ابہنہ یعنی جدا نہین ہے جیسے اکاش سے مورتمان درب کبھی بہنہ یعنی جدا نہین تہا نہ ہے نہ ہوگا اور نہ کبھی ایک تہا نہ ہے و نہ ہوگا۔ ویسے پرمیشور اور جیو کو بیاپ بیاپک اوپاسیہ و پاشک پتا پتر وغیرہ سنبندہ یوکت ماننا چاہیئے۔

۷ (اناوی) جاویدانی یعنی ازلی و ابدی تین پدار تھہ ہین ایک ایشور - دوم جیو سوم (پرکرتی) جگت کا کارن یعنی علت مادی پیدایش دنیا - انھین کو (نت) جاودانی یعنی حدوث و فنا سے مبرا کہتے ہین جو نت پدارتھہ یعنی جو اشیاے جاویدانی ہین اونکے گن - کرم - سوبھاؤ بھی (نت) جاویدانی ہین.

۸ (پرواہ سے اناوی) جو سنجوگ یعنی ملاوٹ سے دربہ یعنی اشیا کے گن - کرم پیدا ہوتے ہین وے بیوگ یعنی بعد علیحدہ ہوجانے کے نہین رہتے لیکن جس سے پہلے سنجوگ یعنی ملاوٹ ہوتا ہے وہ قوت اوس مین ہمیشہ قائم رہتی ہے اور اوسی سے پھر بھی سنجوگ یعنی ملاوٹ ہوا کرتا ہے اور بعدہ بیوگ بھی ہوا کرتا ہے ان تینون کو (اناوی) ازلی ابدی تصور کرنا چاہیے

۹ (سرسٹ) دنیا اوسکو کہتے ہین جو علیحدہ علیحدہ اشیا سے کا گیان پورنک ملاوٹ ہوکر انواع اقسام کی صورت اور شکل ایجاد ہوجاوین -

۱۰ (سرسٹ) دنیا کی ضرورت بھی ہے کہ جس مین ایشور کے سرسٹ - نمت گن - کرم سوبھاؤ کے عمدہ نتائج ظہور پذیر ہوون جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آنکھہ کس لئے ہین اوس نے کہا کہ دیکھنے کے لئے ویسے ہی (سرسٹ) دنیا کے پیدا کرنے مین ایشور کی قوت اور قدرت کاملہ کی شہادت معقول معائنہ و مشاہدہ ہوتی ہے اور (جیوون) ارواح کے افعال و اعمال نیک و بد کے ٹھیک ٹھیک نتائج کا دنیا منجانب اوس رب العالمین کے ہوتا ہے یہی افعال اوس خداوند کریم کا نشانات کے موجودگی کا پورا اثبات کراتا ہے ورنہ اوسکے موجودگی مین سخت احتمال ہوتا -

۱۱ (سرسٹ) دنیا کا پیدا کرنا خاص فعل اوسی سرب شکتمان پرمیشور کا ہے

کیونکہ دنیا کے عجائب و غرائب کو ایقات کے معائنہ کرنے اور (سِشٹرہ پرلا تھہ) اشیائے غیر ذی روح مین نشو و نمو و تخم و غیرہ بیٹے کی قوت نمو دینے سے دنیا کا پیدا کرنے والا خالق برحق کو ہی ضرور بلکہ لازمی تصور کرنا چاہئے۔

(بندھن[11]) او دیا تمت سے ہے جو پاپ کرم یعنی الیشور بہشنہ اوپاسنا اگیا نادی سب دکھہ پہل کرنے والے ہین اسی لئے یہ بندھن ہے کہ جسکی خواہش نہین اور بھوگنا یعنی تحمل اوٹھانا پڑتا ہے

(مکت[12]) نجات یعنی سب دکھون سے رہائی پا کر (برہمہ رہت) بلا قید سرب بیاپک پرمیشور اور اوسکے سرشٹ مین سوا اکچھا یعنی خود مختاری سے پھرنا یعنی سیر کرنا اور وقت معینہ تک مکت سُکھہ بھوگ کرکے پھر دنیا مین آنا ہوتا ہے۔ کیونکہ فعل عمل محدود ہین تو اوسکے نتائج غیر محدود نہین ہو سکتے

(مکت[13]) نجات کے سادہن یعنی تدبیر الیشور اوپاسنا بذریعہ جوگ ابھیاس (ہرنا یام) دہرم انوشٹان۔ برہمچریہ آشرم سے ودیا پراپتی۔ وِدوانون کا ستسنگ۔ عمدہ خیال پُرشارتہہ وغیرہ ہین۔

(ارتھہ[14]) وہ ہے جو کہ دہرم ہی سے حصول کیا جاوے اور جو ادہرم سے حاصل کیا جاتا ہے وہ انرتھہ کہلاتا ہے۔

(کام[15]) وہ ہے جو کہ دہرم اور ارتھہ سے حاصل کیا جاوے۔

(برن آشرم[16]) امتیاز قومی گُن اور کرمون یعنی افعال و اعمال کی وجہہ سے ہونا چاہئے۔

(راجا[17])۔ اوسی کو کہتے ہین جو شبہہ گن۔ کرم سوبھاؤ یعنی نیک افعال و نیک اعمال و نیک مزاج والا اور (پکچھہ پات رہت) بلا تعصب (نیاے دہرم) منصفانہ ایمانداری سے (پرجاؤن) رعایا کے ساتھہ مثل والدین برتاؤ کرے

اور پالن یعنی پرورش کرے اور رعایا کو فرزندانہ تصور کرکے اونکے ترقیات

اسائشات کے لیئے پوری تدبیر کیا کرے۔

(پرجا[18]) رعایا۔ اوسکو کہتے ہین کہ جو پتر گن۔ کرم۔ سوبہاؤ کو دہارن

کرکے ایکہ پات رہت یعنی بلا تعصب بیار و مہر سے خیرخواہ سلطنت اور ترقیات

راج کی چاہتی ہوئی ہنہ (راج دروہ رہت) بلا خیال بغاوت مقابلہ و مجادلہ کے

مثل فرزندانہ سایۂ رحمت سلطنت مین لطف اوٹھاتی رہے۔

(نیاۓکاری[19]) وہ ہے کہ جو ہمیشہ خیال ہر ایک کا کرے (اسست) دروغ

کو چھوڑکر (ست) راست کو قبول کرے اور انیاۓ کرنے والون کو ہٹا دے

اور نیاۓ کرنے والون کی ترقی کرے اور مثل اپنے آسایش و راحت کے

دوسرونکے آسایش و عافیت کے باعث ہوں۔

(دیو[20]) ودّوانون کو اور اودّوانون کو (اسُر) گناہ کرنے والون کو (راکہیسر)

اور اناچاریون کو (پیشاچ) کہتے ہین۔

اونہین[21] ودّوانون۔ ماتا۔ پیتا۔ آچاریہ یعنی معلم۔ اتہتی یعنی ہدایت کنندہ

ویدا قدس۔ نیاۓکاری۔ راجا۔ اور دہرماتما لوگ یعنی پرتا استری اور استری

برت پتی یعنی شوہر کا ست کار کرنا دیو پوجا کہلاتی ہے اور برخلاف اس کے

دیو پوجا جو کہ بت پرستی وغیرہ اب رائج ہے وہ نزدیک اصحاب دوراندیش

وانصاف پسند کے قابل قبول نہ ہونا چاہیئے۔

(سکہیا[22]) جس سے ودّیا یعنی علم و راست گفتاری و نیک کرداری و

ضبط۔ حواسات ظاہری و باطنی کی ترقی ہوے اور (اودّیادی دوش) جہالت

و بدکرداری وغیرہ دور ہوجاوین اوسکو سکہیا کہتے ہین۔

(پوران[23]) جو سری برمہاجی کے بنائے اتریادی براہمن پستک ہین

اونہین کو پوران - اتہاس - کلپ - گاتہا - اور نار اشنسی کہتے ہین نہ کہ سری مت بہاگوت وغیرہ کو -

(تیرتھ)[۲۴] جس سے دکھ ساگر یعنی دریا سے تکالیف سے پار اتیرین جیسے جوگ ابھیاس (پرانایام) راست گفتاری - نیک کرداری تحصیل علم صحبت علما ہین اونہین کو تیرتھ کہتے ہین نہ کہ چہتر - جنڈا - پانی - کاشی گیا وتیرتھ بینی وغیرہ کو -

پرشارتھ[۲۵] - پرار بدہ سے بڑہ کر اسوجہ سے ہے کہ جس سے سنچت پرار بدہ بنتے ہین جس کے درست ہونے سے سب درست اور جسکے خراب ہونے سے سب خراب ہو جاتے ہین -

انسان کو ہر خاص و عام سے جیتا جوگ[۲۶] - (سواتکوپت) مثل ذات خاص رنج و راحت نفع و نقصان کے ایکسان تصور کرنا نہایت عمدہ ہے برخلاف اسکے بہتر نہین ہے -

(سنسکار)[۲۷] اوسکو کہتے ہین کہ جس سے (شریر) جسم (من) دل اور (آتما) روح اوتم ہووے وہ سولہ[۱۶] قسم مندرجہ کتاب سنسکار بدہی مولفہ سری سوامی دیانند جی سرستی مہاراج کے ہین جسکا کرنا ہر ایک پر واجب و فرض ہے اور دگدہ کریم کے بعد مردے کے لیے کچھہ بھی نکرنا چاہیے

(جگ)[۲۸] اوسکو کہتے ہین جس مین ودوانون کا ستکار جیتا جوگ سلپ یعنی رسایت جو کہ پدارتھ ودیا ہے اوسی سے اوپکار اور ودیا دی شبہ گنون کا دان اگن ہوتر آدی جس سے بایو - برسٹی - جل - اوشدہی کو پوتر یعنی پاک کرکے سب جیون یعنی ارواح کو راحت پہونچانا چاہیے جیسے (آریہ)[۲۹] سریسٹ اور (دسیو) دشٹ انسانون کو کہتے ہین ویسے ہی

سب کو ماننا چاہیئے

(آریہ ورت) دیش یعنی ملک اس زمین کا نام اسواسطے ہے کہ اس میں آدی سے آریہ لوگ آباد ہیں مگر اس کی حد بندی اوتر میں ہمالیہ دکھن میں بندھیاچل پہاڑ پچھم میں اٹک پورب میں برہمپتر ا ندی ہے ان چاروں کے بیچ میں جسقدر ملک ہیں اسکو آریہ ورت کہتے ہیں اور جو اس میں ہمیشہ سے رہتے ہیں انکو بھی آریہ کہتے ہیں

جو سانگ و پانگ یعنی ٹھیک ٹھیک وید ودیا یعنی علوم کا پڑھانے والا ست آچرن کا کرنے والا اور متھیا چرن کا تیاگ کرنے والا ہو اسکو آچاریہ کہتے ہیں

(شش) اوسکو کہتے ہیں جو ست سکھیا اور ودیا کا حاصل کرنے والا دھرماتما اور ودیا حاصل کرنے کی خواہش کرنے والا اور آچاریہ کا پریہ ہو

(گرو) ماتا پتا اور جو ست کا گرہن کراوے اور است کو چھوڑاوے انکو بھی گرو کہتے ہیں

(پروہت) اوسکو کہتے ہیں جو ججمان کا ہت کاری اور نیک ہدایت کرنے والا ہووے

(اپادھیائے) اوسکو کہتے ہیں جو ویدوں کا ایک دیش یا انگوں کو پڑھاتا ہو

(سشٹاچار) جو دھرم آچرن پورک برہمچریہ سے ودیا حاصل کر کے پرتیکھیادی پرمانوں سے ست است کا نرنے کر کے ست کا گرہن است کا تیاگ کرنا ہے یہی سشٹاچار کہاتا ہے

(پرتیکھیادی) آٹھ پرمانوں کو جو ندرشن یا سے شاستر میں کہتے ہیں

(آپت) جو چھل کپٹ رہت دھرماتما سب کے سکھ کے لیے پرتین کوشش کیا کرتا ہے اسکو آپت کہتے ہیں

(پرکھیا)[۳۶] پانچ طرح کی ہے اس مین سے پہلے جو ایشور اوسکے گن کرم سوبھاؤ اور وید و ڈیا و شرسٹ (پرتکھیہ آدی) آٹھ پرمان تیسرے سرسٹی کرم چوتھے آپتون کا بیوہار یعنی چال چلن پانچوین اپنے آتما کی پوترتا و ڈیا ان پانچ پرکھیاؤن سے ست اسست کا نرنے کرکے ست گرہن اسست کا تیاگ کرنا چاہیے۔

(پرآپکار)[۳۷] جس سے کل انسان کی بدافعالی و تکلیفات چھوٹ کر سرسٹاچار اور ترقیات آسایش کا باعث ہو اسی کو پراپکار کہتے ہین۔

(سوتنتر)[۳۸] خود مختار (پرتنتر) ماتحت جیو یعنی روح اپنے کامون مین خود مختار اور اوسکے پھل بھوگنے مین ایشور کی بیوستھا سے پرتنتر یعنی ماتحت ہے ویسے ہی ایشور اپنے ست آچار آدی کامون مین سوتنتر یعنی خود مختار ہے

(سورگ)[۳۹] نام زیادہ سکھ بھوگ کرنے اور اوسکے حصول سامان کا ہے

(نرک)[۴۰] جہنم زیادہ تکلیف بھوگ کرنے اور اوسکے حصول سامان کا نام ہے۔

(جنم)[۴۱] جو شریر یعنی جسم دھارن کرکے پرگٹ ہوتا ہے سو قبل و بعد و جسم موجودہ سے تینون طرح کا ماننا چاہیے۔

(شریر)[۴۲] جسم کے (سنجوگ) ملاوٹ کا نام (جنم) اور بیوگ یعنی علیحدگی کو (مرتو) کہتے ہین۔

(وبواہ)[۴۳] شادی نیم پوربک اپنی اچھا یعنی خواہش کے موافق پانی گرہن کیا جاوے اوسکو بواہ کہتے ہین۔

(نیوگ)[۴۴] وبواہ کے بعد شوہر یا زوجہ کے مرجانے یا دیگر حالت مجبوری کی مندرجہ ویدوں دھرم شاستر کے اپنے قوم یا اپنے سے اوتم قوم کے

استری یا پورش کے ساتھ سنتان اوتپتی یعنی اولاد پیدا کرنے کو نیوگ کہتے ہیں۔

(استوتی) گن گانا سننا اور گیان ہونا۔ اسکا نتیجہ محبت وغیرہ ہے۔

(پرارتھنا) اپنے سامرتھ کے اوپرانت یعنی بیرون حد اختیار اپنے ایشور کے سنبدھ سے جو گیان آدی پراپت ہوتے ہیں اُنکے لئے ایشور سے التجا کرنا اور اوسکا نتیجہ نرابھمان وغیرہ ہے۔

(اوپاسنا) جیسے ایشور کے گن کرم سوبھاؤ پاک ہیں ویسے اپنا بھی کرنا۔ ایشور کو سرب بیاپک اور اپنے کو بیاپ جانکر اور یہ کہ ایشور کے قریب ہیں اور میرے قریب ایشور ہے ایسا یقین کرکے بذریعہ جوگ ابھیاس (پرانایام) ایشور کا ساکچھات کرنا اوپاسنا کہلاتی ہے اسکا نتیجہ گیان کی ترقی وغیرہ ہے۔

(سگن۔ نرگن۔ استوتی۔ پرارتھنا۔ اوپاسنا) جو جو گن پرمیشور میں ہیں اون سے یکت یعنی بھرا ہوا اور جو جو گن نہیں ہیں اون سے علحدہ مان کر کے (پرشنسا) توصیف کرنا سگن۔ نرگن۔ استوتی ہے شبھ گنوں کے گرہن کی ایشور سے اچھا اور دوش یعنی برائیوں سے چھوٹنے کے لئے پرماتما سے سہائے چاہنا سگن۔ نرگن۔ پرارتھنا اور سب گنوں سے سہوت یعنی بھرا ہوا اور سب دوشوں سے رہت برائیوں سے علحدہ پرمیشور کو مانکر اپنے آتما یعنی روح کو اوسکے اور اوسکے ہدایت اور اوسکے احکام کے پابند کر دینا سگن۔ نرگن۔ اوپاسنا کہلاتی ہے۔

واضح ہو کہ انہیں اصول متبرک وید وغیرہ ست شاستروں پر ہر خاص و عام کو عمل کرنا چاہئے اور ہر ایک مذہب ملت کے باہم اختلافات تنازعات

کو ہرگز نہین ماننا چاہیئے کیونکہ انہین مذہب وملت والون نے اپنے اپنے مذہب وملت کے اجرا کے لئے کل ہندوستانیون کو باہم (شترو) دشمن بنا رکھا ہے اور ایسا جہوٹھا وہم تدبیر پھیلا رکھا ہے کہ معاذ اللہ منہا جو کہ ملاحظہ رسالہ ہذا ونیز ستیارتھہ پرکاش مولفہ سری سوامی دیانند سرستی جی مہاراج سے بخوبی واضح ہوگا۔

ناظرین انصاف پسند پر واضح ہو کہ متقدمین نے تفریق نوع انسان کی دوسرے طور پر کی ہے مگر کمترین نے کیفیت حال کو دیکھہ کر بنوع دیگر تفریق کرتا ہے (۱) اول امریکن۔ ہر متنفس اسکا اپنے دل مین بادشاہ ہے (۲) انگلستانی۔ ہر متنفس اس ولایت کا دل شاد اور آزاد ہے (۳) تمام یورپ دلیتز کے باشندے اور ایران وروم کے محمدی اور چینی اور بودہ متی وغیرہ اپنے قوم اور اپنے مذہب کے بادشاہ کم رعیت ہین (۴) پچیس ۲۵ کروڑ ہندوستانی جو ممالک بمبئی مدراس بنگال پنجاب اودہ اور ناگپور وغیرہ مین ہین اور اوسکے متعلق بہت سی ریاستین ہندوستانی ہین۔ بیل وغیرہ حیوان دمدار غیر ناطق ہین اور یہ سب حیوان بے دم ناطق ہین وے زور مین زیادہ ہین اور یہ جہالت اور لاعلمی سے مشرف ہین وے غیر جنس کے زور سے عاجز ہین اور یہ ہمجنس زورآور کے زور سے عاجز ہین اونکے پکڑنے اور ہلاک کرنے کو بہت زور مددگار ہے انکے عاجز کرنے کو تھوڑا زور کافی ہے وے لاچاری سے ستم برداشت کرتے ہین اور یہ بیوقوفی اور لاعلمی سے وے بے تمیز ہین اور یہ بے حیا۔ اور یہ بے غیرت ہین۔ اونکو ناتوانی قدرتی ہے انکو فطرتی۔ ہندوستانیون پر یہ ذلت اور غضب خدائی بلاوجہ نہین ہے کیونکہ وہ سب پر مہربان مساوی ہے اور شیطان کا سایہ

بھی اسیر نہین ہے کیونکہ اوسکا وجود ہی نہین ہے پس جو کچھہ اونپر مصیبت
وصعوبت اونکے عاید حال ہے اونکے افعال کے نتایج کا اقبال ہے
کیونکہ جھوٹھہ بولنا اور جھوٹھی باتون کی اجرا کرنا زیادہ حرام ہے اور اوسکے
ساتھہ ہی تاریکی جہالت یار وفادار فرخندہ فرجام ہے اور اس ہندوستان مین
اسکو باپ اور اوستاد مجلس و ہمیشہ راجا مہاراجا کوئی بھی منع نہین کرتا اور
ان حرکتون سے اعلے وادنے کوئی محفوظ نہین رہتا ہے بلکہ اعلے سے
ادنے تک باوجود واقفیت مددگار و پیروکار ہین افسوس ہے کہ اپنے
بدافعالی کو نہین روتے قسمت کو دوش دیتے ہین - اور جو اصحاب حکمت
نظری اور عملی کے اصول و فروع کی تلاوت کرتے ہین وے حقیقت دنیا
وعقبے اور اعراف کو مثل ہاتہہ کنگن اور آرسی کے دیکھہ سکتے ہین اور جو
سواے سچ کے جھوٹھہ نہ بولے اوسکا کلام بیوقوفون کے دلون مین مثل
افسون ساحران اور عقلمندون کے دلون مین ملوک الکلام مانند کلام حکماے
اور ضعیف دماغون کے دلون مین اون کا کلام مثل کلام صاحب کراماتونکے
متصور ہووے اور ایسے کامل الکلام پر بادشاہ بھی سر جھکا وے تمام عمر
کبھی ذلت نہ پاوے - اور جب آفتاب وید مقدس آریہ ورت دیش مین روشن
و منور ہووے تو اوسکے شعاع سے دیگر ممالک بھی روشن و منور ہو سکتے ہین
(اب تو ہند مین صورت ماتمی محرمی نمودار ہین) جب آریہ ورت دیش مین
ایسی دیوالی خورشید جمالی ہوا ور صدہا بلکہ ہزارہا برس تک وہ روشنی آفتاب
وید ودّیا کی نبجا وے جیسے دو ہزار برس سے قبل کوئی ایسی سخت تاریکی
ہوئی تھی کہ اوس کی تاریکی اب تک چھا رہی ہے - دل کی روشنی سے
ہمیشہ ایک نئی چیز ہاتہہ لگتی ہے جیسے صاحبان انگلستانون کو ریل گاڑی

تار برقی ویسے ہی اس ملک کی ترقی ہونا علمی و عملی و عقلی کا کیا مشکل ہے جو تاریخ دان ہین وہ بخوبی جانتے ہین کہ اہل انگلستان پادری پوپ صاحب کے ہاتھ سے و نیز اونکے کارروائی فریبی سے کیسے عاجز و پریشان تھے اور اب یہہ کیسی حالت مین ہین اور وہ کس حالت مین - خیر گذشتہ اصلوٰۃ صبح کا بھولا اگر شام کو آجاوے تو بھولا نہ کہنا چاہیئے -

پرمیشور - پرماتما یعنی خالق برحق سب کو راہ راست پر لاوے - اب اصحاب خیر اندیش و دور اندیش کو اصول آریہ سماج مفصلہ ذیل کے طرف رغبت دلاتا ہون -

۱ - سب ست ودّیا - اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اون سب کا اوسے مول پرمیشور ہے -

۲ - پرمیشور سچدانند سروپ - نراکار - سروشکتمان - نیارکاری دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - سرو نیشور - سروویاپک - سروانترجامی - اجر - امر - ابھے - نت - پوتر - اور سرشٹی کرتا ہے اوسی کی اوپاسنا کرنی یوگ ہے -

۳ - وید ست ودیاؤن کا پستک ہے وید کا پڑہنا پڑہانا - اور سننا سنانا سب آریون کا پرم دہرم ہے

۴ - ست گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے مین سروداا وت رہنا چاہیے

۵ - سب کام دہرمانوسار - ارتہات ست است کو وچار کر کرنی چاہیے

۶ - سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا مکھہ اودیش ہے -

ارتھیات شاربرک - اتمیک - اور ساماجک اننتی کرنا -

۷ - سب سے پریتی پوربک - دھرمانوسار - یتھا یوگ برتنا چاہئے

۸ - اودیا کا ناش اور ودّیا کی برودّھی کرنی چاہئے

۹ - پرتیک کو اپنی ہی اننتی سے سنتشٹ نرہنا چاہئے - کیونکہ سب کے اننتی مین اپنی اننتی سمجھنی چاہئے

۱۰ - سب منشیون کو ساماجک سروہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہئے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سوتنتر رہین - تمام دنیا مین کوئی فرقہ بجز ان کے جو تعصبی و خودغرضی کے قابو مین پالتو ہو رہے ہین ان اصولون مین کسی طرح کا اعتراض نہین کرسکتا - اور نہایت افسوس اس بات پر ہے کہ اب باوجود واقفیت کے اصحاب کو آریہ کے نام سے نفرت و ہندو نام از حد رغبت اسکو بجز ہٹھ دھرمی و جہالت کے اور کیا کہہ سکتے ہین کیونکہ لفظ ہندو زبان ایرانی و فارسی ہے جسکے معنی کافر کے ہین غیاث اللغات صفحہ ۵۰۹ - مین لفظ ہندو کے معنی غلام کافر لا مذہب بت پرست کے ہین افسوس صد افسوس کیا زمانہ ہے کہ دیدہ و دانستہ چاہ ضلالت مین گرکے خوشی سے اپنے کو ہندو ظاہر کرتے ہین - بھائیو یہ لفظ تمہاری کتابون مین کہین نہین ہے بلکہ جب اہل اسلام اس ملک کے فرمانروا ہوئے تو بنظر تعصب اس ملک کا نام ہندوستان رکھدیا جسکے معنی - کافرون وغیرہ کے بودوباش کی جگہہ کے ہین - وید وغیرہ شاسترون و منوسمرتی وغیرہ مستند کتابون مین اس ملک کا نام آریاورت و باشندگان کا نام آریہ تمام مندرج ہین علاوہ اسکے ایک اشلوک جو زور ہرہ ایک بلیسہ کے وان مین بھی استعمال کیا جاتا ہے آریاورت لکھا ہوا ہے جیسے

कलयुगे बालिप्रथम चरणे जम्बूद्वीपे भरत

खण्डे आर्यावर्ते पुण्यक्षेत्रे ॥

اس مین بھی آریہ لفظ ہی آتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے
اور اپکے بزرگان آریہ ہی نام سے پکارے جاتے تھی کیونکہ (آریہ ورت)
یعنی جو زمین آریہ لوگون سے آباد ہوا وسکو آریہ ورت کہتے ہین اور آریہ
معنی عالم و فاضل نیک اعمال و نیک کردار کے ہین — اسے بہائیو زمانہ
سلف مین یہ ملک تمام ملکون مین لاثانی و بوجہہ علمی و عقلی لیاقت کے ازحد
شریف و نجیب شمار کیا جاتا تھا اس کی شہادت علاوہ کتاب سنسکرت کے
کتب انگریزی فارسی اور عربی و تواریخ یونان و انگلستان وغیرہ سے بخوبی
ہوسکتا ہے کیونکہ اون اصحاب نے جو جو علوم یہان سے حاصل کیے
ہین اون کو ویسا ہی تحریر مین بھی لائے ہین اور اصحاب جاہل بوجہہ حسد و
کینہ و نیز بوجہہ عدم واقفیت لفظ نمستے پر ظرافت کے ساتھ پیش آتے ہین او
یہ بوجہہ کم ہونے روشنی علم و مادری زبان کی روز بروز تنزلی و دوسرے
زبانون کی ترقی ہونے سے ہے جیسا کہ بجاے نمستے زبان مادری کے سلام
و بندگی آداب تسلیمات و گڈمارننگ وغیرہ بولی جاتی ہین و باعث فخر و
اعزاز تصور کیے جاتے ہین و اپنے اولاد کو بھی ویسے ہی تعلیم و ہدایت کیجاتی
ہے افسوس کیونکہ ابر بے علمی و جہالت کی اس ملک پر ایسا گھنگھور گھٹا چھائی
ہے کہ باوجود طلوع آفتاب علوم کے تاریکی ابر جہالت لوگون کے دل سے
دور نہین ہوتی نشہ جہالت خودغرضی مین مدہوش اور خواب غفلت
مین از خود فراموش ہو رہے ہین اور غیر مذہبون قوم و
خاندان کے جان دینے کو تیار رہتے ہین و کہتے ہین کہ

رگوتمی اور یاگیکی خاندان مین قابل فخر ہین حالانکہ یہ اون کی محض حماقت پر دلالت ہے کیونکہ اون اصحاب نیکوکیش و اہل علم و خداشناس کی توقیر و منزلت اہل صفات کے وجہ سے تھی نہ کہ بوجہ ذات - اب بھی اصحاب عالم و فاضل و نیکو اعمال ہی قابل عزت ہوسکتے ہین و جاہل اور بدکردار قابل نفرت بہائیو اب تو خواب غفلت پر از نفرت سے ہوش مین آؤ اور کل اپنے عیبونکو دور کرو اب کچھہ موقع و جائے خوف و خطر نہین ہے کیونکہ وہ مسلمانی راج نہین ہے جو کہ ہملوگونکے دہرم کو برہم کرتے تہے و صواً یا کافرون کے قتل کو تیار ہوتے تھے اب ہمارے عادل الزمان مادر مہربان سری راجیشری مہارانی ملکہ معظمہ وکٹوریہ دام اقبالہا کا راج ہے - نہایت ہی شرم کی بات ہے کہ اون اہل اسلام کے پاس بیٹہہ کر دعوے ہمسری کا کرین اور وہ اپنے کو مسلم ایمان (مسلمان) کہین اور ہملوگ اپنے آپکو ہندو (کافر لا مذہب غلام) کہین ذرا بھی نادم نہون بلکہ اسکو باعث فخر و اعزاز تصور کرکے اپنے بہائی نصیحت کرنے والے سے لڑنے کو تیار ہون - اب لفظ نمستے کا ارتہہ (معنی) ملاحظہ فرمائیے یہ لفظ مرکب ہے (नमः ते) سے (नमः) نمہ کے معنی جہکنا - تعظیم کرنا - مان کرنا وغیرہ بہت سے ہین اور (युष्मद्) یوشمد شبد کے چوتہے وبہکتی گردان واحد حاضر کا صیغہ ہے جسکے معنی تمہارے لئے و تمکو وغیرہ ہین جب یہ دونون لفظ ملتے ہین تو حسب قاعدہ ویاکرن (नमः) کے وسرگ کا (स) ہو جاتے ہے نمستے ایک ایسا لفظ بنجاتا ہے جسکے مطلب و معنی یہ ہو جاتے ہین کہ مین آپکو نوتا ہون اور جہکتا ہون - مان کرتا ہون اور تعظیم کرتا ہون وغیرہ اور منجانب بڑے کے چہوٹے کے واسطے بہی معنی ستکار خاطرداری کے ہین جیسے -

دل تقریرین سب درست دیکر غنچہ محفل سامعین و ناظرین مین رنگت شگفت
و خوشبوی پیرا لطافت بخشندہ ظل سبحانہ دیکہاتے ہین۔ بفضلہ رب العالمیان
عہد سلطنت و حکومت جناب فیض مآب فیض بخش فیاض زمان جناب سری
مہارانی صاحبہ بہادر دام اقبالہ قیصرہ ہند و حد سے روز بروز ترقی سلطنت
و بہبودی خاندان ہوتی چلی آتی ہے یہ سب باعث عدل گستری و رعایا
پروری کا ہے۔ اول تو یہ دیکہنا چاہیے کہ فرمانروا سے وقت جو کہ مثل
والدین رعایا کے ہین اونکا اولاد رعایا کے نسبت کیا کیا و ہم فرض
ہین بنا برآن واضح ہو کہ والدین پر اولاد کے نسبت پرورش و پرداخت
و تعلیم علوم و رہا کرنا ہر ایک آفات سے مقدم فرض و ذمہ ہین چنانچہ
اول ملک طنان ارباب ریاست کو دشمنان دین و دنیا مذہب و ملت سے پوری
پوری (رکہنا) حفاظت کرکے ہر خاص و عام کے تعلیم و ترتیب کے واسطے
مدرسہ و اسکول ہزارہا قائم فرمائے جو اب تک موجود ہین جسکے وجہ سے
رعایا عوام لیاقت علمی و عقلی سے فائز المرام ہوکر بڑی عیش و عشرت اور
آزادی حالت سے ہر قیات ہر اقسام کے منتفع ہیں اور خواستگار ہوس ہین
ورنہ ایسے تاریکی جہالت خواب غفلت مین اپنے بزرگان قدامت کی کیفیت
کو فروگذاشت کیے ہوے از خود فراموش ہتنے خدا نکرے اور ہمیشہ سنتے تہے
کہ شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے تہے وہ اب بچشم خود معائنہ کرتے ہین
بموجب مصرعہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اعلا سے اعلے درجہ راجا
اور ادنے سے ادنے درجہ تک غریب بیکس پرجا ایک گہر سے مین بحراست
اہلکاران پولیس گہرے کیے جاتے ہین اور جہان بہ جماعت کثیر راستہ
چلنا مشکل و آفت جان تہا وہان اب ایک بچہ ہاتہون مین اشرفیان اوچہالا

ہوا بخوف چلا جاتا ہے شان اوس خالق دوجہان اور اقبال اوس بادر
مہربان جناب قیصرہ ہند محمدوحہ فیاض زمان کا ہر حالت مین نگران و نگہبان ہے
کیا مجال کہ کوئی دم تو مارے ذرا دم مارا اور واصل جہنم ہوا۔ اور ویسے ہی
قابل تحسین و آفرین منتظمان و مہتمان سلطنت فرمانروائے وقت کے ہین کہ
باوجود اسقدر عیش و عشرت کے کس جانفشانی اور محنت سے کار متعلقہ کو
با وقات معین باسانی انجام رسانی فرماتے ہین۔ سچ ہے۔ وقت ہر کام کا مقرر
۔ وقت پر ہوتے تا کہ کام بسبب کاہلی و تساہلی سے از حد خوفناک اور ہر کام مین
سرگرمی سے چست و چالاک تمام قلمرو مین کس خوبی کے ساتھ سڑکونکا خوشنما
اور ہموار و چوڑا پختہ بنا ن پختہ وار نمودار۔ اور نہر ہاے پر از لطافت باعث
سیرابی کاشت کار اور رعایا کے امن امان کے لئے ہر موقع پر پولیس
کی قطار۔ اور لشکر ہاے بیشمار اندرون بیرون قرب و جوار ملک غیر کے
دشمنان و حاسدان کے دندان شکن مسلح و تیار۔ اور ہر شہر و دیار مین محکمہ جات
فوجداری و کلکٹری اور ہر پرگنہ جات و قصبات مین تحصیلداری و آبکاری۔ اور کہین صفائی
چنگی و مجسٹریٹی اور کہین دو چار اضلاع کی ایک کمشنری کہین بعض جگہ
اور سپرنٹنڈنٹی کہین ڈاکٹری اور انجینری اور کہین مشن اور سشن کہین ماتحت
جج اور کہین جج۔ کہین عدالت ہائی کورٹ اور کہین عدالت چیف کورٹ اور
کہین ایجنٹ کہین ہزہائی نس گورنمنٹ۔ اور مخزن احکام و معدن اکرام
جناب فیضمآب مستطاب القاب مدار المہام ہزہائی نس جناب گورنر جنرل بہادر
دام اقبالہ از حد دانشمند اور اظہر من الشمس۔ جو نہایت ہی دریا دلی
اور آگاہی کے ساتھ کار متعلقہ انجام دے رہے ہین۔ آفرین صد آفرین ایسی لیاقت
اور جرات پر ہے۔ خداوند کریم مدام شاد کام رکھے۔ اور متوطنان ہندوستان کیلئے

بھی ہر قسم کی آزادی و خود مختاری عطا فرمائی ہے کوئی کسی کے دین و ایمان
مین دست انداز و مخل نہین اور انتظام تعلیم علوم کہ جس سے باعث ترقیات
ہر اقسام ہو رہے ہین نہایت قابل تحسین و آفرین ہے۔

ابیات

حکومت سے آزادیان مجکو دی ہین — ترقی کی راہین سراسر کھلی ہین
صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین — کہ راجہ سے پرجا تلک سب سکھی ہین
تسلط ہے ملکون مین امن و امان کا — نہین بند رستہ کسی کاروان کا
کرو قدر اس امن آزادگی کی — کہ ہے صاف ہر سمت راہ ترقی
ہر ایک راہرو کا زمانہ ہے ساتھی — پھر ہر سو سے آواز پیہم ہے آتی
کہ دشمن کا کھٹکا نہ رہزن کا ڈر ہے — نکل جاؤ رستہ نہین [illegible]

اب کہاں تک خامہ بے زبان کو تحریر توصیف راج فرمانروا سے وقت
و نیز اصحاب انگلستان عالی ہمت مین تکلیف دون الغرض ہمہ صفت موصوف
ہین صرف اسقدر گذارش کرنا واجب تصور کیا گیا کہ بنظر رعایا پروری و عدل
گستری اصحاب اوصاف حمیدہ اہل انگلستان ہمہ لوگ رعایا مثل فرزندان پر
نظر رحمت و شفقت سے دیکھین نہ کہ نظر نفرت سے کیونکہ دریا سے حباب
کہے یہ صدا تو اور نہین ہین اور نہین ہم اپنے سے سمجھ تجکو نہ جدا تو اور نہین
ہین اور نہین چونکہ فرمانروا سے وقت مثل والدین اور رعایا مثل فرزندان
باہمی تعلقات رکھتے ہین لہذا بدعوے فرزندی گذارش کیا گیا۔ خداوند کریم
غفور الرحیم جناب سری مخدومہ قیصرہ ہند و ملکہ معظمہ انگلستان کو مع دودمان
و خاندان فرزندان و متعلقان سلطنت حکومت کو اپنے سایہ رحمت مین رکھکر

خدا شاد کام فائز المرام رکھے۔

شکر ایزد و خالق الا نام · گشت این نسخہ عجب تمام
بہرورگشت اندوالہ آباد · گفت اہل خرد مبارک باد

شکر خداوند کائنات کہ رسالہ کاشف اسرار حقیقی نے تکمیل پائی اور دولت سرمدی بکرما جیت پالتا سری سوامی دیانند جی صاحب سرستی آریہ بھائیون کے ہاتھہ آئی۔

ابیات

خدا کا شکر واجب ہے زبان پر · کہ یہ رحمت ہوئی نازل جہان پر
خدا کا فضل ہو عالم مین شہرت · محبت اسکی ہو کل انس و جان پر

اوم شانتی شانتی شانتی

تمت

قطعہ

از جانب سری جت پنڈت لال چند شرما

پدما بہا شنکر۔ ایم۔ ار۔ اے۔ ایس۔ (لنڈن)۔ آف۔ ٹی۔ ایس۔ انریری۔ وایس پریسیڈنٹ آف دی انڈین۔ اتھرس۔ سوسائٹی (کانپور) ممبر لیٹریری سوسائٹی۔ و انٹر پرٹیس۔ انڈین۔ اسوسیشن کلکتہ اینڈ کلکتہ۔ سوسائٹی فار دی پریونس۔ آف۔ کریولٹی ٹو انیملس۔ فاونڈر رشتکار ہستنی سبھا جودھپور۔ اینڈ گرو مہاراجہ کیشور سنگھ جی کمنڈر ان چیف و برادر۔ ایچ ایچ دی مہاراجہ صاحب بہادر جودھپور۔ بی۔ سی۔ اس۔ اے

यह पुस्तक श्रीयुत मुन्शी बालमुकुन्द जी सहाय की रचित (काशिफ इसरार हकीकी) नाम से है उस पुस्तक में समाजिक विषय तथा वेदादि शास्त्रों के अतलस्पर्श तत्त्व ग्रंथकार ने दिखाये हैं उस ग्रंथ को देखकर मैं अत्यन्त प्रसन्नता पूर्वक सम्मति प्रकाश करता हूं कि अगर यह ग्रंथ प्रचलित किया जायगा तो भारतवर्ष की प्रजाओं को बहुत ही लाभ पहुंचेगा -

लालचन्द्र शर्मा

ترجمہ ہندی

یہ پستک سری جت منشی بالمکند سہاے جی کی رچت (کاشف اسرار حقیقی)
نام سے ہے اس پستک میں سا ماجک بشے یعنی ویدا وے شاستروں کے
اصل مطلب کو گرنتھ کارنے دکھلاے ہیں اس گرنتھ کو دیکھ کر میں بہت پرشنتا
پوربک سمت پر کاش کرتا ہوں کہ اگر یہ گرنتھ پرچلت کیا جاوے گا تو بھارت
ورش کی پرجاؤں کو بہت ہی لابھ پہونچے گا

دستخط پنڈت لال چند شرما۔

از جانب محبتا فیضما جناب منشی روشن لعل صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا پریسیڈنٹ آریہ سماج پریاگ راج

این نسخۂ لاجواب پیراز اصول باصواب موسوم بہ کاشف اسرار حقیقی در حقیقت
آئینۂ رموز تحقیقی مصنفہ منشی بے بدل و فاضل و مرتبہ عالم بے عدیل و عاقل
بلبل شاخسار معانی و ہزار داستان گلشن سخن دانی کہ نام نامی و اسم گرامی
او در خاطر احباب مسرت افزاے یعنی لالہ بالمکند سہاے صاحب من عزیز
مطابق اصول آریہ سماج است کہ مراد از مجمع اہل بصیرت و صاحبان فضیلت است
کہ بردہ اصول راست واجب التعظیم و بر جادۂ راستی وید مقدس کہ علیم الطاہم مستقیم
بدام بصدق عقیدت و صفائی نیت کمر بستہ گمرہ گان کوے ضلالت را
بہ محبت و خلوص باطن برراہ اصل الہام الہی رہنما و گم گشتگان بادیہ جہالت
را خضروار مشکل کشا۔ و در ترویج وید مقدس و علم الہی و در تحقیق کنہ ذات

تا تمناہی شب و روز صف آرا۔ مناسب بلکہ انسب است کہ درین مقام
دہ احکام سماج ہم درج کنم کہ صاحبان ذی ہوش واقفان راستی کوش از مطالعہ
ان سرور موفور حاصل نمایند و این نسخہ بہ دہ احکام سماج مطابقت فرمایند۔

اصول آریہ سماج

(۱) سب سچے علوم اور علوم سے جو کچھ معلومات حاصل ہوتے ہیں
ان سب کا اصل اصول پرمیشور ہے۔

(۲) ایشور سچدانند سروپ۔ نراکار۔ سروشکتمان۔ نیاکاری۔ دیالو۔
اجنما۔ سروانترجامی نربیکار۔ انادی۔ انوپم۔ اننت۔ سرودھار۔ سرویاپک۔
اجر۔ امر۔ نت پوتر۔ نربھے اور سرسٹ کرتا ہے اوسی کی اوپاسنا کرنی یوگ ہے

(۳) وید سچے علوم کی پستکیں ہیں وید کا پڑھنا پڑھانا سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے

(۴) راستی کے قبول کرنے میں اور دروغ کے ترک کرنے میں ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے

(۵) سب کام دھرم کے مطابق یعنی راست و دروغ کو تشخیص کر کے کرنا چاہئے

(۶) سنسار کا اپکار کرنا اس سماج کا خاص منشا ہے یعنی جسمانی روحانی اور عامہ خلائق کی ترقی کرنا

(۷) سب سے باتحاد تمام دھرم کے مطابق جس سے جیسا مناسب ہو برتنا چاہئے

(۸) جہالت کا ناش اور علوم کی ترقی کرنی چاہئے

(۹) ہر ایک کو اپنی بہبودی میں خوشنود رہنا چاہئے بلکہ سب کی بہبودی میں
اپنی بہبودی سمجھنی چاہئے۔

(۱۰) سب منشوں کو ان اصولوں کے تعمیل میں کہ جو سماجک رفاہ عام سے متعلق ہوں پربس رہنا چاہئے
اور ان اصولوں کے تعمیل میں جو رفاہ سے متعلق ہوں سب خودمختار ہیں

پرتھم کیو اویدیش چھتری ارودیش من کو
سب وڈیا ویدادی شاستر نہیں تمہیں پڑھن کو
تمہیں راج بیوپار کاج کرنی ہے اُتم
وڈیا تپ ار وگیان سب ہی ہمکو پرتھم

پیر بتس سب ہی رہیو کیونہ بہت کچھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

پرچھم چیج ارو گرہ آشرم سب دلو بتائی
بانپ ارو سنیاس تاہ سب کیو نسائی
جوگ نیوگ ارو اگن ہوتر سب تیاگ دکھوئی
ویدو بہت سب کرم تیاگ کھرگ لیو

پیر بتس سب ہی رہیو کیونہ بہت کچھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

وڈیا بل ار راج کاج پر شارتھ سیتے
کیو بلی پیروان پیرج سوارتھ ریتے
بہت اودیا کھٹا چھوں فرش یا دل چھایو
بہت بنے مسلمان بہت عیسائی بنایو

پیر بتس سب ہی رہیو کیونہ بہت کچھو دیش کی
ویدک مان کی ہان بھئی تنک لاج نہیں بھیش کی

بودھ جین ناستک متانتر کا جھگڑا گاتا
پرتھ ہے بیچ تھوڑا ہوا حق باپ یا دھڑ لاتا
سب متانتر کا ادھول ہام ہار گئے تھے
پنچ مکار کے کاج آپ یہ سوانگ سجے تھے

کرہو بیاگ اوپکار سکل بیہ چال دورائی
دیکھہ لاج اور دیرہو دیش کی دشا نہر آئی

تجھو ذات ابھمان کرہو کن کرم بڑائی
مان ہین اتی ذہین بکل بیہ کارن کہوئی

پیرتھین سب ہی رہیو کیونہ بہت چھیو دیش کی
ویدیکمان کی ہان ہی تنک لاج نہین بھیس کی

چھند

آریا ورت دیش ہین او دیا کنگو بیھائی ایسی سہے پرلب کا ہو نہین ساتھی ہین
پنڈت پورانی بام مارگی آکو رنگھا سہے در دنہ آسے ڈوسٹ ایسو دیش کھائی ہین
بھارت دیش باسی اتی بیاکل اچیت ہوئے کرت بلاپ ناتھ کہان ویدیا گئی ہین ڈنکو
بیچ اوپدیشک وید ویدیا کی انجھون پہ دیکھو کرہو سہاے بیگ تاہین نچاتی ہین
آریا ورت دیش اب بیکل پکار کہے دین کے داتی سے فریاد آج میری ہے
ظلمی قرانی دکرانی ہین ظلم کئے اتی ہی بے گاسے میری سنگ آئے گھیری ہے
تو ہی رچھپا لو کرپا لوسے دیا ہی پہو میری بیر کا ہے تم لاسے ایسی دیری ہے
اہو دین بندہو دیا سندہو راکھو لاج میری ان کاٹ بیری ہیدلو دی کر بیری ہے

چھپے

دیا ونت کی دیا بہت دیش پر چھیے
ست اوپدیشک رہیو نہین بیداوی نشانی

بہت دو وکھت ہین بہیون ناتھ اب کب لگ
ویدیاں نہین ہوت بھت یہ نام باتر کے

پیر بنس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
ویدیان کی ہلن بھی تناس لاج نہیں بھیش کی

سن ارت سے بین کہن پیہو کر یادر نہی
تیج تیج کن راس ودیا کی کھان ہی جانو

لگے کہن او ویدیش ہمری جیت یا نہ سری
بادہی سو جس انوراگ تیاگ سبے سیاہی نو

پیر بنس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
ویدیان کی ہر دہی بھی راکھی لاج نج بھیش کی

کیو وید اوید یش شاستر کو مان رکھا یو
وید شاستر کو ادرشہ یہ تو یہ ہی بہا شابرلی

پیر بنس بہو چلے تھے چھو کاج نہ آیو
پڑھ ہت ششت و کہیات ہوت بیر کی کرنی

پیر بنس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
وید گیان کی ہر دہی بھی راکھی لاج نج بھیش کی

سکل دیش کے مت متانتر کے کھنڈن کینہون
شدہ سناتن نرا کار سب ویا پک ایشور

وید وہت سب کرم دہرم سے گیان بہنو
اجر امر نرلکار سگن نرگن پرمیشور ر چونو

پیر بنس سب ہی رہیو کیو نہ ہت چھو دیش کی
وید گیان کی ہر دہی بھی راکھی لاج نج بھیش کی

بشن آدی سب نام پر بہت سے کوتک مان کی ۔ کیو تیرویں نام اوتم جہی شہرت منی ور
سوئی اودھر دیہری انند کرت ہوبے نمستے ۔ ارتھ دھرم ارو کام موکش موہی ہوبے نمستے

ہیر بنس سب ہی رہیو کیونہ بہت کچھو دیش کی
ویدک مان کی بردہی بنی رکھی لاج نج بھیش کی

از جانب لالہ رام کشور صاحب ممبر آریا سماج باگ

لاونی ۔ ٹیپ

یہ بھارت دیس ہیں ہوے کہو جو ری ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری
(۱) سب تیاگ دیو ستہ دھرم کو مت آوری ۔ نہیں رہیو آچار بچار کرت من مانی
چھوڑ اور رکھا گھنگھورا دیا گھیری ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری
(۲) بے نام باتر کے ساد ہوسنت بچھو ادین ۔ ناتا بید و پرچ پاکھنڈ سب ہی بچھریا دین
نج سوارتھ سدہی ہین کرت ہین گھر گھیری ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری
(۳) دو وچ کرت کرم ہین نیچ نہ تناک بچا ہین ۔ اور پدیشک ست کے سب دہی نیچا ہین
چھل بل کری پران تیہن نہیں کرت ہیں ہیری ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری
(۴) نہیں ہیں پیسہ پریت دھرم اوپرمائی ۔ گھر گھر جن جن ہین ہوت ہے تت لڑائی
ایسے راگ دویش ارو کپٹ منہی سب کی ہی ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری
(۵) کوئی جو دکھ بس جس سے دہین بچائی ۔ ہر وہ مات پتا گھر سے دہیں دورائی
کوئی نج نار داس بسیا کے نیری ۔ دوکھ ہروا ناتھ سے ناتھ سرن میں تیری

(۴) کھون کرت بیلاپ بال بدھوا بلکھا تی
کھون گوپن بیران بچاد شیداس پڑی
بیرن بسن داڑن لی دیکھیو دسہ کیت ہی چھاتی
دو کھم ھیر دانا تھ کے ناتھ ہرن ہین پیری

(۵) چھنتے یہ گوبند کو کرم کو چال کو رہتی
یہ عرض کشتو رسنا دت بھارت کیری
سب کے سنگ بھارت باسی کرت نانی پھستی
دو کھ ھیروانا تھ کے ناتھ ہرن ہین تیری

دادرا

دہن دہن دہن تم ویدون کے انو جائی ہو

ست کو تم گرہن کیو متھیا کو چھوڑ دیئو
لوک کی ڈر نا ہین مانی تیاگیو کدرائی ہو

دہن دہن دہن تم ویدون کے انو جائی ہو

رنڈن کو نکال دیئو بہاڑن کو ٹال دیئو
دربا کو ستیہ کا رج لاگی دینو ہو سکھائی ہو

دہن دہن دہن تم ویدون کے انو جائی ہو

کھون دیو جگ ہیت دیکھ کے من ہیت
کھون وید منتر گان ہر کہ کو پڑھائی ہو

دہن دہن دہن تم ویدون کے انو جائی ہو

بھارت کے بھاگ جاگ ست کا رج ہون لاگ
نر کھیہ کشتو رساج چھوٹے نا سمائی ہو

دہن دہن دہن تم ویدون کے انو جائی ہو

کبت بزبان فارسی

زندگی خراب گردید در لہو لعب خواب گیران غفلت ہنوز نہ گذاشتی
دوئی را از دل دور ساختی نہ یک ذرہ نرد دغا باختی نہ گشتی گرداشتی
درم ہدادی محتاج را براہ خیر تخم تکبر در مزرعہ جان کاشتی۔
پند دل بند را نکردی گوش ہوش حیف دادر انند را تو فراموش داشتی

دیگر بزبان اُردو

دن ناحق کھوئے تغافل مین پل آدہ نہ یاد کیو حق کو۔
دل مین جو غرور بھرا نہ ذرہ کیو دور و فور علایق کو
اب حیف کے سیف کا طامع ہوا اور آما ضعف لق ودق کو
کر زود تعرف عارف سے گر انند چہئے رفع شک کو

دیگر

اب دانتون کی ٹوٹ گئین سلکین چشمون سے سرشک روانہ ہوا۔
تحریر گئی تقریر گئی دل تیر بلا کا نشانہ ہوا
دم پیری آنند یہ پیر بڑھی کہ وہ عیش جوانی فسانہ ہوا
سب یار یگانہ بیگانہ ہوے پے یگانہ کا تو نہ یگانہ ہوا

فریاد دروپتی کبت چھپے

کہاں بلیم اب کیو ناتھ گوکل کے باسی
سرون سنت رہی ہین ناتھ کلرج ایکاسی

بھیا بھی کے مت بھول گئی بھگ مین اٹھاتی
سکل سبھا مین کہڑی ناتھ پت جات ہماری

سرن پوکارت دروپتی ہے تون جگت اوپکار نا
دوڑ دوڑ ہم ہے گوبند اب سرت چیر دوشاسنا

جہان کہڑے بہی شہد پوبہیم ارجن بت دہارکے
بڑے بیر رند ہیر پھیرے ہین کام نہ آوین

کھڑے جودہ سٹر نکل تہان پاسا گئے ہار کے
بھگت ہیت گوبند گڑور چڑہ آیو ہی دباوین

تہان کرشن آپو رہو بھگت لاج راکھیو پتی کا
ہے گوبند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

جر جودہن اس بلی بیر بہیکہم اس تھامان
رہے بیر سب ٹھاڑہ چیر گہہ لیو دوشاشن

تہان دروپ وش کرن کچھو کیو نہ کامان
موکھہ نہین بولیو ہین چھو رہیو تراسن

تہان کرشن آپو رہو بھگت لاج راکھیو پتی کا
ہے گوبند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

دودل کہٹمے ہین بیر دہیر دوا پر مین بہاری
چہوٹی تیر کمان بان برچہی ازدو گولا
چلے چمک تلوار دہار چہوا دکٹاری
پنڈو پانچو بہاے پاؤن پاچہے نہین ڈولا

تہان کرشن اپور ہو بہگت لاج راکہیو ہتی
ہے گوبند ارت ہرن سرن پوکارت دروپتی

چہند

اہو جدو ناتہہ مین اناتہہ بہی بہا مدہ ستے پرسے ہراب کاہو نہین ساتہی ہین
پانچو بہائی پنڈو پروین ٹرے پارس ہین بات سے چپکے لتے اب چہونا لیسات ہین
کہینچت ہے چیر دوساسنا بے پیر ہوکے وار دنتہ آنے دوست ایسو اپ بہائی
ٹکھان چہوٹے گرور کمان چکر گدا اہول پہ پور ہا دہے گوبند ناتہہ میر وبنی جاتی ہے
دوار کاکے اور ہوے دروپتی کرے پوکار تند کے فرزند سے فریاد آج میری ہے
ظلمی دوساسنا ظلم کئے چاہت ہے اٹکی ہے گاسے میری ستگا لے کہیری ہے
کہینچت ہے چیر میری پیر نہ اسو ریوچہے پنڈو کے بند ہو ناتہہ میری بین تیری ہے
اہو جدو ناتہہ توں تو یانالوگر ولاج ان کاٹ بیری یہ تولوہ سے گریری ہے

چہپے

ستت بہگت کو ٹہیر تہان اٹہو نوا سیری
دیکہہ بہوپ ہیے دوکہہ تہان سبہی نہین بہی کی
سوکپل منو رتہہ بہی چیر بڑہ گہی اپاری
تہان است اپار تہان راکہیو بیرن جن کی

تھان کرشن اپنے رہیو بھگت لاج راکھیو۔ پتی -
ہے گوبندا رت ہرن سرن پوکارت دروپتی

کرووہ کیہ بر تاکش پتر سے پرتر ہا یہ
کرووہ دوشاسن کے وسہا یہم کیو پتی

کرہ کیو ہے کو ترو پٹ وحین بہار تہہ بہاتو
وہی وہ وساسن سکے رووہ بیس سنوارت ورد پتی

تھان کرشن آپو رہیو بھگت لاج راکھیو پتی
ہے گوبندا رت ہرن سرن پوکارت دروپتی

چھپیہ اکبر شاہ بادشاہ پنڈت سری پت جی کیشو سے

کرو سب آس اکبر کی۔

ایک کو چھوڑ کے دوجو بھجے سو جر ورستا اوس لبر کی ٹو
اب کے گونیان دریان جو ہے وہ تو باندھت موٹ اٹبر کی
سری پت اسر وراہ ہی کو اب اوٹ گھی بڑے جبہ کی
جن کو رگھو ناتھہ پر نیت نہیں سو کرو سب آس اکبر کی

کبت گنجیفہ

آج قماس کیو برج راج سواری کے سرخ سنگار بنایو۔
چنگ سفید اوڑاے کے ہاتھ مین تیغن سے کھنیچ چلایو
میر غلام بنیے سب لوگ منو سرتاج برات مین آیو۔
تین سکھی مل بیٹھ رہین آلی رنگ میلاے کے کھیل مچایو

گوبیلاپ کبت چھپے ہنگام سلطنت اکبر شاہ بادشاہ

تمرن چھ دنت گو دہیرین ملن چرین دین ہوے
ہاتھ امرت رس ہین پوترتھی تھمن بچاوین
شاہ اکبر عرض سن گو ہور نہ دین کرن

کہہ نہ دھر کیرے تاہی مارے تہ بول ہوے
مارہو نہ ہندوین دیہین کلنک تہ کے تہ پاوین
مارے کبھی ایراوہ دوہی شیوہی چرن۔

کبت دیگر

سنو ہو پرچھ ہم پشپ ہین تمہارے راکھی ہو جو ہین تو سو بہار اور سے بڑہای ہین
چھاڑی ہو جو ہین تو ہر کے نابکہا وکھو جہان جہان جنی ہین تہان دوی پہیپاہی ہین

سوترن چہرہین سے گے تر سمرن چہرہین گے رشنک اور ہار آئے اور ن بڑہائی ہین
دیش مین رہین سے گے پردیش ہین ہین سے گے کاہو بھیش مین رہین گے تہان پاورے کہائی ہین

دیگر راجنیت

ہنس سکہاوت سوہی موتی چگو چگو کہو چہیت
نیچ سنگ جن بسہو اوددہ جن تجو اپکس
ست بچن گہ تشا سہن آس پاس سنت ہیشو

رنگ کنک جن گہر ہو تجہو جن کل سو بہاو گت
روچی اہار دار پیچ تاک لعل سو جہن بس
نہ ہو ہین نیند ہین ور جن بیستن یا جنیت دن گہو ہو

کبت دیگر

گیانی ہوا چاہے تو ویدادی شمرن کرد ہیانی ہوا چاہے تو جوگ کو بڑہا دے
ستی ہوا چاہے تو ست کو گرہن کر جتی ہوا چاہے تو اندری بس لاورے
ناچبے کو چاہے تو ناچ او تم بہ جہہ آگے گابیے کو چاہے تو اونکار گن گاوے
بہاگبے کو چاہے تو بہاگ بڑے باتن سے اپنے کو چاہے تو اوتم سرن آورے

دیگر

کرہین جو نربس تو نہ دہرے ابہمان سر ہوے سپے جو کلبس تو پپے کاہو سے نہ کہتے
سکہہ و دکہہ ہان لابہ سو تیا سمان جان ستر و متر و راگ دو یش سم تا کو سہتے

کہین ہنس داس چپ چنتا نکرین سوجان گیان گن دہیان سدا سجن پد کہئے
ماتے نہ مان چھوچھاڑیئے گمان اپ جاہی دو ہی راکہے پر ہو واہی دو ہی رہئے

دیگر

جانت ہون جوتش پوران پڑہون وید کتے جورسے جانوا ہی گیت لئے چرن
جانت ہون راگ گہوڑا پہیرت ہون بنیا باگ باندہے جانوا سیخ خسرو کو تکیہ پہیرن
بیٹھے جانوسبہا مین پر بہاسے راگہون راجن کو ندی دریا ڈالم جل بنیا نا وا ترون
کہین کب بسنا تہہ پہیرسے آون چارون دیش کرم نہین باری دیت نا کو مین کیا کرون

مصنفہ دار وغہ شیخ محمد چاند صاحب
متخلص سہیل ساکن موضع سرای بادشاہ قلی پرگنہ
سورام ضلع الہ آباد دوست قدیم کا

مطلع
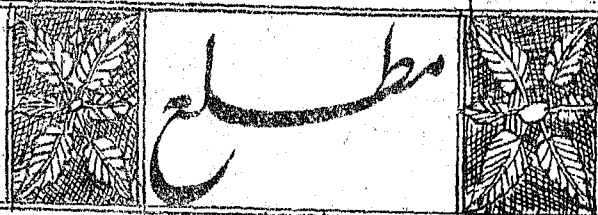
درد دل کا جو کوئی بیمار ہے | نسخہ اوسکے لئے طیار ہے

دل کا کیسا ہی کوئی آزار ہو — نافع اشکال شربت دیدار ہے
دیکھو اسم با مسمیٰ ہے یہ جلد — جو سخن ہے کاشف اسرار ہے
نثر پر ہے طائر نثرہ نثار — نظم رشک سلک گوہر بار ہے
مصرعہ برجستہ رشک سرو ہے — رنگ مضمون غیرت گلزار ہے
نہریں ہیں جنت کی یا ہیں السطور — سطر ہر اک گیسوے خمدار ہے
پانچ فصلیں ہیں کہ ہیں یہ پنج باغ — گلشن خلد اسکے آگے خوار ہے
نقطہ ہے ہر ایک سوسن کی کلی — یا کہ خال عارض دلدار ہے
یا سواد دیدۂ حوران عین — یا کہ مشک نافۂ تاتار ہے
بالمکند اسکے مصنف کا ہے نام — اور وہ میرا نہایت یار ہے
وصف اوسکا کس طرح پرپہو بیان — اسجگہہ میری زبان بیکار ہے
مہرباں ہے شمس کی صورت سہیل — اور بندہ ذرہ سے مقدار ہے

پوپ لیلا مع پرارتھنا

اے ہے میرے پیارے سوارتھ کے سادہک اور سوارتھ کے لیے بہوت پرشارتھ و پرمارتھ بادہک آریا ورت باشی پوپ جی مہاراج آپ کی ثنا و صفت کون کرسکتا ہے۔ اور کس کی طاقت ہے کیونکہ آپکی دیدیہ سروپ چاند گھوٹی ہوئی۔ توند بڑھی ہوئی۔ دہوتی لتھرائی ہوئی پیچ پاتر ہاتھ مین۔ بغل مین پوتھی دبی ہوئی۔ لیلاٹ پر ٹیکا اتیاک رنگ لگا ہوا۔ شاکتانک سنیچر اور برہسپت جی مہاراج آپ کو دور ہی سے پرنام ہے۔

۲- جب ججمان کے گھر کوئی منگل کارج ہوتا ہے- اوسوقت آپ ہی پیشوا کار ہوکر سندر کیدلی تھمب وغیرہ سے منڈپ پھول پھل وغیرہ کے رخپا سست بنوائے ہو اور نیو یدسے کیگھہ خشک چاول ہی دہروانے ہو مگر دچھنان کے جگہہ بغیر روپیہ وغیرہ لئے نہین چھوڑتے اسوجہ سے ہے شگون کے بند ہوآپ سے کون نہین ڈر سکتا-

۳- جب کسی کے گھر مکھیہ کارج خوشی یا غمی ہوتا ہے تو وہ بغیر آپکے مٹھی گرم کئے بچ نہین سکتا اسلئے ہے انکم ٹکس کے بھائی نمشکار ہے

۴- جب کوئی ججمان کسی خواہش کے پوری ہونے کے لئے درخواست کرتا ہے تو آپ ہی چون کے پتلے کو خوب درب وغیرہ سے سجاے- کالا پیلا منہہ کراے آدہی رات کو مرگھٹ مین چھوڑ واے دیتے ہو- لیکن اوس دولت کے لئے پہلے ہی سے اپنا اجنٹ قائم کر رکھتے ہو- اسوجہ سے ہے ریت کے پریت اورا دگھڑون کے اوگھڑ یہ آپکی عجیب چمتکاری ہے

۵- دیکھنا چاہئے کہ خود مختار رعایا کو وید وغیرہ ست شاستر کے پڑہنے کے لئے دیسی ہی سبھا چار پتر روپی ایکٹ نمبر ۹ آپ ہی جاری فرمایا تھا اسلئے ہے سوارتھہ بندہو آپ اس دیش کے پورے ستر وہو-

۶- شرادہی کرمون مین تمام اریاورت دیش یا شتی گرڑ پوران وغیرہ متھیا کہتا سوناکر و بالکل دروغ بے فروغ کو سچا یقین کرا کر مثل بندر کے نچاتے ہو اس سے ہے باجی گر تم عجب نٹورہو

۷- ہے سوارتھی بھائی تمکو بہت لوگ بید ہوا شتر و کہتے ہین مگر میری راے ناقص مین نہ صرف بید ہو استر و بلکہ بید ہوا یند ہو بھی ہو کیونکہ سات برس کے نو بالکون اور بالکیون کو چکر و لواکر نربل بیچاری لڑکیون کو رانڈون کے

جھنڈ مین شامل کرنے کی ایک ترکیب کر رکھی ہے اسلئے ہے بید ہوا جھنڈ
بیرو بک تمہارا اصلی مطلب کون کہہ سکتا ہے۔

۸۔ جب لوگ کنوان۔ تالاب۔ کھدواتے یا باغ وغیرہ لگواتے یا
مکان وغیرہ بنواتے ہین تو گو اور شیر۔ مکھ بچارنے مین لائق و ہوشیار
مستریون سے آپ ہی چھتا لگاتے ہو اور اسی طرح پر بوقت ساعت سعید پاتھ
وغیرہ کے بھی حیاطون کے کان کاٹتے ہو اسوجہ سے ہے مہراج جد ہٹر کے
سبھا بنانے والے میاں شر تمکو نمسکار ہے

۹۔ چھوار آدکارج مین ساعت سعید آپ ہی بتاتے اور گو دان کا اُتم
پھل بتلا کر گو دان بھی آپ ہی کراتے اور لیتے ہین اسلئے ہے تاؤ کے داؤ
اور پچھیا کے تاؤ آپکی شکر کیسے ادا ہو سکے۔

۱۰۔ جاہل اور ضعف دماغون کو خزانہ غیب کا آپ ہی بتلاتے ہو اور
آٹھ برس کی رانڈ لڑکیون کو شوہر اور اولاد سے دور کراتے ہو اسوجہ سے
ہے رانڈون کے ٹھنڈے اور رنڈیون کے جم دنڈی تمہاری عجب
حالت ہے۔

۱۱۔ بحالت زندگی ہر شخص معین اور مددگار ہوتا ہے مگر بعد وفات
کوئی بھی مدد نہین کر سکتا۔ آپ لوگ تو اوس حالت مین بھی بیترنی ندی پار ہونے
کے لئے گائے پہونچاتے اور تاریکی راہ سے نجات ہونے کے لئے
دیپ دان کراتے اور ایک سال کے لئے کافی خرچ اور سامان عیش
مہیا کراتے ہو اس سے ہے مرتک اوپکارک تم بڑے اندھے بنانے
والے ہو۔

۱۲۔ جب کوئی کسی عارضہ مین مبتلا ہوتا ہے تو آپ ہی لوگ رہ کے

دان کرا لیتے ہو اور تمہارے تیتھ جیپ اور رودرگا پاٹھ اچھی طرح سے کر کے اوسے
اسنتر تیرے سے خوب موڑ لیتے ہو اس پر بھی صحت تشفی نہین ہوتی تو تمہارا پیونکر
سے بھی اچھی طرح سے خبر لیتے ہو ان ہزارون تدبیرون سے بھی نہ بچا تو پھر تمہارا
پنڈا وغیرہ سے دس گاتر بنا لیتے ہو اسلئے ہے ہنو تمہارے نام پر دھبا لگا ہوا
تمکو بہت ہی بدنام ہے ۔

۱۳- دنیا مین اقوام فرنگستان بڑے لائق و منتظم شمار کئے جاتے ہین
اون کی ڈاک بھی بغیر صحیح پتہ نام و نشان کے نہین چل سکتی لیکن آپ لوگو
پاس کیا خوب تار برقی اور انجن ہے جو صرف نام پر بغیر صحیح پتہ مقام سورگ لوک
اور پتر لوک کو پہونچتا ہے ۔ اگر جمانون کو ایسا یقین نہ کرایا جاتا تو بعد وفات
تربن سرادھ وغیرہ تمہیں کیونکر دیتے اور اسلئے گھر حضرات برہمنان دنیا میں ہے کے
شدید کا شور کیسے مچاتے ۔ اسوجہ سے ہے جھوٹے تار اور انجن چلانیوالے
ڈرامی ور تمکو سنتے ہے ۔

۱۴- بذریعہ کتھا سری ست نرائن وسری مت بھاگوت و اکادسی مہاتم
وغیرہ ججمانون کو سنا کر اور اونکو بیوقوف بنا کر اپنا غرض اور مطلب حاصل
کرتے ہو اور اوس کتھا مین کیسا عمدہ نمایش گاہ بناتے ہو اسلئے ہے میوزیم
کے بیچنے تمکو نسکار ہے ۔

۱۵- سری بشنو مہاراج کے لات مارنے کا تمکو بہت بڑا غرور ہے
اسوجہ سے ہے ابہاہتے کے پوتر تمسے کون بڑا ہے ۔

۱۶- برہمنان - اپنشد - اسمرتی - اور دوسرے گرنتھون مین
وید کے نام کی بہت جگہہ چھاپ لگائی ہے اسوجہ سے ہے جعلی مہر بنانے
والے گرنتھ اسمرتی وڈکر یا پوران رچنے والے بیلے اردو کے

سنگو تمکو بہت طرح پرنام ہے -

۱۷- گیا پنڈدان - گرہن نہان - کمبہ - کاشی وتربینی وغیرہ استہان بیٹہر یا وہسان آپ ہی کے پرمان اور رہلین کنڈ وغیرہ گدیلے پانی مین طبیعت خراب ہونے ہووے لیئے ڈوبکی لگانا آپ ہی کا فرمان ہے اور سکڑون کوس کے سڑے ہوے مردہ کو گنگا پرواہ کرنا آپ ہی کے حکم کا نشان ہے اسوجہ سے مردہ گہاٹ کے موجاودنکو کہان تک پرنام کرون -

۱۸- دیکہو جب ہمان کے لڑکا پیدا ہوتا ہے تو نکہا مول کے گول مال مین بیچارہ کو کیسی تکلیف اوٹہانی پڑتی ہے یہان تک صورت مثل بہیڑیے جاتی ہے اور ستائیس روز تک اوس لڑکے کا منہ دیکہنا گویا موت کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے یہ سب آپ ہی کے حکم کا اثر ہے اسلیئے ہے راہو کے مورت تم کو کہانتک لعنت دون -

۱۹- سری مان رام چندر وسری کرشن جی وغیرہ مہاتماؤن کا راس منڈل وغیرہ لیلا کرنا اور مور کہہ وغیرہ لڑکون کو بچاسے اون کے سوانگ بناکر ہر قسم کا ناٹک کرکے اپنا شکم پوری کرنا یہ سب آپ ہی لوگون کا کام ہے اسوجہ سے ہے انڈین تہیٹر تمہاری بلہاری ہے

۲۰- بہارت دیش مین چہوا چہوت کا بہت بیچار بڑہ یا تا اور ولایت کو پردیش جانا سے قطعی ممانعت کرنا اور اپنے ہی ایک درخت کا الو بنا رکہنا اور جگنناتہہ جی وغیرہ بہات کہلانا اور چہوا چہوت نہ ماننا تمہارہی کام ہے اسوجہ سے ہے سیکہا سترا تار پہیردی جسکر کے گرو گہنٹار تمہاری بڑائی کون کرسکتا ہے

۲۱- یہ مشہور ہے کہ صاحبان انگلستان قانون بنانے مین بڑے الو

اور منصف مزاج ہین اور اوسکے ساتھہ یہ بھی کہتے ہین کہ اپنے ہم قوم کی نہایت
درجہ کی طرفداری کرتے ہین کیونکہ رنگ بھید رکہتا ہے یعنی انگریزی مقدمات
دیہی مجسٹریٹ سماعت کرسکتا ہے جو مجسٹریٹ درجہ اول ہو اور جسٹس آف
دی پیس ہو اور وہ البتہ قید اور ہزار روپیہ تک جرمانہ کرسکتا ہے۔ یہان تک بھی
غنیمت ہے کیونکہ یہان آپ لوگون نے یہ احکام جاری فرمائے تھے کہ اگر
برہمن شودر کو قتل کرے تو اوس برہمن کو مینڈک وغیرہ جانور کے مارنے کی
ہتیا ہوتی ہے اور شودر برہمن کی نندا و شکایت بھی کرے تو اوس کا قتل
واجب ہے اور اگر چہتری شکایت کرے تو جرمانہ لیکر معاف کیا جائے
اسوجہ سے ہے اندہیر نگری کے قانون بتانے والے تمہارا حکم
اول درجہ تہا۔

۲۲۔ کوئی وقت ایسا تہا کہ آپ لوگون کے بزرگان بوجہ اتم گن کرم
کے نہایت معزز شمار کیے جاتے تھے اور یہ بہر صورت کتابون سے ثابت ہے
مگر آپ تو بغیر گن کرم کے فخر خاندان مین غلطان و پیچان ہین اسلیئے ہے ڈپو سنگہ
نمسکار ہے

۲۳۔ بوجہ گن و کرم کے منش کے دو اقسام ہین۔ ایک (دیو) دیوتا
جو کہ ست کرمون سے کہا جاتا ہے۔ دوم (دسیو) ڈوسٹ اچار والے
جو کہ است کرمون کے وجہ سے کہا جاتا ہے چنانچہ آپ لوگون کے
(دسیو) دوسٹ آچاری ہونے مین کیا شک ہے کیونکہ آپ لوگونکے
بچن و کام اور متہیا بیو ہارون سے ظاہر ہے اور (پشو) جانور بہی آپ کے
نسبت کہا جاوے تو غیر مناسب نہین ہوگا۔ کیونکہ کہانا پینا۔ سونا۔
چلنا۔ پہرنا وغیرہ افعال جانوران و انسان کے مساوی ہین صرف اوجہ

لیاقت علمی عقلی اور عملی کے انسان اشرف المخلوقات کے نام سے موسوم
ہوتا ہے چنانچہ اوسکا نام نشان نہین پایا جاتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پہاڑون
کا اوڑنا۔ دریاے عظم سمندر کا سوکہنا۔ اور پیشاب کے وجہ سے دریاے
سمندر کا پانی کھاری ہوتا وغیرہ لاکھون غیر ممکن باتون کو کیسے یقین کرتے
اور دوسرا جانور کا نشان یہ ہے کہ چاہے دوسرے کا کتنا ہی نقصان ہو دوسرے کے
آنکھون مین دہول ڈالکر اور بیوقوف بناکر اپنا غرض اور مطلب حاصل کرتا اور
کوئی کام دیش اُپکار کی نہ کرتا و حالات ملکی پر کچھ بھی رحم کھاکر خیال
نہ کرتا۔ اسوجہ سے ہے پشو مہاراج آپ کے کہور کو پر نام
کرتا ہون

۲۴۔ عقل کے لئے دو چیز بہت ضروری ہین۔ اول (ودّیا) علم
دوم (ست سنگ) صحبت علما۔ چنانچہ علم کے لئے اول ہی ہر اقوام بجز
برہمنان سخت ممانعت ہوگئی اب رہا صرف صحبت علما۔ اس جگہہ کے علما
جو کہ بجز اپنے مطلب و پاکھنڈ جال کے دوسرا کچھ بھی اوپدیش نہین فرماتے۔
دوسرے ملک کے آمدرفت مین جہاز پر قدم رکھتے ہی دہرم پاتال کو جاتا رہتا
ہے۔ پہر فرمائے اب عقل کیسے ہو غرض ہر طرح سے اس ملک پر
آپ لوگون نے خوب چوکا لگا یا ہے۔ اسوجہ سے ہے ناؤ کے تاؤ نکو
رام رام ہے

۲۵۔ اب یہ اخیر پرارتہنا ہے۔ کہ اب کرپا کرکے اس مہاد و کہت
آریاورت دیش پر خوش ہو کر ست ست وید دہرم کا پرچار کیجئے اور کرائے
و موافق سنسکار ودہی ۱۶ سولہ سنسکار وید وکت کیجئے و کرائیے اور کل آریاورت
باشی کو ست اوپدیش دیجئے اور پاکھنڈ جال سب ایکدم سے ترک کیجئے اور

ترک کرائے اور اپنے اصلیت کے طرف خیال فرمائے اور اپنے حالات
موجودہ کو معائنہ کرکے اپنے اوپر نیز کل ملک پر رحم کہائے کیونکہ آپ ہی
لوگون کے افعال باطل کا اقبال ہے کہ ہر ایک ملک کے اصحاب وید مقدس
و نیز متوطنان آریاورت دیش پر طعن و لعنت کرتے ہین اور یہی وجہ ہی باعث
صعوبت و زوال ہے حالانکہ قدیم علما، ہر فرقہ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اول
پیدایش انسانی ملک تبت مین ہوئی اور وہان سے آریہ لوگ اسی سرزمین
مین آکر آباد ہوسے اسی وجہ سے یہ ملک آریاورت مشہور ہوا اور اسی
جگہہ سے تمام دنیا مین پہیلے ہین اور وید مقدس کلام ربانی کا بھی نزول
بذریعہ چار مہرشیون ــ اگنی ــ بایو ــ انگیرا ــ ادت کے ہوا ہے
جنہنے پرماتما مہرشیون نے پڑہ کر اجرا فرمایا ہے کیونکہ اون پہلے انسانون
کے لئے (جن کے واسطے کوئی مدرسہ یا مکتب یا اسکول نہین تہا اور نہ
کوئی اوستاد تہا۔) کوئی رفیق شفیق نہ تہا جو اون کو بولنا سکہلاتا اور
تاریکی محل سے نکال کر تہذیب و تادیب و علمیت کے مرتبہ عالی تک پہنچاتا
ــ پس وہ صرف پرماتما پرمیشور ہی تہا جس نے انادی گیان سے تمام
حوائج انسانی اور ضروریات جسمانی و روحانی کے پورا کرنے کے واسطے
لامتبدل حکمات خاص سے کامل و غیر متغیر گیان عنایت فرمایا بعدہ سلسلہ
تعلیم و تدریس کا جاری ہو کر تمام عالم مین بمقدار آبادی کے ترقی پکڑتا اور
رواج پاتا گیا۔ الغرض تہوڑا عقل والا بھی یہ بخوبی سمجہ سکتا ہے کہ خصوصاً ابتدا
مین پرمیشور کے طرف سے الہام و اوپدیش کی ضرورت تھی مگر بعد ازان
انسان اپنے حاجتون و ضرورتون کو اوسی الہام کے فیض و برکت سے
ہمیشہ ترقیات کرتا گیا اس وجہ سے اوس کامل گیان سے منہہ موڑ کر کچھہ بھی

نہین کر سکتا ہے اور اوسی اصول متبرک کی پابندی کے وجہ سے کیسے کیسے عالم و فاضل خیر خواہ ملک ست اوپدیشک تھے جسکے وجہ سے یہ آریا ورت دیش ہر ایک ملک سے زیادہ قابل فخر و ترجیح کے تہا جو کہ اصحاب خود غرضیون و پیشوا کا رسوا رتہہ پدیہون کے وجہہ سے بید سے حالت پر ضلالت مین مبتلا ہے - اب ہے پرمیشور پرماتما تو ہی اپنے کرپا و دیالتا سے اس آریا ورت دیش کے اودّیا اندہکار کو ناش کر کے جلد ویدودّیا آفتاب کے شعاع سے منور کر کے حالت اعلی پر پہونچاوے -

بھجن بطور پرارتھنا

ہر سمت سے بیدا ہین ایک دا تجہے تیری
بہارت ستہ رسیدکی فریاد سن ہری

جنکے تھے نام و نشان ہر ملکون مین مشہور
اولاد اون کی بہرتی ہے کرتی گداگری

مسدود کر دئے ہین وید و کت دہرم کو
چھل کپٹ لاگ دویش کی جس سے ہوئی پا...

غریب اور مفلس کو کرتے ہین در بدر
دولت مند کو خیرات دیتے ہین پیک پہری

پاتر و کو پاتر کا خیال کچھ نہین رہا
پاکھنڈی جس سے پہرتے ہین بیشمار گھر گھری

دشمن ہزارون ہوگئے ہین ست اوپدیش کے
دیکھیا تتباگ ہوا تا تیری گھڑی گھڑی

ثناوصفت سری سوامی دیانندجی صاحب سرستی مہاراج
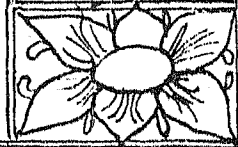
سری سوامی دیانندجی صاحب سے نے اول خود وید مقدس کا درس حاصل کیا۔ بعدازان جب دیکھا کہ ہندمین جہالت و تاریکی روزافزون۔ محمدی اور عیسائی آریہ نسل کا خون کر رہے ہین۔ راستی عدم ہمدردی کے سبب مسمار ہے۔ اور نار استی متعصب دلون کی بدولت بر سر بازار۔ لوگ ویدون کو چھوڑکر گوناگون بناوٹی قصہ جات کو ایمان جان رہے ہین۔ اور رنگا رنگ فرضی پیر پرستیون کو زندگی کا معراج مان رہے ہین۔ شکم پوری سے مطلب اور دہوکہ دہی سے غرض ہے ورنہ کوئی نہین سوچتا کہ دہرم کس بلا کی مرض ہے۔ تب اونھون نے سوامی برجانندجی سرستی اپنے گرو سے اگیا انوسار جگت کی سدہار پر کمر ہمت باندہی اور وید مقدس کی تلقین و تدریس کا دفتر کھولا۔

سوامی جیو مہاراج خود آریہ تھے اور اونکے گرو جی بھی آریہ تھے بیشک بانی مبانی آریہ سماج کے وہی ہین مگر بذریعہ ہدایات وید مقدس کے جیسا کہ قدیم سے مہاتما وددان کرتے چلے آئے ہین سوامی جیو نے ہملوگون کو ایک گنجینہ لایزالی کا دفینہ تبلایا اور تصدیق زبانی کے واسطے برہان قاطع کا بھی جلوہ دکھلایا جسکے۔ قرانی۔ کرانی۔ پرانی۔ اور جلینی مت کے دانت کھٹے کردئے نتیجہ جسکا یہ ہوا کہ وہ پردہ بے تمیزی کا جو مدت سے لوگون کے دلون اور عقلون پر پڑا ہوا تھا دور ہونے لگا یعنے صدہا مسلمان اور عیسائی اور جلینی ست دہرم

وید مقدس پر ایمان لائے اور بطلان سے برکنار ہوگئے اور ہو رہے ہیں پرمیشور پرماتما سرب شکتمان اپنے کرپا و دیا التا سے او دیا اندھکار کو دور کرکے ست وِدّیا کا پرکاش کرے اور سب کو راہ راست پر لاوے۔

واضح ہو کہ دو کتابیں موسومہ تکذیب براہین احمدیہ۔ و نسخہ خبط احمدیہ بجواب اہل اسلام صاحبان کے سری جت پنڈت لیکھرام صاحب آریہ مسافر مقیم امرتسر۔ ممبر آریہ سماج پشاور نے تصنیف فرمایا ہے قابل دید ہے چنانچہ تکذیب براہین احمدیہ میں چند اشعار بہ توصیف سری جت فخر و پیشوائے دین سری جت سوامی دیانند جی صاحب سرستی کے تحریر فرمایا ہے جو کہ شائقین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ابیات

بگوش اہل بہار تحفہ خوش صدائے راستی داد — نوید وید چون آن رہنمائے راستی داد
کشادہ ایزدی دار الشفائے وید بعالم — بدرد جہل کج فہمان دوائے راستی داد
زدود از دین و دنیا زنگ کذب تازہ پیدا — چو آن روشنگر صادق جلائے راستی داد
ہمہ اعلام کاذب سرنگون گشتند در عالم — نشان خورشید شان اِن لوائے راستی داد
عبادت با بتان کردن مراد از مردگان جستن — بدفع این ضلالت نیک رائے راستی داد
بترک ما سوا اللہ ذکر و طاعتش کردن — ز دیر و کعبہ برگشتن ندائے راستی داد
بدل مقبول ارباب علوم و حق پسندان شد — چو داد علم و دانش در ادائے راستی داد

رہے تا کاشف اسرار علم پاک ربانی
پئے بہبود عالم خوش عطائے راستی داد

صد شکر ان مهرشتی تسلیم آریه ورت
زان گنج علم و دولت با عاقلان خبر داد
سرمست خواب غفلت خفته چو بخت خود بود
هیجده پوران و تنتر به عکس وید یکسر
از وید جمله پستک کز فیض وید هستند

گز وید باز بخشید و فهم آریه ورت
شد باز فخر عالم اقلیم آریه ورت
بیدار کرد و بخشید تعظیم آریه ورت
تکذیب آن نمود و تفهیم آریه ورت
فرمود آن محقق تعلیم آریه ورت

تمام شد

تام مبارک او نازم که شد دیانند
کرده دیا و انند تقسیم آریه ورت

تمام شد

نام نامی جناب منشی بالمکند سهائی صاحب بحساب قاعدۂ ابجد
طبع زاد خاکپای عاصی سدر لعل نقشہ نویس عدالت مال بورڈ الہ آباد

دو یک و سی و چهل هم بیست و پنج چهار دان
شصت و پنج و یک و ده تام او آید از آن

آریہ سماج کے نیم

(اصول)

۱- سب ست ودّیا - اور ودّیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اون سب کا آدی مول پرمیشور ہے -

۲- پرمیشور سچدانند سروپ - نراکار - سرو شکتمان - نیا ے کاری - دیالو - اجنما - اننت - نروکار - انادی - انوپم - سرو آدھار - سرویشور - سرو ویاپک - سرو انتریامی - اجر - امر - ابھے - نت - پوتر - اور سرشٹی کرتا ہے - اُسی کی اوپاسنا کرنی یوگ ہے

۳- وید ست ودّیاؤن کا پستک ہے وید کا پڑھنا پڑھانا - اور سُننا سُنانا سب آریون کا پرم دھرم ہے -

۴- ست گرہن کرنے اور است کے چھوڑنے مین سرودا اُدّت رہنا چاہیے

۵- سب کام دھرم انوسار - ارتھات - ست اور است کو وچار کر کرنی چاہئین

۶- سنسار کا اوپکار کرنا اس سماج کا مکھ اُدیش ہے - ارتھات شاریرک - آتمک اور سماجک اُنتی کرنا

۷- سب سے پریتی پوروک - دھرم انوسار - یتھا یوگ برتنا چاہیے -

۸- اودّیا کا ناش اور ودّیا کی بردھی کرنی چاہیے -

۹- پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیے - کنتو سب کی اُنتی مین اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے

۱۰- سب منشون کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے مین پرتنتر رہنا چاہیے اور پرتیک ہتکاری نیم مین سب سُتنتر رہین -

غلطنامہ رسالہ کاشف اسرار حقیقی

صفحہ ۱ لغایت ۷ دیباچہ وغیرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۷	اوٹھتے ہے	اوٹھی
		ایضاً	ایضاً
		ایضاً	ایضاً
۴	۷	جاسکے	جاکی
ایضاً	۸	جاسکے	جاکی
ایضاً	۱۰	بھری	بھرے
ایضاً	۱۲	اوٹھتے ہے	اوٹھی
ایضاً	ایضاً	نی	نے
ایضاً	۱۳	اوٹھتے ہے	اوٹھی

۷ لغایت ۶۳ قسم اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۸	ضرور ہے	ضرور ہی
۸	۳	سب لے	بہر
۸	۱۲	تیری	تیرے
۹	۷	نواب ہے	نواہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۸	ہوسکتے	ہوسکتی
۱۱	۱	کی	کے
۱۳	۵	پیرم آ	پیرم آتما۔
۱۵	۷	پران ہے	پران ہی
ایضاً	۱۳	جاتے	جاتی
ایضاً	۱۵	چلتی ہوئی ہے	چلتے ہی ہوے
۱۹	۲۰	کرتا ہے	کرتا ہی
ایضاً	ایضاً	لاوے	لاوی
۲۰	۱۵	کی	کے
ایضاً	۱۶	کی	کے
ایضاً	۲۰	کے	کی
۲۵	۳	کی	کے
ایضاً	۱۴	چندو گرنتھ	چہندو گرنتھ
۲۹	۹	کے	کی
۳۱	۴	کی	کے
ایضاً	۱۷	ہے	ہی
۳۳	۵	ہین	ہین
ایضاً	۱۷	جاتے	جاتی
۳۴	۱۸	کی	کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۹	اوسے	آدمی
۳۸	۱۴	توناسے	توانائی
ایضاً	ایضاً	رعناسے	رعنائی
۳۹	۱۸	ایسے	اسی
۴۱	۱۵	لڑکے	لڑکی
ایضاً	۱۹	ہوتی تھی	ہوتے تھے
۴۲	۱	کی	کے
ایضاً	۱۷	بیچارے	بیچاری
ایضاً	ایضاً	ایسے	ایسی
۴۳	۴	کی	کے
ایضاً	۸	اون کی	اونکے
۴۵	۲	نبایہ	بنابر
۴۶	۲۱	ایسی	اسی
۴۷	۱۳	ایسے	اسی
۵۰	۳	ور	دُر
۵۱	۱	+	چاڑ
ایضاً	۱۳	ہریک	ہرایک
ایضاً	۲۰	غدار	غذا
ایضاً	۲۱	غدا	غذا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۷	ایسے	اسی
۵۷	۱۱	ایسی	اسی
۵۸	۳۱	ایسی	اسی
۶۲	۱۴	ایسی	اسی
۶۳ لغایتہ ۱۱۶		قسم دوم	
۶۳	۸	رہنمائے	رہنمائی
۶۴	۶	ایسے	اسی
۶۵	۵	+	کہاں
ایضاً	۱۷	دیپش	دیش
۶۸	۴	نیائی	نیاسے
۶۹	۳۱	گپت	سنگیت
۷۱	۳	لیلہ	لیکہ
۷۳	۵	شاسترن	شاستروں
ایضاً	۹	ورس	ورش
ایضاً	۱۰	دیجاونگی	دیجاوینگے
ایضاً	۱۱	میلینگی	میلینگے
ایضاً	۱۱	+	تو
۷۹	۱۲	پڑھ	پڑھا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۰	۱۳	ہے	سے
ایضاً	۱۴	بچھ	پنچھ
ایضاً	۱۶	گئے	گئی
	۱۷	گئے	گئی
۸۱	۵	برسے	ہرسے
ایضاً	۱۳	بوشہ	بوجہ
۸۶	۱۱	ہوسکتے	ہوسکتی
۸۷	۵	عیسے	عیسی
۸۸	۲۱	کی	کے
۱۰۲	۸	غذاپ	عذاب
۱۰۳	۱۲	ہے	ہی
۱۰۶	۲۱	کے	کی
۱۰۷	۲۰	گئے	گئی
۱۰۸	۶	کے	کی
۱۱۱	۵	ور	اور
۱۱۶ لغایت ۱۴۱		قسم سوم	
۱۱۸	۱۲	عتات	عتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۸	۹	کی	کے
۱۳۳	۸	کیونکہ	کہ
۱۳۷	۵	وہی	وہی
۱۳۹	۲۰	صفائی	صفائی
۱۴۰	۱۰	سے	سٹنے
۱۴۱ لغایت ۱۶۱		قسم چہارم	
۱۴۲	۱۰	ڈوپٹے	ڈوپٹے
۱۴۳	۳۱	کر	نیز
۱۴۳	۴	پڑھ	پڑھ
۱۴۶	۱۹	کرتا	کرتا
۱۵۵	۱۴	او	اور
۱۶۱ لغایت ۱۶۵		قسم پنجم	
۱۶۲	۱۶	خداتکری	خداتکری
ایضاً	۳۱	اوجھالتا	اوچھالتا
۱۶۳	۱۵	ٹرٹری	ٹرسری
۱۶۴	۱۰	ییکل	نیکل

تمت

فہرست مضامین کتاب